آفتابِ شریعت ٥ مہتابِ حقیقت

غوّاصِ بحرِ روحانی ٥ واقفِ اسرارِ ربّانی

حضرت سائیں عبدالرزّاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی

کا

مجموعۂ ملفوظات

بعنوان

معارفِ رزّاقیہ

مُرتبہ

حاجی بابو محمد رفیق احمد صاحب رزّاقی

آستانہ عالیہ رزاقیہ دیپال پور شریف

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی
جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو
ہدیہ کیا گیا۔

Marfat.com

آفتابِ شریعت ٥ مہتابِ حقیقت

غواصِ بحرِ روحانی ٥ واقفِ اسرارِ ربانی

حضرت سید عبدالرزاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی

کا

مجموعۂ ملفوظات

بہ عنوان

معارفِ رزّاقیہ

مُرتبہ

حاجی بابو محمد رفیق احمد صاحب رزّاقی

آستانہ عالیہ رزاقیہ دیسال پور شریف

Marfat.com

13704[illegible]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

زیر نظر کتاب حضور شمس العارفین۔ زبدۃ السالکین۔ قطب دوراں الحاج حضرت سائیں عبدالرزاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اُن ملفوظات پر مبنی ہے جو حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ وقتاً فوقتاً مختلف حضرات کے ساتھ گفتگو میں حاضرین کی ہدایت کے لئے لب پر لاتے رہے ہیں۔ یہ حقیر اکثر حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جلو میں ہونے کے باعث اس قابل تھا کہ ان کے ملفوظات کو سُن کر بعد میں لکھوا سکتا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ کے ملفوظات کو ایک روزنامچے کی شکل میں جمع کر لیا۔ اور ان انمول موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں ان ملفوظات کو اپنے سلسلے کے عقیدت مندوں اور حلقہ بگوشوں کی بھلائی اور روحانی تسکین کے لیے شائع کر کے ایک کتاب کی شکل میں پیش کروں اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پیشوا حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خوشنودی حاصل کروں۔

میں یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ میں نے حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کے ملفوظات جمع کرنے کی اجازت لے رکھی تھی اور میرا طریقہ کار یہ تھا میں ان کے ملفوظات کو ذہن نشین کر لیتا اور پھر اپنے دوستوں اور ملنے والوں سے لکھوانا شروع کر دیتا اِس لئے کہ میری بینائی نہ ہونے کی وجہ سے میں یہ کام خود نہیں کر سکتا تھا۔ اِس مقصد کے سلسلے میں زبا

Marfat.com

حضور سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں رہنے کی کوشش کرتا۔ میرا رفاقت کا اس انداز کا سلسلہ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۸۲ء تک محیط ہے۔ اس عرصہ میں سے ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۲ء تک کے سال تو میں نے حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مسلسل گزارے ہیں اور اس دوران میں حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں رہنے کی کوشش میں عموماً کم سے کم غیر حاضر رہتا کہ مبادا کوئی بیش بہا زرّیں لمحہ گذر نہ جائے اور اس مبارک لمحہ کے فیوض سے میں عقیدت مند حضرات کو آگاہ نہ کر پاؤں۔ وقت اپنی رضا کے ساتھ گذرتا رہا اور میں خاموشی سے اپنا کام کرتا رہا حتیٰ کہ یہ ملفوظات ایک مجموعہ کی شکل اختیار کر گئے۔ حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مجھے ان کی اشاعت کی فکر ہوئی جس کے لیے مختلف مراحل سے گذرنا ضروری تھا۔ اس سلسلے میں میں نے اپنے دوستوں کی اعانت حاصل کی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اس قابل ہو پایا ہوں کہ انہیں آپ کے سامنے کتابی صورت میں پیش کر سکوں۔ یہ ملفوظات حضور سائیں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقاتی حضرات سے گفتگو۔ دینی مسائل پر سیر حاصل تبصروں۔ اولیاء کرامؒ کے حالات و واقعات اور پند و نصائح پر مبنی ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام قارئین حضرات کو ان ملفوظات سے مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں میری اعانت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا عنایت فرمائے۔ آمین

خاکپائے مرشد

حاجی بابو محمد رفیق احمد رزاقی

آستانہ عالیہ رزاقیہ دیپال پور شریف

Marfat.com

شمس العارفین حضرت سائیں عبدالرزاق صاحب رح

آفتاب شریعت۔ مہتاب حقیقت، غواص بحر روحانی، واقف اسرار ربانی حضرت سائیں عبدالرزاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ ۳۷ واسطوں سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رض سے جا ملتا ہے۔ آپ رح کا وطن مالوف قصبہ کلانور شریف ضلع روہتک ہے۔ آپ کے والد ماجد راؤ عظیم بخش خاں کا تعلق راجپوت پنوار خاندان سے ہے۔ آپ کے والد ماجد کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ اس لیے آپ کے ماموں جان نے میاں الٰہی بخش رح چوہدری عباس ضلع حصار سے عرض کیا کہ میری ہمشیرہ کے اولاد نرینہ نہ ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ اولاد تو ہوگی لیکن ایک اللہ والا ہوگا۔ تمہارے مطلب کا نہ ہوگا۔

حضرت شمس الکونین خواجہ عبدالخالق رح جلسہ نکاح ہوگان سے پانچ سال قبل کلانور شریف لائے تھے تو اس وقت حضرت سائیں عبدالرزاق رح کے والد ماجد نے خواجہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہو کر اولاد نرینہ کے لیے دعا کرائی تھی۔ خواجہ صاحب رح نے فرمایا کہ تین ہوں گے ان میں سے ایک میرا ہوگا۔

حضرت صاحب رح کی ولادت باسعادت ۱۸۹۰ء میں کلانور میں ہوئی۔ ولادت کے بعد آپ کی دادی صاحبہ نے آپکو مسجد میں بھجوا دیا اللہ پاک اپنے فضل سے نیک عملوں کے ساتھ عمر دراز فرمائے۔

(یہ واقعہ سناتے وقت حضرت سائیں عبدالرزاق صاحب رح نے [illegible] فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ساری عمر مسجدوں میں ہی گزر گئی)

جب آپ کی عمر ۵، ۶ سال کی ہوئی تو آپ رح اپنی پھوپھی کے ہمراہ رائے پور ضلع سہارنپور چلے گئے۔ حضرت سائیں صاحب رح کو اس زمانے کے تمام واقعات بخوبی یاد تھے۔

آپ نے ۵، ۶ سال کی عمر میں ہی نماز پنجگانہ اور ۷، ۸ سال کی عمر سے نماز تہجد باقاعدہ ادا کرنا شروع کر دی جو اللہ کے فضل سے آخری دم تک قضا نہیں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم مدرسہ کلانور میں پائی۔ دوران تعلیم آپ کے استاد پنڈت چرنجی لال نماز کی اجازت بخوشی دے دیتے تھے، جو علم نجوم کے ماہر تھے اور کہتے تھے کہ یہ اپنے زمانے کا بہت بڑا مہنت (بزرگ) ہوگا۔ آپ کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ دوسری جماعت تک تعلیم پانے کے بعد سکول چھوڑ دیا کیونکہ عالت مجذوبانہ ہوگئی تھی۔ جب آپ کی عمر ۱۲ سال کی ہوئی تو آپ کے والد صاحب خواجہ شمس الکونین عبدالخالق رح کی خدمت

Marfat.com

میں لے گئے۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ خواجہ صاحبؒ تین دن سے پہاڑوں میں گم ہیں۔ بعد ازاں آپ چچا خالق داد کے ہاں جہاں خیلاں شریف تشریف لے گئے۔ دوسری صبح ہی ایک شخص نے خواجہ صاحبؒ کی واپسی کی اطلاع دی آپ اپنے والد کے ہمراہ واپس کوٹ شریف خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خواجہ صاحبؒ چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت صاحبؒ کو گود میں لے کر پیار کیا۔

آپ کے والد صاحب نے خواجہ صاحبؒ سے عرض کیا کہ یہ ہر وقت روتا اور قرآن شریف پڑھتا رہتا ہے، اور کسی سے بات نہیں کرتا۔ خواہش ظاہر کی کہ اتنا ہو جائے کہ کھانے پینے کپڑے پہننے اور بولنے کا شعور آ جائے۔ یہ سُن کر خواجہ صاحبؒ نے فرمایا شادی بھی ہوگی، اولاد بھی ہوگی، ملازمت بھی کرے گا اور سردار بھی ہوگا۔ اس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول بندوں کے رجسٹر میں درج ہو چکا ہے۔ (خواجہ صاحبؒ کی زبان سے جو نکلا وہ پورا ہوا) آپ کی مجذوبانہ حالت بہتر ہونے پر شادی ہو گئی۔

۱۹۰۹ء میں اول رسالہ بنگال میں بھرتی ہو کر چھاؤنی ڈیرہ اسماعیل خاں چلے گئے اور طبیعت پر جب بھی مجذوبیت غالب آ جاتی تو قلعہ جبیٹھ کی فصیل سے چھلانگ لگا لیا کرتے تھے۔ ڈاکٹروں سے بہت علاج معالجہ کرایا گیا۔ لیکن افاقہ نہ ہوا۔ تو خواجہ صاحبؒ کی خدمت آپ کی حالت کے بارے میں لکھا گیا۔ خواجہ صاحبؒ نے جواب دیا جب تک میرے پاس نہیں رہے گا۔ ٹھیک نہیں ہوگا۔ ۱۹۱۱ء میں جارج پنجم کی آمد پر دہلی دربار منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے تمام علماء کرام و سجادگان کو مدعو کیا گیا۔ اس موقع پر خواجہ صاحبؒ بھی تشریف لائے تھے۔ آپ کے چچا جان آپ کو چھاؤنی ڈیرہ اسماعیل خاں سے خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں بہادر گڑھ لے گئے۔ اس دورے میں خواجہ صاحبؒ بہادر گڑھ، جہاز گڑھ، دوجانہ بھی تشریف لے گئے تھے۔ حکیم ہدایت علی شاہ اور حضرت صاحبؒ کی مجذوبانہ حالت دیکھ کر لوگ کہنے لگے کہ کلانور میں سب ہی باؤلے ہیں۔

آپ کی حالت بہتر ہونے پر آپ کے چچا لطف حسین ولد کپتان عبداللہ خاں نے آپکو جئے پور میں دوبارہ بطور نائب صوبیدار بھرتی کرا دیا۔ جہاں آپ نے تقریباً ۹ ماہ تک ملازمت کی۔ آپؒ کا زیادہ وقت جئے پور میں ہی حضرت ضیاء الدینؒ کے مزار پر گزرتا تھا۔ اچانک مجذوبانہ کیفیت طاری ہو گئی۔ جہاں سے ننگے سر و پا درگاہِ حضرت باقی باللہ ہوتے ہوئے کوٹ شریف میں خواجہ صاحبؒ کی خدمت

میں حاضر ہوئے۔ خواجہ قادر بخش کے عرس کے موقع پر کالانور شریف سے آئے ہوئے عزیز و اقارب نے خواجہ صاحب سے حضرت صاحب کو گھر لے جانے کی اجازت چاہی جس پر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں کیا منع کرتا ہوں لے جاؤ۔ عزیز و اقارب آپ کو چارپائی پر باندھ کر لے گئے جہاں پر آپ کو باندھ کر رکھا گیا لیکن آپ رسی تڑوا کر تین دن بعد خواجہ صاحب کی خدمت میں ہوشیار پور پہنچے۔ خواجہ صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ وہاں کیسے رہ سکتا تھا۔ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ جس دن سے گیا تھا اس دن سے اس کی شکل میرے سامنے ہر وقت رہتی تھی۔

آپ ایک مرتبہ خواجہ صاحب نے چھپر والی مسجد سے گھر جانے کو فرمایا کہ مجھ سے چلا نہیں جاتا۔ حضرت صاحب کی پیٹھ پر سوار ہوئے تو خواجہ صاحب نے روتے ہوئے دعا کی کہ "یا اللہ جتنا میں اس (عبدالرزاق) سے خوش ہوں تو بھی اتنا ہی خوش ہو جا۔ جتنی اس نے میری خدمت کی ہے۔ مخلوق بھی اس کی اتنی ہی خدمت کرے۔"

ایک روز ... میں تہجد کے وقت خواجہ صاحب نے حضرت صاحب کو لحاف (بکل) میں لے کر توجہ دینے کا طریقہ سکھایا اور فرمایا اللہ کا نام لوگوں کو بتایا کرو، بولا کرو، چپ نہ رہا کرو۔ ایک روز حضرت صاحب کا پہلا مرید فقیر علی نامی خواجہ صاحب کی خدمت میں زیارت کے لیے حاضر ہوا تو خواجہ صاحب نے دریافت فرمایا تم کس سے مرید ہو؟۔ اس نے سائیں جی کا نام لیا۔ اس پر خواجہ صاحب نے حضرت صاحب کو آواز دے کر قریب بلایا اور فرمایا کہ "رنگ لگ گیا ہے، رنگ لگ گیا ہے اور میں آج خوشی سے کپڑوں میں نہیں سماتا۔"

حضرت صاحب نے تقریباً چالیس سال تک خواجہ صاحب کی خدمت کی اور عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ سلوک کی منزلیں بھی طے کیں۔ ایک روز خواجہ صاحب بٹالہ شہر میں خلیفہ سید میر احمد شاہ کے مکان پر تنہائی میں حضرت صاحب سے دریافت فرمایا کہ "تم غوث یا قطب کیا بننا چاہتے ہو؟" حضرت صاحب نے عرض کیا جو بنا دیں گے بن جاؤں گا۔

حضرت صاحب کے والد ماجد کا انتقال ۱۹۲۴ء میں ہوا۔ آپ کو مجبوراً کلانور شریف جانا پڑا۔ جہاں حضرت صاحب نے چھ سال تک خود کاشتکاری کی۔ اتنی پیداوار ہوئی کہ رہن شدہ تمام زمین

Marfat.com

واگزار کرالی۔

آپ قیام پاکستان کے بعد کلانور شریف سے بھیوانی کے راستے منڈی صادق گنج بذریعہ ریل پہنچے جہاں سے راؤ عبدالرب، کلانوری کے ہاں چک ۴۳/۴-R ہارون آباد میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں آپنے نواب شاہ۔ سکرنڈ۔ سندھ میں عرصہ دو سال تک قیام پذیر رہے۔ پنجاب میں اوکاڑہ شہر اور چک نمبر ۵۱/۲-L میں کچھ عرصہ قیام فرمایا اور بعد میں دیپالپور شریف ضلع اوکاڑہ میں مستقل قیام پذیر ہوگئے دیپالپور شریف میں ایک مسجد، یتیم خانہ تعمیر کرایا اور طالبان کو فیوض حق و صداقت، رشد و ہدایت اور درس تصوف دیتے رہے۔

آپؒ نے ۱۹۴۸ء، ۱۹۵۶ء اور تیسری بار ۱۹۶۴ء میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ اس دوران مسجد نبویؐ میں ۲۸ سپارے روزانہ تلاوت فرماتے تھے۔ جبکہ دس بارہ پارے تلاوت کرنا روز کا معمول تھا۔ آپ نماز ہمیشہ اوّل وقت ادا فرماتے۔ تہجد و فجر کے بعد تمام مریدین کے ہمراہ ذکر بالجہر اور ذکر نفی و اثبات فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا کوئی فعل خلاف شرع نہ تھا۔ آپ نے ہمیشہ یتیموں کی سرپرستی فرمائی اور ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے لیے دیپالپور شریف۔ ماہنی سیال (ضلع خانیوال)۔ لالہ موسیٰ میں دارالشفقت قائم کیے۔

زندگی کے آخری ایام میں کئی مرض لاحق ہو گئے تھے۔ لیکن زبان پر کبھی شکوہ نہ کیا جب کوئی خیریت دریافت کرتا تو فرماتے کہ اللہ ہی اللہ ہے۔ شدید تکلیف کے باوجود ہر وقت نماز کا خیال رہتا تھا۔ جب مرض کی شدت بڑھی تو آپ کو علاج کی غرض سے لاہور کے کنعان ٹرسٹ ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں پر تقریباً ۲۰ گھنٹے تک حالت استغراق میں رہنے کے بعد بوقت تقریباً شام ۴ بجے بروز بدھ ۳۱ مارچ ۱۹۸۲ء بمطابق ۴ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ بانوے سال کی عمر میں عزیز و اقارب اور مریدین کو تڑپتا، بلکتا چھوڑ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ ۔ آپ کا مزار مبارک دیپالپور شریف ضلع اوکاڑہ میں تشنگان فیضان کے لیے مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ جن کا فیض تا قیامت جاری رہے گا۔

نوٹ: اس کتاب میں خواجہؒ صاحب سے مراد خواجہ شمس الکونین عبدالخالقؒ ہے۔ حضرت صاحب سے مراد شمس العارفین حضرت سائیں عبدالرزاقؒ اور حقیر سے مراد بابو محمد رفیق ہیں۔

Marfat.com

۳-اکتوبر بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

بعد فراغت نماز تہجد حضرت سائیں صاحب نے ڈاکٹر عبدالمجید سکنہ مہار والی کو مکان سے بلوایا۔ لیکن وُہ پہلے ہی مسجد میں آچکے تھے۔ اور نوافل کے بعد سو گئے۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ نوافل کے بعد بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا چاہیئے۔ سونے سے کیا فائدہ ہے۔ بعدہٗ یہ شعر پڑھا ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

پھر اُسی کی تشریح یوں فرمائی کہ بزرگوں کی ہر وقت یکساں حالت نہیں۔ ایسی حالت کسی خاص وقت میں ہوتی ہے۔ مزید ارشاد فرمایا۔ کہ اگر کوئی کسی پر بدزبانی کرے یا غیبت کرے تو وہ اپنا بُرا کرتا ہے اس بارے میں خواجہ صاحب رح فرمایا کرتے تھے۔ ؎

گھر سے صابن لے کے کپڑے ہمارے دھو
میت ہمارا ہے وہ

۸- دسمبر بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب نے فلسطین کے مسلمانوں کی شکست کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے اعمال ٹھیک نہیں رہے جس وقت تعداد میں تھوڑے اور ایمان کی طاقت زیادہ تھی۔ تو روئے زمین پر غالب تھے۔ اور اب تعداد میں زیادہ ہیں۔ لیکن ایمان کی طاقت کم ہے۔ تو ذلیل ہو رہے ہیں۔ نام کے مسلمان ہیں۔ مسلمانی در گور یا در کتاب۔

حضرت صاحب کتاب محبوب سبحانی فتح الربانی مصنفہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح پڑھوا رہے تھے۔ ایک جگہ ارشاد تھا۔ کہ رات کے وقت سائل کو رد مت کیجئے۔ ماسٹر اللہ رکھا سی نے عرض کیا۔ کہ حضور پٹھان دن بھر تو مزدوری کرتے ہیں۔ اور رات کو روٹیاں مانگتے پھرتے ہیں۔ وہ مستحق تو نہیں ہوتے پھر کیا کیا جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب رح اسطرح جو کچھ سائل کو اُس وقت دینا ہوتا وُہ یتیم خانہ میں دے دیتے۔ رات کے وقت سائل کا آنا مصلحت سے خالی نہیں۔

۲۹- دسمبر بروز پیر بہاول نگر شہر

حضرت سائیں صاحب شیخ عبدالعزیز خالقی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دل کو دل سے راہ ہوتی ہے کہتے ہیں ایک شخص ہندو بچہ بقال پر عاشق تھا۔ اور ہمیشہ اُسکی دوکان پر جاکر بیٹھتا۔ اور اُسکو دیکھتا۔ آخر وہ بقال بچہ مرگیا۔ اُسکو جلانے کو لے گئے یہ عاشق بھی اسی کے ساتھ گیا۔ اور ایک درخت کی شاخ پکڑ کر کھڑا ہوگیا۔ اور اُس کے جلنے کا تماشا دیکھتا رہا۔ جبکہ اُسکو جلاکر الٹ پھرنے لگے۔ تو اُسکو بھی کہا۔ کہ آؤ بھئی۔ ہم گھروالوں نے بھی صبر کیا تو بھی صبر کر۔ وہ بولا ہی نہیں تب اُسکا ہاتھ پکڑا۔ تو تمام راکھ کی ڈھیری ہوگئی۔ اگرچہ وُہ ایک آدمی کی شکل نظر آتا تھا۔ اور جب ہاتھ لگا راکھ تھا۔ اس طرح عاشق اور معشوق کا ایک وجود ہوتا ہے۔ لیکن ظاہر میں دوسرا وجود نظر آتا ہے۔

۳۱۔ دسمبر بروز بدھ سونڈہ ضلع بہاول نگر۔

حضرت سائیں صاحب درگاہ میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران مؤذن نے جب ظہر کی آذان دی تو قاضی محمد بشیر سکنہ سونڈہ نے کلمہ شریف سنکر اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں سے لگایا تب حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمیں اپنے پیشوا کی تقلید کرنی چاہیے۔ خواجہ صاحبؒ کو ہم نے کبھی ایسا کرتے نہیں دیکھا بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنکر درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۷۰ء

۱۰۔ جنوری بروز ہفتہ کاٹ کیسر سنگھ براستہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر

حضرت سائیں صاحب راؤ عالمگیر خاں نمبردار کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ کھانے کے وقت بھائی عظیم اللہ سکنہ سونڈھا کو پہلے ہلکی غذا کھانے کو فرمایا۔ بعد فراغت نماز عصر ختم خواجگان کے وقت حقیر کو دُعا عاجزی کے ساتھ مانگنے کو فرمایا۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ مجذوب اور معصوم بچے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے مجذوب کے ساتھ پھرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۱ جنوری بروز اتوار مہار والی ضلع بہاولنگر

حضرت سائیں صاحب دفعدار ممتاز علی خاں کی بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دو آدمی کسی کامل بزرگ کے مرید ہوئے۔ بعد فراغت بیعت دونوں نے کامل پیشواء سے دین اور دنیا طلب کی دعا اُن کے حق قبول ہوگئی۔ ان میں سے ایک گوشہ نشین ہو کر اپنے حجرے میں رہنے لگا۔ اور دوسرے کو دولت ملی اور اُس نے اپنے گھر ہر وقت لنگر جاری کر دیا۔ ایک دن ایسا اتفاق ہوا۔ کہ کامل درویش تین وقت کے فاقے سے لنگر میں آیا اور کھانا کھایا۔ کھانا کھاتے کھاتے دُعا کی۔ کہ اے اللہ جس نے میرا پیٹ بھرا تو اُسکا سینہ بھر دے۔ دُعا قبول ہوئی اور وہ روشن ضمیر ہو گیا۔ چند دنوں بعد دوسرے گوشہ نشین ساتھی کو خیال آیا۔ اپنے پیر بھائی کو چل کر دیکھوں اسکا کیا حال ہے۔ وہاں جا کر کیا دیکھتا ہے کہ وہ روشن ضمیر ہو چکا ہے۔ اور اُس پر اللہ کی رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اُس نے حیران ہو کر سوال کیا۔ کہ میں نے تو یہ نعمت (فقیری) مانگ کر لی تھی۔ تم کو کیسے ملی۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں نے اللہ کی راہ میں دنیا لٹا کر حاصل کی۔

حضرت سائیں صاحب نے دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ ایک دفعہ شیطان سے کسی نے پوچھا کہ تیرے دشمن اور دوست کون کون ہیں؟ شیطان نے جواب دیا۔ کہ عاصی سخی میرا دشمن عالم بخیل میرا دوست ہے۔

۱۵ جنوری بروز جمعرات مہار والی ضلع بہاولنگر

حضرت سائیں صاحب دفعدار ممتاز علی کی بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد ارشاد فرمایا۔ کہ سردی کی بڑی راتیں اللہ والوں کی کمائی کی راتیں ہوتی ہیں۔ اللہ اللہ بھی خوب کرتے ہیں۔ اور نیند بھی پوری ہو جاتی ہے۔ اس پہر میں اللہ اللہ کرنے سے آٹھوں پہر تک اللہ اللہ کا اثر رہتا ہے۔ دن میں دوران گفتگو یہ حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایک روز پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رح پینس میں سوار ہو کر کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک شخص نے معلوم کر کے کہ حضور پیرانِ پیر رح تشریف لا رہے ہیں۔ منہ پر کپڑا لپیٹ کر ایک جھاڑی میں چھپ گیا۔ حضورؒ نے اُس کے حال سے آگاہ ہو کر درویشوں کے ذریعے طلب فرمایا تو وہ اُسی حالت میں منہ چھپائے ہوئے آیا۔ تو فرمایا۔ کہ کیا تو نے مجھے سخت گنہگار سمجھا تھا۔ جو

Marfat.com

مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔ اُس نے عرض کیا توبہ۔ توبہ۔ حضورؒ تو قطب زماں ہیں۔ ایسا گمان کیسے کرسکتا ہوں۔ آپ نے کہا منہ ڈھانپنے اور جھاڑی میں چھپنے کی وجہ کیا ہے۔ اُس نے عرض کیا۔ کہ یا حضرت میں نے سُنا تھا۔ کہ حضورؒ بہت خوبصورت حسین وجمیل ہیں۔ اور صاحب کمال بھی ہیں۔ لہٰذا میں نے اس لئے آنکھیں چھپائی تھیں۔ کہ میں کہیں آپ کی زیارت کرکے اپنے پیر سے بداعتقاد نہ ہو جاؤں اور کافر طریقت نہ بن جاؤں۔ حضورؒ نے خوش ہوکر اُس کے دل پر توجہ دی۔ جس سے وُہ کامل اور صاحب مکاشفہ بن گیا۔ اور اُسی وقت اپنے پیر کو مکاشفہ کے ذریعے دیکھا تو خالی پایا۔ اُس نے گبھرا کر حضرت سے عرض کیا۔ کہ یا تو مجھے ویسا ہی کردو یا میرے پیر کو بھی اکمل بنا دیجئے۔ ورنہ مجھے وہی بات پیش آئی۔ جس سے کہ میں ڈرتا تھا۔ حضورؒ اُس کے اس کلام سے اور بھی مسرور ہوئے۔ اور اُس کے پیر کو بھی مکمل بنا دیا۔ سبحان اللہ اُن کی خوش اعتقادی نے پیر و مرید دونوں کو کامل واکمل بنا دیا۔ لہٰذا طالب کو چاہیئے۔ کہ تاوقتیکہ منتہی نہ ہو جائے اپنے پیر کی صحبت کے سوا اور کسی کی صحبت میں نہ جائے۔

مزید فرمایا ایک روز حضرت غلام علی شاہ صاحبؒ دہلوی جو کہ مجدّد وقت تھے۔ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ راستے میں ایک حلوائی کی دکان پر ایک نوجوان کو کھڑا دیکھا۔ وہ حلوائی سے کہہ رہا تھا۔ کہ تم مجھے حلوہ دو۔ ورنہ میں تمہاری دوکان کو الٹ دونگا۔ حضرت شاہ غلام علی صاحبؒ نے اُس نوجوان کو مکاشفہ کے ذریعے دیکھا تو بالکل خالی پایا۔ اور اُس کے پیر کی طرف نظر کی تو وُہ بھی خالی تھا۔ بعدہٗ دادا پیر کی طرف دیکھا تو اُس کو کامل واکمل پایا۔ اور اُن کی روح اُس دوکان کو ہاتھ میں اٹھائے ہوئے دیکھی کہ کب یہ نوجوان مجھ سے مدد طلب کرے اور میں اُسکی مدد کروں۔

ایک مرتبہ خواجہ نادر بخشؒ کی خدمت میں دو ولایتی پٹھان حاضر ہوئے۔ اور بیعت کی درخواست کی۔ آپ نے اُن کو بیعت کر لیا۔ ایک کا نام غلام رسول اور دوسرے کا واجد علی شاہ تھا۔ بیعت ہوتے ہی واجد علی شاہ پر فیضانِ نسبت کا ورود ہوا۔ ریزہ ریزہ اللہ اللہ کرنے لگا۔ غلام رسول نے عرض کیا۔ کہ یا حضرت مجھ پر تو کچھ فیضان نہ ہوا۔ آپ نے فرمایا تیرا دل بہت سخت ہے۔ کچھ عرصہ ٹھہر و غرضیکہ اُس نے چھ ماہ تک قیام کیا۔ اور یہی کہتا رہا کہ مجھ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اگر اجازت ہو تو گھر واپس

جاؤں۔ آپ نے ایک پتھر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ وُہ اٹھا لا۔ خواجہ صاحبؒ نے اُس پتھر پر توجہ ڈالی پتھر کے چار ٹکڑے ہو گئے۔ فرمانے لگے دیکھا تو نے میں کیا کروں۔ تیرا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ابھی دو چار سال اور رہو۔ میں محنت کرونگا تو بھی محنت کر۔ جب ایک سال تک بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو راگ سُنا کر۔ اور اپنا دھیان اس میں لگائے رکھ۔ ایک سال بعد وُہ پھر خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اُسے ایک توجہ میں مجذوب بنا دیا۔ تمام کپڑے بدن کے پھاڑ ڈالے اور کچھ ہوش نہ رہا اور حضور کی خدمت میں رہا۔ آپ کے دو سال بعد اُس کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور خواجہ صاحب کے مزار کے قریب ہی اُسکی بھی قبر ہے۔

۱۹ جنوری بروز پیر بہاول نگر

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک دفعہ خواجہ صاحب شمس الکونینؒ دہلی میں ہمایوں کے مقبرہ پر تشریف لے گئے۔ جو کہ نہایت عمدہ سیرگاہ ہے۔ حضور نچلی منزل میں چلے گئے۔ جہاں کہ نصیر الدین ہمایوں شہنشاہ ہند کی قبر کا تعویذ ہے۔ بہت افسوس کیا۔ کہ ہمایوں وسیع سلطنت کا بادشاہ تھا۔ لیکن آج اُس کی قبر پر یہ حالت ہے کہ صرف اوپر والی منزل میں پہرے پر ایک سپاہی کھڑا تھا۔ یہاں سے چل کر حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کی درگاہ شریف میں پہنچے۔ وہاں دیکھتے ہیں۔ کہ ایک سفید ریش بزرگ اپنی داڑھی سے مزار مبارک کو صاف کر رہا ہے۔ حضور نے خیال کیا۔ کہ وہاں بادشاہ کی قبر پر بار بو کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ اور یہاں ایک فقیر کی قبر پر اللہ کی رحمت برستی ہے۔ اور مخلوق اُن کے مزار مبارک کو داڑھی سے صاف کرتی ہے۔ خواجہ صاحب علیہ رحمت کو غیب سے آواز آئی کہ دنیا فانی ہے۔ اس کے چاہنے والے بھی سب فانی ہیں۔ اللہ باقی ہے اُس کے چاہنے والے دوست سب باقی ہیں۔

۲۰۔ جنوری بروز منگل بہاول نگر شہر۔

حضرت صاحب شیخ عبدالعزیز خالقی کے مکان میں بستر پر استراحت فرما رہے تھے۔ محمد حنیف سکنہ گلاب علی براستہ ڈونگہ بونگہ حضرت صاحب کے پیر دبا رہے تھے۔ حضرت صاحب نے اس موقع پر میاں

الٰہی بخش چوہڑی واس والوں کا تذکرہ فرمایا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میاں الٰہی بخشؒ اپنی دہلیز واقع چوہڑی واس ضلع حصار میں موجود تھے۔ رات کے وقت سخت سردی پڑ رہی تھی۔ اور بارش ہو رہی تھی۔ میاں صاحب کی دہلیز میں ایک بھنگی سر پر ٹوکرا رکھے ہوئے داخل ہوا۔ اس ٹوکرے میں سور کے بچے بھوک پیاس سے بلک رہے تھے۔ بھنگی نے میاں صاحب سے ڈر کر ایک کونے میں اس ٹوکرے کو رکھ دیا۔ بھنگی یہ سمجھتا تھا۔ کہ میاں صاحب مسلمان ہیں۔ اور سور سے نفرت کرتے ہیں۔ اگر ان بچوں کا علم ہو گیا۔ تو مجھے باہر نکال دیں گے۔ میاں صاحب نے اس بھنگی سے پوچھا۔ اُس ٹوکرے میں کیا ہے۔ بھنگی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموش رہا۔ میاں صاحب نے ٹوکرے کو جا کر دیکھا۔ اُس میں سور کے بچے بھوک پیاس سے بلک رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر میاں صاحب اندرون مکان گئے۔ اور ان بچوں کے لئے دودھ لائے۔ اور ان شیرخوار بچوں کو اپنے ہاتھ سے دودھ پلایا اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے انہیں روشن ضمیر کر دیا۔

دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے ایک دن اُن کے نفس نے کہا کہ اے بایزید مدت ہوئی۔ مجھے دکھ پر دکھ دیتے ہوئے اور مجاہدے اور ریاضت میں گلاتے ہوئے آج خدا کے لئے میری مراد پوری کر دو۔ حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا۔ اچھا مانگ کیا مانگتا ہے۔ نفس نے کہا آج مجھے حلوہ کھلائیے۔ آپ نے حلوہ پکا کر اپنے منہ کے آگے رکھا۔ اور نفس کو کہا کہ لے کھاؤ۔ اُس نے کہا۔ اپنے مُنہ میں ڈال میں کھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے تو حلوے کی خواہش نہیں ہے۔ اگر تجھ کو خواہش ہے تو اندر سے باہر نکل کر کھائے۔ غرض بہت تکرار سے وُہ نفس باہر نکلا۔ کہتے ہیں کہ اُسکی شکل چھپکلی کی مانند تھی۔ محنت اور مجاہدہ۔ بھوک اور پیاس سے لاغر ہو رہا تھا۔ غرض وُہ نفس حلوہ کھانے میں مشغول ہوا۔ اور حضرت بایزید بسطامیؒ اس جگہ سے اڑ کر آسمان پر گئے کہتے ہیں کہ ہر روز آپ کو معراج ہوتی تھی۔ اور آپ آسمان پر جایا کرتے تھے۔ اور فرشتے اُن کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ اس دن فرشتوں نے اُن کی کوئی تعظیم نہ کی۔ اور کچھ ادب بجا نہ لائے۔ آپ نے کہا کہ عزیزو جبکہ میں اس دشمن مردود نفس کو اپنے وجود میں لاتا تھا۔ تب تو میری تعظیم کرتے تھے۔ اور آج جو اندر سے نکال کر آیا تو کچھ تعظیم نہ کی۔ یہ کیا باعث ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ بایزیدؒ ہم سے انسان کا اس واسطے درجہ بڑا ہے کہ وُہ باوجود اُس دشمن قوی کے خدا کی یاد اور مجاہدے ریاضت میں رہتا ہے۔ اور ہر دم اُس سے جہاد کرتا ہے۔ اور ہم

Marfat.com

فرشتے بے نفس ہیں اور نوری ہیں۔ اور ہمارا کام عبادت کرنا ہے۔ آج تو بھی بے نفس ہو کر آیا ہے۔ اب ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں۔ اس لئے ہم نے آپ کی تعظیم نہ کی اگر کچھ تعظیم چاہتا ہے۔ تو جا اُس نفس کو اپنے وجود میں رکھ کر خدا کی یاد کر۔ غرض کہ حضرت بایزید بسطامی اُلٹے آئے اور نفس کو اپنے وجود میں رکھا۔

۱۴ مارچ بروز ہفتہ پاکپتن شریف:-

حضرت صاحب نے فرمایا شریعت بیج ہے۔ اوّل بھی شریعت اور آخر بھی شریعت۔ فنافی الوجود۔ فنافی الشیخ فنافی الرسول۔ فنافی اللہ اور بقاباللہ۔ جب سالک بقاباللہ پر پہنچتا ہے۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ ایک اور وجود عنایت فرماتے ہیں۔ جو حضوری میں رہتا ہے۔ اُس باقی وجود کا پرتو اس فانی وجود پر پڑتا ہے۔ تو اس فانی کو بھی اُس باقی کے ساتھ بقا ہو جاتی ہے۔ اس منزل پر بندہ بندہ۔ اللہ اللہ۔ شریعت بیج ہے۔ اگر بیج ہی خراب ہے۔ تو درخت کیسے ٹھیک ہوگا۔ فانی وجود اپنی جگہ پر رہتا ہے۔ باقی وجود ایک وقت میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں بلکہ اس سے بھی زیادہ جگہوں پر ایک وقت میں حاضر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ بعض بزرگوں کے تذکروں میں آتا ہے کہ وُہ ایک ہی وقت میں کئی جگہوں پر حاضر ہوئے۔ اور اپنے حجرے میں بھی مُقیم تھے۔

۱۵ مارچ بروز اتوار پاکپتن شریف۔

حضرت صاحب بعد فراغت عُرس حضرت بابا صاحبؒ پاکپتن شریف سے راؤ ظہور احمد کلانوری کی کار میں چک بیدی تشریف لے جا رہے تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے راؤ ظہور احمد کلانوری سے فرمایا ایک دفعہ تمہارے والد راؤ نور احمد خان (رئیس کلانوری) بندو خاں کی بارات میں کلانور (ضلع رہتک) سے مانک پور شریف (ضلع انبالہ) کے قریب گاؤں میں گئے تھے۔ اِن دنوں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا عُرس مبارک سرہند شریف (ریاست پٹیالہ) میں تھا۔ شادی سے فارغ ہو کر تمہارے والد سرہند شریف آئے۔ اور مجھ سے ملے کہنے لگے۔ مجدد صاحبؒ کا عُرس ہے۔ یہاں مجھے کسی کامل اولیا اللہ کی زیارت کرائیں میں نے انہیں پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ ثانی علی پوری کی خدمت میں بھیج دیا۔ تمہارے والد نے حضرت

ثانی صاحبؒ سے عرض کیا۔ حضور میری گھڑی خراب ہے ٹھیک کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہر وقت موت کو یاد رکھو۔ گھڑی خود بخود ٹھیک ہو جائے گی۔

۱۸۔ مارچ بروز بدھ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت ارشاد فرمایا۔ کہ انسان کے جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔ جب وہ سنور جاتا ہے۔ تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے۔ تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے۔ اسکا نام دل ہے۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ عاشقوں کی چھ علامات ہیں

عاشقاں راشش نشان است اے پسر رنگ زرد۔ وآہ سرد وچشم تر
گر ترا پرسند سہ دیگر کدام کم خورد۔ کم گفتن و خفتن حرام

سیرُوا فی الارض (یعنی زمین پر سیر کرو) درویش اور فوجی سپاہی ہی دنیا کی سیر کرتے ھیں۔

۲۰ مارچ بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال شریف۔

حضرت صاحب نے صبح کے وقت ارشاد فرمایا۔ مَن عَرَفَ نَفسَہُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ ترجمہ (جس نے اپنے نفس کو پہچانا۔ اُس نے اپنے رب کو پہچانا) اور فرمایا پہچان والے کے ساتھ پہچان ہوتی ہے۔ مردہ بدست زندہ سالک کو ہونا پڑتا ہے۔ جب نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اسی دوران حضرت صاحب کتاب پڑھوا رہے تھے۔ حقیر کو نیند آگئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ نیند فیضان کی وجہ سے ہے۔

۲۱۔ مارچ بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب علیہ رحمت وسوسوں کے لئے نماز میں بھی ذکر آرا کیا کرتے تھے۔ یہ وسوسوں کو آرے کی طرح کاٹتا ہے۔ حضرت صاحب نے صبح کے وقت ختم خواجگان کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کہ نہ زیادہ جلدی اور نہ بہت آہستہ ختم خواجگان پڑھنی چاہیئے۔ مزید فرمایا کہ روح امر ربی ہے۔ اور نفس۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ مٹی چاروں عناصر کا مرکب ہے۔ یہ نفس مرتا نہیں ہے اصلاح ہونے کے بعد اس کی حالت تبدیل ہو جاتی

Marfat.com

ہے ۔ روح اور نفس کے درمیان اللہ تعالٰی نے ایک بچہ پیدا کیا ہے ۔ جو دل ہے ۔ نفس اور روح دونوں دل کو اپنی طرف کھینچتے ہیں ۔ جس کے قبضے میں یہ آجائے ۔ یعنی اگر دل روح کے قبضے میں آجائے ۔ تو نفس مطمئنہ ہو کر عِلّیین (جنت) میں جاتا ہے ۔ اور اگر دل نفس کے قبضہ میں آجائے تو روح مردہ ہو کر سجّین (دوزخ) میں جاتی ہے ۔ نفس کی غذا گناہ ہے اور روح کی غذا اللہ کی یاد ہے

۴ جون بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف ۔

حضرت سائیں صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ صبح کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں محمد یونس سکنہ چک ۲۱/۲-ل رینالہ خورد اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئے اور حضرت صاحب سے محمد ندیم کو دورہ پڑنے کا ذکر کیا ۔ اور بتایا کہ ڈاکٹروں حکیموں کے علاج سے کوئی افاقہ نہ ہوا ۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا ۔ کہ ایک خالص چینی کی پلیٹ لیں ۔ زعفران کی سیاہی بنا کر باوضو قبلہ رو بیٹھ کر اس پر سورۃ فاتحہ دائرے کی شکل میں ہر روز صبح اس طرح لکھیں کہ گولائی میں لکھتے ہوئے ولاالضالین عین دائرے کے بیچ میں آجائے ۔ اکتالیس روز (۴۱ روز) تک یہ عمل کریں ۔ ہر مرض کیلئے اکسیر ہے ۔

۲۲ ۔ اکتوبر بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ بوقت عصر وضو سے فراغت کے بعد اپنے خادم خاص محمد شبیر مہاجر بھرٹانہ ضلع حصار سکنہ چک نمبر ۴۶/۲-ل اوکاڑہ سے فرمایا ۔ کہ عرس (ختم) کا کھانا سب امراء غربا کو جائز ہے ۔ لیکن میت کے گھر کا کھانا ۔ غربا ۔ یتامیٰ ۔ مساکین اور فقراء ہی کے لئے جائز ہے ۔ برادری کے لوگوں کو مدعو کرنا ۔ اور کھانا کھلانا رواج ہے ۔ کار ثواب نہیں ۔ ایسا کرنے سے میت کو کوئی ثواب نہیں ملتا ۔

۱۵ ۔ دسمبر بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف ۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہوئے سورۃ یٰسین کی آیت یا بنی آدم (آخیر تک) کے متعلق ارشاد فرمایا ۔ کہ درد زہ کے لئے سات مرتبہ پڑھ کر گڑ پر تین بار دم کریں

کہ اکیس مرتبہ ہو جائے۔ نصف گڑ پہلے کھلا دیں اور نصف دوبارہ جب درد ہو کھلا دیں۔
اسی دوران راؤ عبدالحی کلانوری سکنہ اوکاڑہ نے عرض کیا کہ مجھے خواب میں جنگل میں گرفتار کرنے کیلئے پھرتے رہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ سوتے وقت ۱۰۱ دفعہ درود شریف پڑھ کر سینے پر دم کر کے سوجایا کرو۔ اللہ فضل کرے گا۔

سنہ ۱۹۷۱ء

یکم جنوری بروز جمعۃ المبارک چک $\frac{۳۷}{۴-R}$ ہارون آباد ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد فراغت نماز جمعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ خطبہ سننا فرض ہے۔ اوّل خطبہ میں نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور دوسرے خطبہ میں تشہد کی طرح بیٹھنا چاہیئے۔ اس طرح سے دو فرض جمعہ کے ہوتے ہیں۔ اور دو فرض کا ثواب خطبہ سننے سے ملتا ہے۔ اس طرح سے چاروں فرضوں کا ثواب مل جاتا ہے علماء دیوبند نے دیہات میں نماز جمعہ ناجائز قرار دیا ہے۔ حالانکہ شہر دیہات ہر جگہ جمعہ پڑھنا چاہیئے۔ عصر کے وقت حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ تینوں اماموں کے قریب عصر کا وقت بہت پہلے ہو جاتا ہے۔ صرف حضرت امام اعظمؒ نے عصر کے وقت کو کھینچا ہے۔

۹۔ جنوری بروز ہفتہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر۔

بعد نماز عشاء حضرت صاحب نے صادق علی سے سورۃ فاتحہ پڑھوا کر ارشاد فرمایا۔ کہ قرآن مجید اچھا پڑھتا ہے پانی پتی لہجہ ہے۔ چند پانی پتی حفاظ ولاالضالین میں ض کی جگہ ظ پڑھتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے۔ اس لئے نماز نہیں ہوتی۔ ایک دفعہ خواجہ صاحبؒ حافظ بننے کی بجائے دہلی میں مقیم تھے۔ وہاں جماعت میں امام نے ولاالضالین میں ظ پڑھ دی۔ خواجہ صاحبؒ نے سلام پھیر دیا۔ اور نماز دہرائی گئی۔ تمام دہلی شہر کے قاری جمع کئے۔ اور اس مسئلہ پر بحث ہوئی۔ آخر کار فیصلہ ہوا کہ اس کا مخرج قاری ادا کر سکتا ہے۔ جس نے مشق کی ہوئی ہو۔ نہ د کی آواز ہے اور نہ ظ کی آواز ہے۔ ایک مرتبہ قاری لالہ پانی پتی مکہ معظمہ گئے۔ وہاں جب انہوں نے

Marfat.com

پانی پتی لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت چاہ زم زم پر کی۔ چاہ زم زم سے آب زم زم جوش سے باہر آیا۔ یہ دیکھ کر ناظرین ششدر رہ گئے۔

۱۰۔ جنوری بروز اتوار ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر

بوقت تہجد حضرت صاحب نے عبدالرزاق سکنہ سونڈا کی عرضداشت پر ارشاد فرمایا۔ کہ دنیا دکھوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ انسان نہیں جو اپنی قسمت سے زیادہ مانگتا ہے۔ قسمت سے زیادہ نہ مل سکتا ہے اور نہ تمام عمر دکھ دور ہوتا ہے۔ صادق علی کو نصیحت فرمائی کہ ماں باپ کا کہا مانو اور انکیں بڑھاپے میں اف تک نہ کہو۔

۱۹ جنوری بروز منگل سونڈا ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب نے کپتان مشتاق احمد سے فرمایا۔ کہ سفر میں نفل معاف ہیں۔ غیر مقلد سفر میں صرف فرض ادا کرتے ہیں۔ خورشید علی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حاجی عبدالعزیز کے ہاں دختر پیدا ہوئی ہے۔ حضور اُسکا نام تجویز فرمائیں۔ حضرت صاحب نے نوزائیدہ دختر کی ماں کا نام دریافت فرمایا۔ خورشید علی نے جواباً آمنہ عرض کیا۔ حضرت صاحب نے اُسکا نام کنیز عائشہ تجویز فرمایا۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا۔ مکہ معظمہ سے عبدالعزیز کا خط آیا تھا۔ اُس خط میں بچی دختر کے بارے میں لکھا تھا۔ وہاں جانے کے بعد اِدھر کی خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔ اللہ اللہ کرنا چاہیئے۔ وہاں جاکر سونا خریدتے ہیں۔ اللہ اللہ کا خیال نہیں رکھتے۔

۲ فروری بروز منگل کیسر سنگھ ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب عالمگیر کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ سلطنت عثمانیہ عراق شام فلسطین۔ حجاز۔ مصر وغیرہ پر مشتمل تھی۔ قطب عبدالصمد یہاں اس عہدہ پر ۳۲ سال سے فائز تھا۔ اُن کی بداعمالیوں کی وجہ سے انہوں نے قسم کھائی تھی۔ کہ اُن کا تخم نہیں چھوڑوں گا۔ قطب الاقطاب نے سب قطبوں کے مشورے سے قطب عبدالصمد کو معزول کیا اور اُن کی بجائے قطب

Marfat.com

عبدالرحمٰن کو اس عہدے پر فائز فرمایا۔ انہوں نے موجودہ نہر کی کا نشان قائم رکھا۔ جنگ عظیم اول ۱۹۱۴ء کے دوران خواجہ صاحبؒ اخبارات دیکھ کر تمام ممالک کی خبریں بتادیا کرتے تھے۔ خواجہ صاحبؒ رائی بلڈنگ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُن دنوں میں ٹھوس پہیوں والی سائیکل پر مارکیٹ سے گوشت خرید کر لاتا یا لیتا تھا۔

۵ فروری بروز جمعتہ المبارک بہاول نگر شہر۔

حضرت صاحب شیخ مقبول احمد کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی موجودگی میں شیخ نثار احمد نے گفتگو کے دوران دنیادار کا لفظ استعمال کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ اپنے آپ کو جیسے کافر کہہ دیا ویسے ہی دنیادار کہہ دیا۔ اس لئے لفظ دنیاداری کی بجائے قبیل دار کہنا چاہیے حضرت مولانا روم نے فرمایا۔

اہل دنیا کافران مطلق اند   روز و شب در ذق ذق ان و بک بک اند
چیست دنیا از خدا غافل بودن   نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز پرانے کالج کی مسجد میں ادا فرمائی۔ بوقت عشاء حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک پٹھان حضرت خواجہ سید نور محمدؒ صاحب بدایونیؒ کے مزار پر زیارت کے لئے گیا۔ ان دنوں یہاں کوئی آبادی و ہوٹل نہیں تھا۔ آخر کار وہ پٹھان بھوک سے تنگ آکر آدھی رات کے وقت وہاں سے اُٹھ کر خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی دہلویؒ کے آستانہ عالیہ پر چلا گیا۔ خواجہ محبوب الٰہیؒ کے مجاور نے اُس پٹھان کو آدھی رات کھانا کھلایا۔ کھانا کھا کر پٹھان نے کہا۔ واہ سید صاحب خوب خبر لی۔ یہ سن کر مجاور نے پٹھان سے کہا کہ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ آپکو کھانا کھلائیں اور آپ حضرت سید صاحب کے گن گائیں پٹھان نے جواب دیا میں حضرت خواجہ نظام الدینؒ کو کیا جانوں۔ میرا تعلق تو سید صاحب سے ہے۔ اس بارے میں حضرت محبوب الٰہیؒ کا اشارہ ہوا کہ پٹھان نے صحیح کہا ہے۔

Marfat.com

۶ فروری بروز ہفتہ بہاول نگر شہر

حضرت صاحب شیخ مقبول احمد کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب سے عبدالسمیع نے سمہ سٹہ جانے کی اجازت چاہی اور عرض کیا دین و دنیا دونوں رکھنی پڑتی ہیں۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ دین و دنیا دونوں اکٹھی نہیں ہو سکتیں ؎ دنیائے دوں است و محال است و جنوں۔

۱۰۔ فروری بروز بدھ بہاول نگر شہر۔

حضرت صاحب شیخ محمد دین کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے راؤ عبدالقیوم کلانوی سے فرمایا کہ قربانی کا گوشت کھانا ثواب ہے۔ بوقت عصر ختم خواجگان پڑھتے ہوئے فرمایا۔ کہ تسبیح شروع کرتے وقت بسم اللہ شریف پڑھا کرو۔

۱۱ فروری بروز جمعرات بہاول نگر۔

حضرت صاحب راؤ محمد شریف کی دوکان غلہ منڈی میں تشریف فرما تھے۔ وقت ظہر حضرت صاحب نے بیاقت علی سے فرمایا۔ کہ صبح کے وقت باوضو یا مُسبب الاسباب کی تسبیح نکالا کرو بفضل خدا اسم کے اثر سے رزق میں کشادگی ہوگی۔ حضرت صاحب سے صاحبزادہ عبدالغفار نے عرض کیا۔ کہ میری بھتیجی اہلیہ حبیب خاں رات کو سوتے میں ڈر کر اُٹھتی ہے۔ شاید آسیب کا اثر ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا سوتے وقت گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے سویا کرے۔

۱۳ فروری بروز ہفتہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب راؤ مراتب علی خاں کی بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب کی خدمت میں محبوب خاں نمبردار حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ حضور اور مریدوں کی طرح میرا نام بھی اپنے رجسٹر میں درج فرمائیں حضرت صاحب نے حقیر سے ارشاد فرمایا۔ بابو اسکا نام رجسٹر میں درج کرلو۔ حقیر نے حضرت صاحب سے جواباً عرض کیا۔ کہ حضور محبوب خاں کا نام رجسٹر میں درج کرلیا ہے۔ حضرت صاحب

نے ارشاد فرمایا - کھو پہ خان ہندوانی نام ہے - اس لئے تمہارا اسلامی نام کیا ہونا چاہیئے - کھو پہ خان نے
جواباً عرض کیا - حضور میرا نام عبدالجبار تجویز فرمائیں - یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا - جبار قہار نہیں -
عبدالرحیم ٹھیک ہے - حضرت صاحب نے راؤ مراتب علی خاں سے فرمایا - کہ انھیں عرس کے موقع پر
دیپال پورے آئیں -

۳ مارچ بروز بدھ پاکپتن شریف

حضرت صاحب راؤ عبدالقدیر مجسٹریٹ درجہ اوّل کی قیام گاہ میں تشریف فرما تھے - صبح کے وقت
حضرت صاحب نے حقیر سے ارشاد فرمایا - کہ بابو پرسوں جب یہاں اس سرائے میں آئے تو سلطان الاذکار کی
آواز سنائی نہیں دیتی تھی - اس وقت کیسی آواز آرہی ہے - اصل دنیا کے رہنے سے یہ آواز تھوڑا ہی جاری
ہوتی ہے -

۱۳ مارچ بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف -

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے - فرمایا - قرآن مجید میں چھٹے سپارے میں ارشاد ہے
کہ مشرک اور یہودی اسلام کے سخت دشمن ہیں - ان سے عیسائی بہتر ہیں - جن میں راہب اور درویش ہیں
ایک جگہ اور ارشاد ہے کہ جس جگہ امن کی حکومت ہو - وہاں مفسد لوگوں کے پیچھے مت لگو - انگریزوں کے
وقت میں ملک میں بے انتہا ترقی ہوئی - جنگلوں کو کاٹ کر شہر آباد کیئے - دریاؤں سے نہریں نکالیں
سڑکیں بنوائیں ملک میں ریلوں کا جال بچھوایا - ہسپتال - ڈاک خانے - ہائی سکول غرضیکہ مخلوق کی زندگی
کی تمام سہولتیں اُن کے وقت میں ہوئیں - اُن کی حکومت میں بہت عدل و انصاف تھا - وقت کے بڑے
پابند تھے - ہندو بہت بزدل تھے - جب جمیعت العلماء ہند کانگرس میں شامل ہوئی - تو ہندوؤں کی طاقت
بڑھ گئی اور اُنکے حوصلے بلند ہو گئے -

۱۶ مارچ بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے - حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ چوری کی چیز میں نہیں

Marfat.com

خریدنی چاہئیں۔ اس کے خریدنے سے انسان خود چور ہو جاتا ہے۔ ایک خدمت گار نے عرض کیا۔ کہ حضور بہت مقروض ہو گیا ہوں۔ دُعا فرمائیں۔ کہ قرض سے خلاصی ہو۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ فضول خرچی مت کیا کرو۔ ضرورت کے وقت خرچ کیا کرو۔ ایک خدمتگار نے حضرت صاحب سے اپنا ذہن کھلنے کیلئے کوئی عمل دریافت کیا۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کی دُعا پڑھا کریں۔ ذہن کھل جائے گا۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۙ وَاحْلُلْ۔

۲۵ مارچ بروز جمعرات لالہ موسیٰ سے رحیم یار خاں تک ریلوے سفر۔

حضرت صاحب نے لالہ موسیٰ سے رحیم یار خاں تک کوئٹہ ایکسپریس پر بسیں میں سفر فرمایا۔ جب رائے ونڈ ریل گاڑی ٹھہری۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ میاں مولوی محمدؐ الیاس کے بیٹے مولوی محمدؐ یوسف ہیں۔ یہاں پر ہر سال لاکھوں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ یہاں سے تبلیغی جماعتیں بن کر اندرون ملک اور بیرون ملک جاتی ہیں۔ حضرت صاحب نے صاحبزادہ فقیر احمد کو بلا کر ارشاد فرمایا۔ کیا تم تسبیح پڑھو گے؟ صاحبزادہ فقیر احمد نے اثبات میں جواب عرض کیا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم پڑھو گے تو بات بن جائیگی۔ صاحبزادہ فقیر احمد نے مزید عرض کیا۔ توجہ فرمایئے۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ طلب شرط ہے۔ شیر خوار بچے کی مثال فرمائی۔ کہ اُسکی ماں اُس کے مُنہ میں زبردستی دودھ دیتی ہے لیکن جب اُس بچے کو بھوک نہیں ہوتی۔ اپنا مُنہ ہٹا لیتا ہے۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا۔ تم بے وقوف نہیں ہو عقلمند ہو۔ لیکن تم پر شیطان غالب ہے۔ کفایت شعاری کرو۔ فضول خرچ نہ بنو۔ فضول خرچ شیطان کا بھائی ہوتا ہے۔

۲۷ مارچ بروز ہفتہ رحیم یار خان۔

ظہر کے وقت ایک خدمت گار نے حضرت صاحب سے اذان دینے کی اجازت چاہی۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ تو شہر ہے۔ اور یہاں بے شمار مسجدیں ہیں۔ یہاں اذان کی ضرورت نہیں ہاں البتہ اگر جنگل ہو تو اذان ضرور دینی چاہیے۔ اور اگر صرف دو نمازی ہوں تو باجماعت نماز پڑھنی چاہیئے۔

—— ۔حضرت صاحب نے مجدد الف ثانی رح

Marfat.com

صاحب کے مکتوبات شریف کی جلد اوّل میں فضیلت ذکر کلمہ شریف پڑھوایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ مجدد الف ثانیؒ کے لاہور شہر میں دو خلفاء ہیں حضرت ایشانؒ اور حضرت شیخ طاہر بندگیؒ۔ خواجہ صاحبؒ کے ہمراہ حضرت ایشانؒ کے مزار شریف پر گئے ہیں۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے مکتوبات شریف میں وضو کے مستعمل پانی کا ذکر پڑھوایا۔

—— حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ نقشبندی خاندان کا سلسلہ حضرت صدیق اکبرؓ سے جاری ہوا اور تینوں سلسلے قادریہ چشتیہ۔ سہروردیہ حضرت علیؓ سے جاری ہوئے

سنہ ۱۹۷۲ء

یکم جنوری بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

ارشاد فرمایا کہ بالغ اولاد ہونے کے بعد اسے چاہیئے کہ والدین کی اجازت کے بغیر اُن کی کوئی چیز نہ لیوے۔ اور والدین بالغ اولاد کی ہر چیز لے سکتے ہیں۔ انہیں حق ہے۔ اور یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔

۲ جنوری بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوالمعالیؒ جو کہ حضرت سید میراں بھیکؒ ٹھسکا میراں جی کے پیشوا تھے۔ چھ ماہ آستانہ پر رہا کرتے تھے۔ اور چھ ماہ دورے پر رہتے تھے۔ آپ کی غیر حاضری میں حضرت مائی صاحبہ بقال کے ہاں سے ادھار سودا سلف منگایا کرتی تھیں۔ اور حضرت ابوالمعالیؒ کی واپسی پر بقایا کی ادائیگی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرت ابوالمعالیؒ دورے پر گئے۔ اُن کے ہمراہ حضرت سید میراں بھیکؒ بھی تھے۔ آستانہ سے آٹھ نو کوس کی مسافت پر ٹھہرے۔ حضرت سید میراںؒ بھیک نے میزبان سے کہہ کر شام کو پانچ افراد کا کھانا پکوایا۔ حضرت ابوالمعالیؒ کو کھانا کھلاتے۔ اور بعد نماز عشاء حضرت مائی صاحبہؒ اور دوسرے افراد کے لئے میزبان کے گھر سے کھانا لے کر راتوں رات آٹھ نو کوس کی مسافت طے کر کے آستانہ پر کھانا پہنچاتے

اور حضرت صاحب کی خدمت میں واپس آ کر تہجد کا وضو کراتے۔ دورے سے واپسی پر حضرت ابوالمعالی نے قرض کے بارے میں دریافت فرمایا۔ تاکہ ادا کیا جا سکے۔ بقال نے جواب دیا کہ میرا آپ کے ذمے کوئی قرض نہیں ہے۔ بعد ازاں آستانہ پر حضرت مائی صاحبہؒ سے دریافت فرمایا۔ کہ تم نے میری غیر موجودگی میں سودا سلف کہاں سے منگوایا۔ حضرت مائی صاحبہؒ نے جواب دیا۔ کہ بھیکا ہمیں ہر رات کو کھانا دے جایا کرتے تھے۔ حضرت ابوالمعالیؒ نے حضرت سید میراں بھیکؒ کو بلایا اور سینہ سے لگایا اور توجہ سے روشن ضمیر کر دیا۔ سہ

معالیؒ تیرے واریاں پل میں سو سو وار کاگا سے ہنسا کرے پلک نہ لاوے وار۔

۲۶۔ جنوری بروز بدھ چک $\frac{76}{4-R}$ ہارون آباد ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت جنید بغدادیؒ کامل بزرگ گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُن کو حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔ کہ دنیا میں تم نے کیا کیا؟ جنید بغدادی نے جواباً عرض کیا۔ میں نے آپکا قرآن مجید پڑھا۔ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ غلط پڑھنے کی وجہ سے وہ تو ضائع ہوگیا۔ جنید بغدادی نے عرض کیا۔ میں نے تہجد کے وقت آپ کی عبادت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک دفعہ تمہارے مکان کے قریب سے تہجد کے وقت بادشاہ گزرے اور تم اُس وقت کھانسے۔ فرمایا یہ ریاکاری کی وجہ سے عبادت ضائع ہوگئی۔ حضرت جنید بغدادی نے عرض کیا۔ میں نے مخلوق کو اللہ کا نام بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اس سے دنیا میں تیری شہرت ہوئی۔ آخر کار فرشتے حضرت جنید بغدادی کو دوزخ کی طرف لے چلے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ تم نے ایک سادہ انسان کو مُرید کیا۔ نماز کے دوران اُس نے ایک طرف سلام پھیرا۔ اور دوسری طرف روح پرواز کر گئی۔ کہ تجھے نماز میں وصل نہیں ہوا۔ اُس کے سبب سے تمہاری نجات ہوئی ہے۔

۵۔ فروری بروز ہفتہ سونڈہ ضلع بہاول نگر۔

ختم خواجگان کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالرزاق رزاقی موجود تھا۔ اُسے کتے نے کاٹا

لیا تھا۔ اس نے دم کرنے کے لئے عرض کیا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کسی سے دم کرالیں۔ حقیر نے جواباً عرض کیا۔ کتے کے کاٹے کا دم یہاں ایک بودلہ کرتاہے۔ عبدالرزاق نے جواب دیا کہ وہ تو پرہیزگار نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ عمل ہوتے ہیں۔ اس میں پرہیزگاری شرط نہیں۔

۷ فروری بروز پیر سونڈہ ضلع بہاول نگر

حضرت صاحب نے محمدؐ لقمان سے ارشاد فرمایا۔ جو نفس کو دشمن سمجھیں گے۔ وہ اللہ کے دوست ہوں گے۔

۹ فروری بروز بدھ رام پورہ براستہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاونگر۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ سے پہلے سفر نہیں کرنا چاہیئے۔ جمعہ پڑھ کر سفر کرنا چاہیئے

۱۶ مارچ بروز جمعرات لالہ موسیٰ ضلع گجرات

حضرت صاحب مسجد رزاقیہ کی بالائی منزل میں تشریف فرما تھے۔ اسی دوران حضرت صاحب کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی۔ اسے چورا شریف سے خلافت تھی۔ یہ نقشبندی ہیں یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ عورتیں پیر نہیں ہوتیں۔ البتہ ولیہ ہوتی ہیں، مثال کے طور پر حضرت رابعہ بصریؒ کا ذکر فرمایا:

۲۴ مارچ بروز جمعہ راولپنڈی شہر۔

آپ نے فرمایا کہ کامل بزرگان دین کا صرف باری تعالیٰ سے تعلق ہوتاہے۔ وہ راضی برضا رہتے ہیں اور تنہائی پسند ہوتے ہیں۔ مخلوق سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور فرمایا کہ عامل بزرگ تسخیر کا عمل کرتے ہیں۔ اور اس عمل کے ذریعے مخلوق اُن کی طرف کھینچتی ہے۔ یہ عمل صرف دنیا کی خاطر کرتے ہیں۔

۵ اپریل بروز بدھ بھلوال منڈی ضلع سرگودھا۔

حضرت صاحب کی خدمت میں خان محمدؐ جو پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ کا مرید تھا۔ تصور شیخ کے

137044

Marfat.com

لیئے دُعا کا ملتجی ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ ذکر۔ فکر۔ مراقبہ۔ محاسبہ۔ رابطہ۔ تصور شیخ رابطہ کو کہتے ہیں۔ اللہ نے انسان کو اپنے اسم پر بنایا۔ کیونکہ آپ بے مثل ہے۔ بلھے شاہؒ نے فرمایا ہے۔ الف الف۔ درکار۔ بس کر علموں یار۔ صحبت فرائض میں ہے۔ گھر در چھوڑ کر ہی بندہ بنتا ہے۔ بہ نفس کا فر کامل بزرگ کی توجہ برکت سے ٹھکانے لگتا ہے۔ ورنہ عالم کو علمیت کے زعم۔ عابد کو عبادت کے زعم میں مارتا ہے اور جاھل مرا مرایا ہے۔

یکم اپریل بروز اتوار لالہ موسیٰ ضلع گجرات

۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ کہ تم اپنی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ کہ تمہارے اعمال سلب ہو جائینگے۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ خواجہ صاحبؒ بھی یہی ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ کہ تم اپنے پیشوا سے اونچی آواز نہ کرو۔ تمہارے اعمال بھی سلب ہو جائینگے۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

۱۶۔ اپریل بروز پیر لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب مسجد رزاقیہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے بہاول پاک قلندرؒ حجرہ شاہ مقیم کے تذکرے پر ارشاد فرمایا۔ کہ اڑھائی قلندر ہوئے ہیں۔ (۱) حضرت بوعلی شاہؒ قلندر پانی پت شریف (۲) حضرت شہباز قلندرؒ۔ سیہون شریف اور نصف قلندر حضرت رابعہ بصریؒ ہر زمانے میں قلندر ہوئے ہیں۔

۲۵ مئی بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت عصر شیخ عبدالسلام سابق مال افسر نے فرضہ کی ادائیگی کی دُعا کی التجا کی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ میں دُعا کرتا ہوں تم کوشش کرو۔ تو فرضہ اُتر جائیگا۔ ورنہ نہیں اترے گا۔ شیخ صاحب نے پچھلی مرتبہ بچے کی دُعا کا تذکرہ کیا۔ اور قبولیت کا ذکر کیا۔ کہ فضل ربی اور نظر شیخ ایک ہی وقت ہوتی ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ بغیر رب کے فضل کے نظر شیخ نہیں ہوتی۔ حضرت صاحب نے خواجہ صاحبؒ کی کفایت شعاری

Marfat.com

اور احتیاط کی مثالیں دیں۔ اور فرمایا۔ کہ توڑی کو کبھی ریت سے چھنوا کر استعمال کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا۔ کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ فضول خرچ شیطان کا بھائی ہے۔ اور شیطان میرا دشمن ہے۔ شیخ صاحب سے حضرت صاحب نے کھانے میں احتیاط کیلئے فرمایا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور نے پہلے ہمیں اچھا کھلایا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام روئے زمین کے بادشاہ اور پیغمبر تھے۔ اور انکی بیگم نے اندرون محل چالیس دن تک بت کی پوجا کی تھی۔ خدا نے اُس کے عتاب میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو چالیس دن تک شاہی تخت سے معزول رکھا۔ اور بھیک منگوائی یہ واقعہ سن کر شیخ صاحب خاموش ہو گئے۔

۱۲۔ اکتوبر بروز جمعہ کاٹ پریتم سنگھ ضلع بہاولنگر۔

بعد فراغت نماز جمعہ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ خطبہ سنتے وقت باتیں کرنا۔ پنکھا جھلنا اور کوئی حرکت کرنا سب منع ہیں۔ پہلے نصف حصہ میں ہاتھ باندھ کر بیٹھنا چاہیئے۔ اور دوسرے نصف حصّہ میں جلسہ کی صورت میں بیٹھنا چاہیئے۔ اس سے خطبہ سننے کی فرضیت ادا ہو جاتی ہے۔

۱۹۷۴ء

۸ جنوری بروز منگل چک نمبر $\frac{73}{4-R}$ ہارون آباد۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے قوالی کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے عُرس مبارک پر مہرولی گئے تھے۔ وہاں ایک چشتیہ خاندان کے بزرگ سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے بتایا کہ اگر ایک شخص کو تین دن کا فاقہ ہو اور اُس کو شہتوتوں پر ڈال دیا جائے اُس کو معلوم نہ ہو کہ میں کہاں پر ہوں۔ اُس کو قوالی سُننا جائز ہے۔

۲۶ جنوری بروز ہفتہ پاک پتن شریف ضلع ساہیوال

حضرت صاحب حاجی محمد شریف کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت عشاء امامت کے لئے سید خورشید حسن شاہ چک 115/7-R چیچا وطنی سے دریافت فرمایا۔ کیا تم کسر نماز پڑھو گے؟ شاہ جی نے جواباً عرض کیا۔ کہ حضور پاکپتن شریف سے چیچا وطنی تقریباً (۶۰) میل دور ہے۔ کسر نماز پڑھنی چاہیئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ کسر نماز کے لئے تین منزلیں ہونی چاہییں۔ ایک منزل ۱۵ میل کی ہوتی ہے۔
کھانے کے وقت ارشاد فرمایا۔ کہ گوشت کس جانور کا ہے۔ حاجی محمد شریف نے جواباً عرض کیا حضور بکرے کا ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحب (عبدالخالقؒ) گائے کا گوشت قطعاً نہیں کھاتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ حدیث شریف بھی ہے گائے کا گوشت مرض ہے اور دودھ شفاء

۲۷ جنوری بروز اتوار پاکپتن شریف۔

حضرت صاحب مسجد اولیاء میں تشریف فرما تھے۔ اولیاء مسجد حضور کے مریدین سے بھری ہوئی تھی حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بابا صاحبؒ کے پیشوا قطب صاحبؒ نے فرمایا کہ میرا مزار نہ بنانا اور زمین ہموار کر دینا۔ یہ اس لئے کہ مجھ پر کسی اللہ کے بندے کا قدم ٹِک جائے گا تو میری نجات ہو جائے گی۔ کتنا کمال عجز تھا۔ یہ سن کر بابا صاحب نے عرض کیا۔ حضور اگر مزار کا نشان نہ ہوگا تو مخلوق کیسے فیض یاب ہوگی۔ بابا صاحبؒ کے اصرار پر قطب صاحبؒ نے فرمایا۔ عصر سے مغرب تک مٹی ڈال دینا قطب صاحب کے فرمان کے مطابق ایسا ہی کیا گیا۔ مٹی کے ٹوکروں کے نشان جوں کے توں تھے۔ مہرولی شریف میں قطب صاحب کی لاٹ بھی ہے۔ جس پر سارا قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ قطب الدین ایبک بادشاہ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کا مرید تھا۔ قطب الدین ایبک ۱۲۵۶ء میں چوگان کھیلتا ہوا مارا گیا اور ایبک روڈ پر اُسکی قبر ہے۔ قطب صاحب کی ساری عمارت سنگِ مرمر کی بنی ہوئی ہے صرف قبر کچی ہے۔ قطب الدین ایبک بادشاہ کا بڑا شاندار مقبرہ اور درسگاہ تھی۔ سکھوں کے عہد میں اسکا قیمتی پتھر دربار صاحب امرت سر میں استعمال کیا گیا۔
حضرت صاحب نے قاری عبدالغنی خطیب غلہ منڈی ساہیوال سے فرمایا کہ کنواہ ضلع رہتک میں

ایک ۹ گز کی قبر تھی۔ایک دفعہ خواجہ صاحبؒ وہاں تشریف لے گئے۔اور مراقب ہوئے۔ سید دین علی شاہ صاحب سے ارشاد فرمایا۔کہ یہ فلاں پیغمبر کے اصحاب ہیں۔اُن کے دو لطائف کا فیضان جاری ہے اور انکے پائنتی میں دوسرا مزار حضور کے ایک ادنیٰ اُمتی کا ہے۔ان پر انوارات و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے۔

۳۰ جنوری بروز بدھ پاکپتن شریف۔

حضرت صاحب راؤ عبدالقدیر سی۔اے کی کوٹھی پر تشریف فرما تھے۔ چوہدری محمدؐ سرور نائب تحصیلدار وہاڑی حضور سے یہاں بیعت ہوئے۔ دوران بیعت حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ چار شرطوں میں دوبارہ بیعت ہو سکتا ہے۔

۱۔ پیر کا وصال ہونے کے بعد دوسرے پیر سے بیعت ہو سکتا ہے۔

۲۔ پیر اگر شریعت کے خلاف ہو تو مرید اُس سے کنارہ کرے اور پیر کو بُرا بھلا نہ کہے۔دوسرے پیر سے بیعت ہو جائے

۳۔ پیر کہیں دور دراز ملکوں میں ہو۔ نہ اُسکی کوئی خبر ہو نہ کوئی خط و کتابت ہو۔

۴۔ پیر سے فیض حاصل نہ ہوا ہو۔وہ بھی دوسرے سے بیعت ہو سکتا ہے۔

حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا۔مرید کے لئے صحبت ضروری ہے۔ حضرت صاحب نے مثال دیتے ہوئے فرمایا۔کہ اگر خاوند دہلی میں ہو اور بیوی لاہور میں ہو۔جب تک اُن کا ملاپ نہ ہو گا۔ بچہ پیدا نہیں ہو گا۔سال بھر میں عُرس اس لیے کیے جاتے ہیں۔کہ سب مریدین اکٹھے ہوں۔اس موقع پر حضور نے دیگ کے چاولوں کی مثال دی۔کہ جس طرح چاول دیگ میں صاف کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مریدوں کے دل بھی اس موقع پر صاف کئے جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔کہ جس گھر۔ خاندان۔ قوم یا ملک میں نا اتفاقی ہوتی ہے۔ وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ

حضرت صاحب نے مزید فرمایا اولاد نیک بخت ہو تو صدقہ جاریہ ہے۔ رحمت ہے اور اگر نافرمان ہو تو زحمت ہے۔

۲۷ فروری بروز پیر ملّھو کھوکھر ضلع گجرات۔

حضرت صاحب حوالدار خادم حسین کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت درویشوں نے جلدی جلدی کلمہ شریف کا بلند آواز سے ذکر کیا۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ باقاعدہ ضرب لگا کر ذکر کرتے سے اثر ہوتا ہے۔ صرف دو ضربیں قلب اور روح کی ہیں۔ بے قاعدہ ذکر کرنے سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ذکر کے بعد خیال سے بیٹھیں۔ تاکہ اثر ہو ورنہ کچھ فائدہ نہیں۔ لعدازاں حضرت صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات تشریف لے گئے۔

حضرت صاحب لالہ موسیٰ مسجد رزاقیہ میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر تین سالہ مجذوبہ دختر عبدالحمید کو حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور حضرت صاحب سے عبدالحمید نے دُعا کے لئے عرض کی۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ خواجہ صاحب کی خدمت میں ایسے مجذوب بچوں کو اُن کے والدین دُعا کے لئے لاتے تو خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں تو چاہتا ہوں کہ ماں کے پیٹ سے مست بچے اللہ مجھے دے۔ دنیادار تو چاہتے ہیں۔ کہ اللہ ہمیں ایسے بچے دے جو خزانے جمع کرنے والے دنیادار ہوں۔

۲۸ فروری بروز جمعرات لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب مسجد رزاقیہ میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں بابا بٹن والا گجراتی آیا اور حضور سے دُعا کے لئے عرض کی۔ اور خود بھی دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حضور نے اُس سے دریافت فرمایا۔ کیا دُعا مانگی ہے۔ بابا بٹن والا نے حضور سے عرض کی کہ کئی ماہ سے میں نے صرف قرآن پاک کے دو تین اوراق پڑھے ہیں۔ حضرت صاحب نے اُسے فرمایا۔ اللہ کا نام سیکھ لو۔ تلاوتِ قرآن سنت ہے اور تلاوتِ وجود فرض ہے مزید فرمایا۔ چوری نہ کرو نماز پڑھا کرو اور گانا بجانا چھوڑ دو۔ مزید ارشاد فرمایا۔

مَن نہ گنجم در زمین و آسمان :- بل بگنجم در قلوب مومنات!

تیرا فعل میرا - میرا فعل تیرا
جو ہے کار تیرا وہ ہے کار میرا
فنا ہوگیا جو تیری دوستی میں
وہ ہے یار اُسکا وہ ہے یار تیرا
دو عالم خریدار اُس کے ہوں بیشک -
جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا

یکم مارچ بروز جمعۃ المبارک لالہ موسیٰ ضلع گجرات

بوقت مغرب حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہمیشہ فجر اور مغرب کی نمازوں کے بعد تقریباً آدھ گھنٹہ تک مراقبہ کرنا چاہیئے۔ اسی سے عادت پختہ ہو جائے گی۔ حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا۔ کہ ایک شیطان ہے اور اُس کے سیاہ شیاطین ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ۔
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم :- تا غلامِ شمسِ تبریزی نہ شد۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا - عالم وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہو۔ چاروں علوم ھُوَ الاَوَّلُ۔ ھُوَ الآخِرُ ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ البَاطِنُ ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے۔

۳ مارچ بروز اتوار لالہ موسیٰ ضلع گجرات

حضرت صاحب مسجد رزاقیہ میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ انسان کا وجود اور دل پتھر کی مانند ہو جاتا ہے۔ اور اللہ اللہ نہیں کرتا۔ اسے قبض کہتے ہیں۔ انسان کا وجود اور دل چرخے کی طرح اللہ اللہ کرتا ہے۔ اسے بسط کہتے ہیں۔

دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب نماز میں ذکر آرّا کیا کرتے تھے۔ یہ ذکر وسوسوں کو آرے کی طرح کاٹتا ہے۔ اس ذکر کے کرنے سے جسم پر اثر ہوتا ہے۔ جیسے قلعی گر لوہار اپنی دوکان پر مشک سے پھونک دیتے ہیں۔ اور اس سے اثر ہوتا ہے۔ بعد ازاں

Marfat.com

حضرت صاحب رحیم یار خاں کے لئے روانہ ہوئے۔ دوران سفر ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ میں رحمان اور رحیم ہوں۔ تم ظالم ہو۔ تم اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہو۔ اگر تم سچے ہوگے۔ تو تم ہی غالب ہوئے۔ وہاں نام کے مسلمانوں کا ذکر نہیں۔ منافق تو کافر سے بھی برا ہوتا ہے۔

۸ مارچ بروز جمعہ رحیم یار خاں۔

بعد نمازِ مغرب حضرت صاحب نے قصیدہ غوثیہ پڑھا۔ محمد یوسف خطیب رزاقیہ مسجد دیپال پور شریف کو قصیدہ شریف پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ اوّل آخر گیارہ دفعہ درود شریف اور پانچ یا سات دفعہ قصیدہ شریف پڑھیں بعد ازاں بیٹھ کر سورۃ مزمل پڑھیں قصیدہ شریف مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے پڑھنا چاہیئے۔ خواجہ صاحبؒ نے سید دین علی شاہ صاحب سے زکوٰۃ نکلوائی تھی۔ مجھے تو ویسے ہی قصیدہ شریف پڑھنے کی اجازت دے دی تھی۔ خواجہ صاحبؒ بعض سے قصیدہ شریف کی زکوٰۃ نکلواتے تھے۔ اور بعض کو ویسے ہی اجازت دے دیتے تھے۔ قصیدہ شریف کی زکوٰۃ گیارھویں چاند کے مہینے میں نکالی جاتی ہے۔ پہلی تاریخ سے گیارہ تاریخ تک نہر دریا چشمہ کے کنارے رہنا پڑتا ہے۔ قصیدہ کے وقت کے علاوہ ان دنوں میں ہر وقت تلاوت قرآن مجید و عبادت کرنا پڑتی ہے۔ کسی سے بات چیت نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی پانی سے نہانا۔ پینا اور وضو کرنا ہوتا ہے۔ گیارہ دن تک صرف ایک اناج جو کی روٹی کھانا پڑتی ہے۔ وہ روٹی صرف پانی سے کھائیں۔ اس کے ساتھ سالن وغیرہ نہیں لگایا جاتا۔ احرام کی طرح صرف ایک چادر بدن پر باندھنی پڑتی ہے ننگے سر بغداد شریف کی طرف منہ کر کے قصیدہ شریف پڑھنا ہوتا ہے۔

ترنڈہ ضلع رحیم یار خاں ۱۰ مارچ بروز اتوار

حضرت صاحب محمد خلیل ولد مولوی سلیمان کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بعد ازاں حضرت صاحب مولوی محمد سلیمان کی قبر پر تشریف لے گئے۔ اور قبرستان میں ارشاد فرمایا ہم سب کو بھی یہاں آنا ہے بوقت دوپہر حضرت صاحب نے صوفی عبداللطیف سے فرمایا۔ مولوی محمد سلیمان کی قبر پختہ بنوا دی ہے۔ اور

چار دیواری بھی بنوادی ہے۔ فلسطین بیت المقدس میں ہزاروں سال پرانے انبیاء علیہم السلام کے مزارات مسجدوں میں ہیں۔ یہ مقدس شہر حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں فتح ہوا تھا۔ اگر چنانچہ مزارات بنانے ناجائز ہوتے۔ تو حضرت عمر فاروقؓ اپنے عہد میں اِن کو صاف کروا دیتے۔

۱۱ مارچ بروز پیر روہڑی جنکشن۔

حضرت صاحب قدیمی مسجد دریائے سندھ کے کنارے پر تشریف فرما تھے تاج محمدؒ بھی حضرت صاحب کی خدمت میں زیارت کی غرض سے آیا اور عرض کیا آپ دوسری مسجد میں نماز ادا کیا کریں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ مسجدیں سب اللہ کی ہیں۔ کسی کو خصوصیت نہیں ہے۔ اللہ کا گھر اللہ کا نام لینے سے آباد ہوتا ہے۔ یہ صدیوں پرانی مسجد ہے اس کو آباد کرنے کا حق فائق ہے۔

حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ بیماری اور خوف کی وجہ سے پانی نہ ملنے کی وجہ سے غسل بتیمم سے اتر جاتا ہے۔ نماز کے لئے وضو کا پانی نہ ہو تو دو ضربوں سے تیمم کر کے نماز ادا کریں۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے یہ دُعا فرمائی۔

۱۔ اے اللہ تجھے ہی اپنے پیدا کئے کی لاج و شرم ہے۔ ۲۔ اے اللہ اپنی محبت دے۔
۳۔ اے اللہ ہمیں اپنے حبیب کی محبت دے ۴۔ اے اللہ ہمیں اِپنے محبوب کی محبت دے
۵۔ اے اللہ ہمیں اپنے پیشوا کا کمال عشق و محبت عطا فرما ۶۔ اے اللہ ہمیں دونوں جہانوں میں پیشوا کے زیر سایہ رکھیو
۷۔ اے اللہ ہمیں پیشوا کے قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرما۔ ۸۔ اے اللہ ہمیں کل بلیات سے محفوظ رکھیو۔
۹۔ اے اللہ ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ۱۰۔ اے اللہ ہمیں ظاہر و باطن کے مرضوں سے شفا دے
۱۱۔ اے اللہ ہمیں نفس اور شیطان کی شرارتوں سے بچالے ۱۲۔ اے اللہ ہمیں وساوس۔ خناس سے بچالے
۱۳۔ اے اللہ ہمیں ان کاموں کی توفیق دے جس سے توں خوش ہوجائے اور تیرا حبیب خوش ہو۔ اور اُن کاموں کی توفیق نہ دیجیو جس سے تو ناراض ہو۔ اور تیرا حبیب ناراض ہو۔
۱۴۔ اے اللہ ہمیں جتنے دن دنیا میں زندہ رکھے اتنے دن اپنی یاد و محبت میں رکھیو۔
۱۵۔ آخیر کا دم تیری یاد تیری محبت میں نکلے اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو۔

Marfat.com

۱۳- مارچ بروز بدھ روہڑی جنکشن-

حضرت صاحب اصغر علی کے مکان پر تشریف فرما تھے- بوقت عشاء حضرت صاحب کی خدمت میں عجائب نامی فوجی درزی جو ایک ٹانگ سے لنگڑا تھا- دُعا کے لئے آیا- حضرت صاحب سے عرض کیا- مجھے بہت پریشانیاں ہیں- یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا- اللہ اللہ کیا کرو سب پریشانیاں دور ہو جائیں گی- فوجی درزی نے جواباً عرض کیا- میں ہر وقت اللہ اللہ کرتا ہوں- ایک منٹ بھی غافل نہیں ہوتا- حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا- کیا نماز پڑھتے ہو؟ فوجی درزی نے اثبات میں جواب عرض کیا- حضرت صاحب نے تہجد کے بارے میں اُس سے دریافت فرمایا- فوجی درزی نے نفی میں جواب دیا- حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا- قرآن شریف میں ارشاد ہے- فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا- يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗ- اُس وقت کا اٹھنا نفس کو کچلنا ہے- اس نماز کی بہت تعریف ہے- اس کے بغیر کوئی اولیا اللہ نہیں ہوا- رات کے پہلے پہر زیادہ تر شیطانی کام ہوتے ہیں- پچھلا حصہ اولیاء اللہ کا ہے- اور اللہ کے خاص بندے اس وقت اٹھتے ہیں- یہ خاص رحمت کا وقت ہے-

۱۴ مارچ بروز جمعرات روہڑی جنکشن-

حضرت صاحب قدیمی مسجد برلب دریائے سندھ تشریف فرما تھے- حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا- روح کی غذا اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبّت ہے- نفس کی غذا گناہ ہے- ان دونوں کے بیچ میں ایک بچہ دل ہے- جس کے قابو میں دل آ جائے- اگر روح کے قابو میں آ جائے- تو نفس مردہ ہو کر روح کے ساتھ مقامِ علیین میں چلا جاتا ہے- اگر نفس کے قابو میں آ جائے تو روح مردہ ہو کر نفس کے ساتھ مقامِ سجّین میں چلی جاتی ہے-

۱۷ مارچ بروز اتوار نواب شاہ-

دوران گفتگو ارشاد فرمایا- پانی پت میں بوعلی شاہ قلندرؒ کے مزار پر سب سے زیادہ مجذوب

ہیں۔ اور یہاں پٹھان لڑکے کی بھی قبر ہے۔ جس پر آپ عاشق تھے۔ خواجہ صاحب نے ہر بانہ کا آخری دورہ فرمایا۔ میرکھڑ کے قیام کے دوران خواجہ صاحب حضرت شاہ پیرؒ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ یہ مزار جہانگیر بادشاہ کا بنوایا ہوا ہے۔ تیس چالیس افراد بھی خواجہ صاحب کے ہمراہ تھے، سب نے مراقبہ کیا اور سب بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آنے پر خواجہ صاحب نے فرمایا وہ لوگ اندھے ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ مزارات پر کیا رکھا ہے۔ حضرت صاحب نے یہ اشعار ارشاد فرمائے!

محبت پیر کی پارس بنا دے
محبت پیر کی بس کیمیا ہے۔
ہے کنجی جنتوں کی حُبِ مرشد
یدُ اللہ فَوقَ اَیدِیہِم اسے مان۔
ہرکہ پیرو ذاتِ حق را ایک نہ دید

زمین سے عرش اعظم تک پہنچا دے
مس نایاب سیاہ جس سے طلاء ہے
ہے کنجی رحمتوں کی حُبِ مُرشد۔
تو اس کے دست کو دستِ خدا جان
نے مُرید و نے مُرید و نے مُرید۔

۱۸۔ مارچ بروز پیر نواب شاہ۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا:۔ مرنے کو تو ہر کوئی مرے دنیا کے میدان میں۔ اس مرنے میں عجب مزہ ہے جینے جی مرجان میں حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ درویش کی روح بڑھاپے میں جوان ہوجاتی ہے اور نفس بڑھاپے میں کمزور ہوجاتا ہے۔ اس کے بالمقابل دنیادار کا نفس بڑھاپے میں جوان ہوتا ہے اور روح کمزور۔ خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ پہلے زمانے کے سادہ لوگ اور آج کل کے اولیاء اللہ برابر ہیں۔

حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت صدیق اکبرؓ اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرآن شریف پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ ارشاد فرمایا۔ صدیق اکبر آپ نے شیطان کو دور سمجھا۔ خیال فرمائیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ کو امت میں سب سے زیادہ فضیلت ہے۔ اور اُن کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہؓ جن کو عورتوں میں سب زیادہ فضیلت ہے۔ دونوں پاک ہستیاں اور بیچ میں قرآنِ مجید یہ قیامت تک ہمارے لئے سبق ہے۔

۲۳ مارچ بروز جمعہ نواب شاہ شہر۔

حضرت صاحب ریلوے سٹیشن نواب شاہ کے ہیڈ قادم پر تشریف فرما تھے۔ اسی اثنا میں فرزند علی ماتی ساکن سونڈا ضلع بہاول نگر جو کہ ایک بارات میں یہاں آیا ہوا تھا۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا خواہش ظاہر کی کہ حضرت صاحب نکاح میں شرکت فرمائیں۔ تاکہ فضول رسومات سے بچ سکیں۔ دلہن کی والدہ اپنی دختر کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی۔ اور اس نے نکاح میں دیر کی حضرت صاحب نے فرمایا۔ جمعہ کے بعد یا عصر سے پہلے نکاح دے دینے تو جمعہ کا دن مبارک ہوتا ہے۔ عصر کے بعد ہفتہ کا دن شروع ہو جاتا ہے اس میں یہ فضیلت نہیں۔ انکا نکاح نہ دینا اُن کی جہالت ہے۔

۲۴ مارچ بروز ہفتہ شہداد پور ضلع سانگھڑ

حضرت صاحب عبدالوحید کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد محمدؐ یوسف کلانوری قصائی حضرت صاحب سے بیعت ہوا چچا عبدالرحیم کلانوری نے عرض کیا۔ کلانور میں جب یہ اپنی گوشت کی دوکان پر بیٹھا ہوتا تھا۔ تو مجھ سے کہا کرتا تھا۔ کہ سائیں جی کے لئے کلیجی لے جاؤ۔ بڑی محبت تھی یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ صورتوں کو نہیں دیکھتا سیرتوں کو دیکھتا ہے۔ اسی طرح اللہ والوں کی نظر بھی دلوں پر ہوتی ہے۔

بوقت عصر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہاں مولوی اس گیروے رنگ کو بُرا سمجھتے ہیں ہندو اسے بہت پسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لائلپور کے علاقہ میں کہیں جا رہے تھے۔ چار پانچ درویش ہمراہ تھے۔ راستے میں ایک ہندو ملا۔ ہمارے کپڑوں کو دیکھ کر خوشی کے مارے زمین پر لوٹنے لگا۔ اور بھگواں بھگوان کہتا تھا۔ خواجہ صاحبؒ کے پیشوا شیخ احمد بخاریؒ بھی بھگواں لباس پہنتے تھے۔ کیونکہ آپ ہمیشہ سفر میں رہتے تھے۔ ویسے یہ رنگ زیادہ میلا نہیں ہوتا۔ مخدوم علاؤالدین صابر کلیریؒ جو حضور بابا فریدالدین گنج شکرؒ کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے اپنا کفن بھی اسی رنگ کا ڈلوایا تھا۔

Marfat.com

۲۴ مارچ بروز اتوار گوٹھ محمد ابڑا ضلع حیدر آباد

حضرت صاحب پرائمری سکول کی عمارت میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ کہ تہجد کا وقت فضیلت والا ہے۔ ذکر اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ ذکر وسوسوں کو کاٹتا ہے۔ نماز میں ذکر اللہ کرتے سے وسوسے ہٹتے ہیں۔

یہ سب خواجہ صاحبؒ کا فیض ہے۔ حضرت صاحبؒ نے مزید فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ خواجہ صاحبؒ آنول ضلع رہتک میں مہند علی (خلیفہ خواجہ قادر بخش) کی بیٹھک میں بیعت فرما رہے تھے۔ اسی دوران وزیر علی خان و حکیم ہدائیت علی خاں کا ادھر سے گذر ہوا۔ اور کہنے لگے مولویوں نے کھانے پینے کا ڈھنگ بنا رکھا ہے۔ اور کوئی فقیری نہیں۔ یہ سن کر خواجہ صاحبؒ۔ بیٹھک سے باہر تشریف لائے اور اُن سے مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا اگر تم مجھے کہتے تو کوئی بات نہیں تھی۔ سب اولیا اللہ کو کہتے ہو کہ فقیری کچھ نہیں۔ آؤ میں تمہیں فقیری دکھاؤں۔ ان دونوں کو اندر بیٹھک میں لے آئے۔ اور توجہ دی۔ یہ دونوں کپڑے پھاڑ کر مجذوبانہ حالت میں جنگل کو بھاگ گئے۔ وزیر علی خان آنول ضلع رہتک کے رہنے والے تھے۔ بعدہٗ سبیل شاہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ ساری عمر کندھے پر مشک رکھ کر لوگوں کو پانی پلاتے رہے۔ جوتیوں کی مرمت کرتے رہے۔ حکیم ہدائیت علی شاہؒ کلانوری کو دھلی روہتک بہادر گڑھ میں ہندو بھی مانتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ کلانور میں عبدالقادر عرف جھگڑ کے نمونیہ ہوا تھا۔ زندگی کی کوئی امید نہیں تھی سب نے مشورہ دیا کہ حکیم جی کو دکھاؤ۔ حکیم جی نے فرمایا۔ نمونیہ کے مریض پر ٹھنڈے پانی کی مشک ڈال دو۔ حالانکہ سردی کا موسم تھا۔ حکیم جی کی ہدائیت کے مطابق مریض پر پانی کی مشک ڈال دی اور مریض اُسی وقت صحت یاب ہو گیا۔

خواجہ صاحبؒ نے ہریانہ کا آخری دورہ فرمایا۔ آپ نے میرٹھ میں ۱۸ روز قیام فرمایا۔ وصال سے چار پانچ روز پیشتر خواجہ صاحبؒ شاہ پیرؒ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ یہ عمارت جہانگیر بادشاہ نے بنوائی تھی۔ اس دوران خواجہ صاحب کے ساتھ اور لوگ بھی موجود تھے۔ اور سب مراقب ہوئے

ر بے ہوش ہوگئے۔ ۱۲ بجے تک بے ہوش رہے۔ میں نے خواجہ صاحبؒ کو اٹھایا۔ خواجہ صاحبؒ نے
م کھا کر فرمایا کہ ہمیں وجود سے کہیں زیادہ فیض ہوتا ہے۔ وہ اندھے ہیں جو اولیا اللہ کو مردہ کہتے ہیں
پ اولیا اللہ کی ہاتھی کی مثال دیا کرتے تھے۔ زندہ ہاتھی لاکھ کا اور مویا سوا لاکھ کا۔ حضرت صاحب
نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجنوں سے فرمایا۔ کہ جتنی تم نے لیلیٰ سے محبت کی تھی۔ اتنی اگر مجھ سے محبت
رتے۔ تو میں تمہیں کیا بخشتا؟ مجنوں نے جواب دیا اگر آپ نے محبت کرائی تھی تو لیلیٰ بن جاتے۔
حضرت صاحب نے فرمایا صحبت پیشوا میں رہنا بہت مشکل ہے۔ اور صحبت کے بغیر کچھ حاصل بھی
نہیں ہوتا خواجہ صاحبؒ بچے کی مثال دیا کرتے تھے۔ کہ ماں بچے کے مُنہ میں دودھ کے لئے زبردستی پستان
دیتی ہے۔ لیکن بچہ نہیں پیتا۔ اگر بچہ کو طلب ہوگی تو خود بخود دودھ کھینچ لے گا۔ جس نے ڈھونڈا اُس
نے پایا۔ طلب شرط ہے۔ پیشوا کی صُحبت میں فرض نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سب نفلی عبادتیں
پیشوا کی نظروں سے دور ہو کر کرنی چاہیئں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ صاحبؒ کے
سینکڑوں خلفا تھے خواجہ صاحبؒ نے ہربانہ کے آخری دورہ میرٹھ کے قیام کے دوران وصال
سے دو تین روز پیشتر مولوی فیض خان اور صاحبزادہ عزیز الرحمٰن خان کو تہجد کے وقت طلب فرمایا
جو کہ اُن کی عیادت کے لئے آئے تھے لیکن وہ دونوں نہ ملے۔ اس پر خواجہ صاحبؒ نے بہت افسوس
کیا۔ اور فرمایا۔ کہ نسل در نسل ہمارے خاندان میں اولیاء اللہ ہوتے آئے ہیں۔ جو درویش راتوں کو خدمت
کرتے ہیں۔ اور جاگتے ہیں وہ نعمت کے مستحق ہیں۔ یا وہ جو چھپ کر سو جاتے ہیں؟

۲۵ مارچ بروز پیر گوٹھ محمد ہیٹرو ضلع حیدرآباد

حضرت صاحب پرائمری سکول کی عمارت میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو پر اس
شریف کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ یہ راجپوتوں کا گاؤں تھا۔ یہاں نبیوں کے مزارات پر چاروں
کی آبادی تھی۔ ایک دفعہ مجدد الف ثانیؒ کا ادھر سے گذر ہوا۔ آواز آئی" اے مجدّد وقت ہم ہزاروں
سالوں سے آپکا انتظار کر رہے ہیں۔ مجدّد صاحب پر نبیوں کے مزارات کا انکشاف ہوا۔ مجدّد صاحب
کے بادشاہ تک غلام تھے۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے خلیفہ عبدالرحیم کلانوری سے ارشاد فرمایا۔ کہ

Marfat.com

اولادِ نرینہ کے لیے دُعا کرو۔ خلیفہ مذکور نے اولادِ نرینہ کے لیے دُعا کی۔ اور بعد میں کہا
اے اللہ ان ملنگوں کو فنا کر دے۔ حضرت صاحب نے فرمایا
اچھی دُعا کی ہے۔ حضرت صاحب نے حقیر سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بابو یہ نفس کو فنا کرنے کی دُعا ہے
اور ابدی زندگی کی دُعا ہے۔ اور مزید فرمایا۔
جھوٹ موٹ کرنا سچ مچ ہو۔ سچ مچ کرنا برا لاکو
بعد ازاں حضرت صاحب نے اِن ملنگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ گھر در چھوڑ کر پھر رہے ہیں
ان میں ہی اللہ کے بندے ہیں۔

۲۶ مارچ بروز منگل گوٹھ محمد پیٹرو ضلع حیدرآباد۔

حضرت صاحب پرائمری سکول کی عمارت میں تشریف فرما تھے۔ دورانِ گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ساری زندگی شادی نہیں کی۔ اور مجرد رہے۔ خواجہ صاحبؒ کے پیشوا شیخ احمد بخاریؒ نے خواجہ صاحب سے فرمایا۔ کہ دریا کے کنارے کنارے جانا یعنی بیوی کے قریب نہ جانا۔ اس سے سوزِ عشق پیدا ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ بیویاں تھیں۔ خواجہ صاحبؒ کے خلیفہ حافظ غلام رسول نے بھی شادی نہیں کی۔ حافظ صاحب کو آنکھوں سے کم دکھائی دیتا تھا۔ ہر وقت روتے رہتے تھے۔ نصف مجذوب تھے
حضرت صاحب نے فرمایا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درود شریف کا تحفہ بھیجا کرتے تھے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ پہلی رات بیوی سے مباشرت کی وجہ سے درود شریف کا تحفہ نہ بھیج سکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت ہوئی کہ شادی کی خوشی میں مجھے بھول گئے۔ اور درود شریف کا تحفہ نہ بھیجا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اگلے ہی دن بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ ایک نقطہ پر عمل کرنے سے قرآن پاک اور حدیث پر عمل ہو جاتا ہے۔ تمہیں جو چیز اپنے دل کو بُری لگے اس سے دوسرا سلوک نہ کرو۔ اس پر عمل کرنے والا اللہ کا بندہ ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے الرحمٰن الرحیم

مٰالِکِ یومِ الدّین فرمایا۔ اس کا مطلب ہر ایک کو بتلانے والا نہیں ہے۔ یعنی قیامت کے دن کا مالک ہے رحمٰن اور رحیم ہے۔ جب رحمٰن اور رحیم ہی ہے تو رحم کرے گا سزا نہیں دے گا۔

۲۷ مارچ بروز بدھ گوٹھ محمدؐ ابڑا ضلع حیدر آباد۔

حضرت صاحب سکول کی عمارت میں تشریف فرما تھے۔ تلاوتِ قرآن پاک کے بعد ارشاد فرمایا کہ دن رات میں ۲۴ ہزار سانس آتے ہیں۔ اس لئے چوبیس ہزار اسم ذات کرنا چاہیئے جس سے انسان کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔ اگر ۲۴ ہزار نہ کر سکے۔ تو جتنا بھی ہو سکے کرے۔ دو چار ہزار ہی کرے۔ باتوں سے نہیں محنت مجاہدہ سے بات بنتی ہے۔

۳۰ مارچ بروز ہفتہ ٹنڈو آدم جنکشن۔

حضرت صاحب نے محمدؐ عثمان سے ارشاد فرمایا۔ امّاں کی خدمت کیا کر۔ امّاں پھر نہیں ملتی

حضرت صاحب نے محمد علی خالقی سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ بیوقوف بیوی کی حمایت میں ماں سے لڑتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ امّاں کی چوٹی پکڑ کر گھسیٹ کر مارا کرو۔ فرمایا خبردار قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ والدین کی خدمت کیا کرو۔

بعد ازاں حضرت صاحب کراچی پہنچے۔ مسجد حبیب لائن (کراچی) میں تشریف فرما تھے۔

مستری محمدؐ بشیر خالقی نے حضور سے دعا کے لئے عرض کی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ ایک چینی کی خالی پلیٹ لیں زعفران کی سیاہی بنائیں اور قلم سے چینی کی پلیٹ پر گولائی میں سورۃ فاتحہ لکھیں تا کہ ولا الضّالّین درمیان میں آئے۔ اور ۴۱ روز تک مریض کو روزانہ صبح لکھ کر پلائیں یہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

۳۱۔ مارچ بروز اتوار کراچی شہر۔

حضرت صاحب مسجد نقشبندیہ حبیب لائن کے کمرہ میں تشریف فرما تھے۔ اس کمرہ میں تصاویر لگائی ہوئی تھیں۔ وہ تصاویر زاہد حسین نے اُتار دیں۔ حضرت صاحب نے زاہد حسین سے دریافت

فرمایا یہ کیا ہے۔ زاہد حسین نے عرض کیا یہ تصویریں ہیں جو ہم نے اُٹھا دی ہیں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا پتھر کے بت حرام ہیں اور یہ کاغذ کی تصاویر بھی اُن کے مشابہ ہیں۔

۳-اپریل بروز بدھ کراچی شہر (ملیر)

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اہلِ دل کو اہلِ دل ہی پہچان سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دہلی میں اولیاء اللہ، محدثین، بادشاہوں کے مقبرے اور مسلمانوں کی یادگاریں ہیں۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر کا نشان نہ بنانا۔ اِس پر بابا فرید الدین گنج شکرؒ روئے اور عرض کیا حضور اگر مزار کا نشان نہ ہوگا تو مخلوق کیسے فیض یاب ہوگی۔ یہ سن کر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے فرمایا کہ میں نے یہ اِس لئے کیا ہے کہ کسی اللہ کے بندے کا قدم مجھ پر ٹکے اور میری نجات کا سبب ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کتنا کمال عجز ہے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے فرمایا عصر سے مغرب تک جتنے مٹی کے ٹوکرے پڑ سکیں ڈال کر چھوڑ دیں۔ اور ہاتھ نہ لگائیں۔

دورانِ گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بو علی شاہ قلندرؒ تین جگہوں پانی پت، کرنال اور بڈھا کھیڑا میں دفن ہیں۔ پانی پت میں سب سے زیادہ آپ کا فیضان ہے۔ پانی پت میں آپ کے مزار پر بہت زیادہ مست رہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا" دیپال پور بہت پرانا شہر ہے۔ نمرود کے زمانے کا بنایا جاتا ہے۔ اکبر کے وزیر عبدالرحیم خان خاناں کی بنائی ہوئی چار دیواری ہے۔ شہر کے چاروں طرف پرانی فصیل ہے۔ ایک دفعہ خواجہ صاحبؒ دہلی شہر میں ہمایوں بادشاہ کے مقبرے پر تشریف لے گئے۔ نچلی منزل پر بادشاہ کی قبر ہے۔ یہاں پانی کے حوض اور سیر گاہ بنی ہوئی ہے۔ قبر پر ابابیل کی بہت سے بیٹیں پڑی ہوئی تھیں۔ اتنی زیادہ بدبو تھی کہ حضرت صاحب وہاں نہ ٹھہر سکے۔ اور مقبرہ سے باہر نکلے۔ قریب ہی حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کا مزار شریف ہے۔ وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سفید ریش بزرگ اپنی داڑھی سے مزار کو صاف کر رہا ہے۔ خواجہ صاحب نے مراقبہ فرمایا آواز آئی۔ دنیا فانی ہے۔ دنیا والے فانی ہیں۔ اللہ باقی ہے۔ اللہ والے باقی ہیں۔"

۱۷-اپریل بروز بدھ روہڑی ضلع سکھر۔

حضرت صاحب نے ایک واقعہ ارشاد فرمایا۔ ایک بزرگ جنگل کی طرف سیر کو جا رہے تھے راستہ میں ایک پتھر پڑا ملا۔ اِس پتھر سے قطرہ قطرہ پانی بہہ رہا تھا۔ بزرگ نے پتھر سے اِس کی وجہ پوچھی پتھر نے جواب دیا انسان اور جنات سے جب دوزخ بھر دیا جائے گا۔ جو خالی جگہ دوزخ میں بچے گی۔ اُس کو ہم پتھروں سے بھرا جائے گا۔ دوزخ کے خوف سے رو رہا ہوں۔ بزرگ نے اُس کی حالت کو دیکھ کر مغفرت کی دعا کی۔ باری تعالیٰ نے اپنے بندے کی دعا قبول فرمائی۔ اور اُس پتھر کی مغفرت ہو گئی۔ عرصہ دراز کے بعد اُسی بزرگ کا اِدھر سے گذر ہوا کیا دیکھتے ہیں کہ پتھر اُسی طرح رو رہا ہے۔ بزرگ نے وجہ دریافت فرمائی کہ اب تم کیوں رو رہے ہو۔ پتھر نے جواب دیا میں محبت اور شوق میں رو رہا ہوں۔ رونا صرف دو حالتوں میں ہی ہوتا ہے۔ ڈر، خوف اور شوق، محبت میں۔

۲۰- اپریل بروز ہفتہ احمد پور لمّہ ضلع رحیم یار خان۔

حضرت صاحب صوبیدار خورشید علی خاں کلا نوری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ راؤ عبدالستار کلانوری نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ زمین رہن رکھنی جائز ہے کہ نہیں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ رہن رکھنے کی بجائے بیع کریں۔ حافظ محمد تحسین کلا نوری نے حضرت صاحب سے بینک سود کے بارے میں دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا کہ سود بیوہ، یتیم اور جسے تین وقت کا فاقہ ہو اُن کو دینا جائز ہے۔ اور اُن پر حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے۔

۸ مئی بروز بدھ ملتان شہر

حضرت صاحب نورانی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ قاری صاحب اِسی مسجد کی بال ٹی منزل میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اور قرآن کریم کی آیات ترنم سے پڑھ رہے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مولوی رحیم الدین میرٹھی کو خواجہ صاحبؒ نے اِس طرح پڑھنے سے منع فرمایا۔ بعد نماز مغرب حضرت صاحب نے حقیر سے ارشاد فرمایا کہ قبض وبسط تو انبیا علیہم السّلام اور اولیائے کرام کو بھی ہوتی ہے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

۱۲ مئی بروز اتوار عالم پور ضلع ملتان

Marfat.com

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت بلالؓ کا واقعہ دہرایا۔ اُن کے اذان نہ دینے پر صبح صادق نہیں ہوئی۔ اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آنے پر روح پرواز کر گئی چراغ الدین فیروز پوری حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ آپ میرے پیر ہیں میرے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا پیر اللہ کا نام بناتے ہیں مال اور اولاد نہیں دیتے۔

۱۳ مئی بروز پیر اسمٰعیل آباد ضلع ملتان

بوقت مغرب حضرت صاحب نے محمد حیات سکنہ سکھے کی سے دریافت فرمایا کیا تم قصیدہ شریف پڑھ رہے ہو۔ محمدؐ حیات نے اثبات میں جواب عرض کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اچھا سب پڑھو۔ اللہ کی محبت کا یہ سب سے بڑا عمل ہے۔

۔ ۱۹ مئی بروز اتوار ماہنی سیال ضلع ملتان

حضرت صاحب ولی محمد کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے مکہ مکرمہ کے لوگ محروم رہے اور تین سو میل دور مدینہ منورہ والے فیض یاب ہوئے۔ اسی طرح خواجہ صاحب سے بنگال تک کی مخلوق فیض یاب ہوئی ۔۔ اور جہاں خیلاں شریف کے پٹھان محروم رہے۔ حضرت صاحب نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

مُرلی باجی کان کی سنی نین نر لو

نین جنوں نے نہ سنی کہاں گئے وہ لو۔

مرنے کو تو ہر کوئی مرسے دنیا کے میدان میں اُس مرنے میں عجب مزہ ہے جیتے جی مرجان میں

آپ ڈوبے اوروں کو تارے جھوٹی اُس کی شترائے کہے کبیر سنو بھئی سادھو ایسا گرو نہیں پھر تارے

۲۹ مئی بروز بدھ کبیر والا ضلع ملتان۔

حضرت صاحب برف کے کارخانہ میں تشریف فرما تھے۔ اللہ راضی کلانوری کی داڑھی دیکھ کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ بابو اللہ راضی کی داڑھی کو ہاتھ لگا کر دیکھ کتنی لمبی ہے۔ اتنی لمبی بھی نہیں ہونی چاہیئے شریعت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہندو سکھ اس طرح رکھتے ہیں جو بال نہیں کٹواتے۔

Marfat.com

کھانیوال ضلع ملتان ۳۰ مئی بروز جمعرات۔

حضرت صاحب تاج محمدؒ کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے مولوی منظور الحق سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ قطب عالم تھے۔ ایک شخص دور دراز سے آپکی زیارت کے لئے آیا۔ آپ گھر میں موجود نہ تھے۔ مائی صاحبہ سے دریافت کیا کہ حضرت صاحب کہاں ہیں۔ مائی صاحبہ نے سخت لہجہ میں جواب دیا۔ اور خواجہ صاحبؒ کو زندیق کے نام سے پکارا۔ وہ شخص پشیمان ہوا اور سوچا کہ یہ اچھے بزرگ ہیں۔ جن کو اُن کی بیوی ایسے سخت الفاظ سے پکارتی ہے۔ وہ واپس لوٹا۔ مگر اس خیال سے رک گیا کہ اتنی دور سے سفر کرکے آیا ہے۔ اُن سے مل تو لیا جائے۔ دوبارہ دروازہ پر دستک دے کر مائی صاحبہ سے دریافت کیا۔ کہ وہ اس وقت کہاں گئے ہیں۔ مائی صاحبہ نے جواب دیا۔ کہ لکڑیاں لینے جنگل گئے ہیں۔ اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یہ سُن کر وہ اُس سمت چل پڑا۔ تھوڑی دور چل کر دیکھا کہ آپ شیر پر سوار ہاتھ میں سیاہ ناگ کا کوڑہ لئے ہوئے ہیں۔ اور لکڑیوں کا گٹھا آگے رکھا ہوا ہے یہ ماجرا دیکھ کر اُسکی حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ خواجہ صاحب نے خود ہی ارشاد فرمایا مجھے صبر کرنے کی وجہ سے یہ صلہ ملا ہے۔ حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا۔ کہ

ایک دیہاتی مجدد صاحبؒ کا مُرید ہو کر گھر چلا گیا۔ دو سال بعد مجدد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر حلقۂ ذکر میں شامل ہوا۔ مجدد صاحبؒ نے دیکھا۔ کہ حلقہ میں سب سے زیادہ فیضان اس دیہاتی پر پڑ رہا ہے۔ آپ نے اُسے بلا کر دریافت کیا۔ کہ تم نے یہ کہاں سے حاصل کیا۔ اُس نے عرض کیا۔ کہ میں ہر وقت آپکا تصور رکھتا ہوں۔ جب میں گھاس کھودتا ہوں۔ جب بھی اپنے آپ میں اپنے پیشوا کا ذکر جاری رکھتا ہوں۔ مولوی منظور الحق نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ کہ لوگ ذکر بالجہر پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ نقشبندیوں کو یہ نہیں کرنا چاہیئے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ کو چاروں خاندانوں نقشبندیؒ۔ چشتی۔ قادری۔ سہروردی میں اجازت تھی۔ اس لئے ہم کرتے ہیں۔ ویسے خواجہ بہاؤالدین نقشبندیؒ سے پہلے سب بزرگوں نے ذکر بالجہر کیا ہے۔ مولوی منظور الحق نے حضرت صاحب سے اپنے پیشوا کے فرمودات تحریر کرنے کی اجازت چاہی۔ حضور نے اُسے اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت صاحب نے بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کہ بعضوں کو موافق نہیں ہوتی۔ جیسے پیغمبروں

ہیں عیسٰے علیہ السلام اور اولیاء میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ حضرت علی احمد صابرؒ کے بارے میں ارشاد فرمایا
کہ اُن کا نکاح بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی صاحبزادی سے ہوا۔ صابر صاحبؒ کی والدہ نے صاحبزادی کو سمجھا
کہ بارہ بجے کے بعد انھیں ہوش آئے گا۔ پھر اُن کے پاس جانا۔ بارہ بجے تک ہاتھ باندھے کھڑی رہ
جب بارہ بجے رات کے بعد صابر صاحبؒ کو ہوش آیا تو آپ نے پوچھا تو کون ہے۔ انہوں نے عرض کی
کہ میں آپ کی بیوی۔ جو آپ نے قبول فرمائی تھی ۔ صابر صاحبؒ نے فرمایا کہ کیا اللہ کے بھی بیوی
ہے۔ آپ نے ایسی توجہ فرمائی۔ کہ وہ راکھ کا ڈھیر ہوگئی۔ صبح کے وقت جب آپ کی والدہ نے یہ سانحہ
دیکھا تو انھوں نے صابر صاحب کے دو تھپڑ ماری کہ میں بھائی کو کیا مُنہ دکھاؤں گی۔ صابر صاحب نے
فرمایا۔ مجھے نہیں خبر کیا ہوا ۔

۱۳ مئی۔ بروز جمعہ خانیوال ضلع۔ ملتان۔

حضرت صاحب جان محمدؐ مہاجر کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حضور
کا ایک غلام ایک شخص کو ساتھ لے کر آیا اور عرض کیا۔ کہ یہ حضور کا ہندوستان سے بیعت ہے۔ حضور نے
فرمایا۔ پھر تو ایسی مثال ہوئی۔ جیسے پیر پھڑ چھڑا۔ پیر سے اُتنا تعلق بھی نہیں۔ جتنا دنیا کے رشتہ داروں
سے ہوتا ہے۔ تو اُسے کیا پتھر حاصل ہوگا۔ پیر تو چاہتا ہے۔ میرا ہر مُرید کامل ہو اور اسکی مثال بزرگوں
نے اِس طرح دی ہے۔ کہ بچے کو طلب ہو تو ماں کے پستانوں میں خود بخود دودھ آجاتا ہے۔ اور اگر
طلب نہ ہو تو چاہے کتنا ہی اُس کے مُنہ میں ٹھونسے ؟

مسئلہ ۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے آگے سے گزرنا
پڑے ۔ تو گزرنے وال ایک اونٹ کی جگہ چھوڑ کر گزرے ۔

۲۔ اگست بروز جمعہ آستانہ عالیہ

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں شیخ دبیرالاسلام سابق
مال افسر ساہیوال نے کنور شجاعت علی خاں کلانوری ڈائریکٹر زرعی بنک اسلام آباد کے متعلق عرض
کیا۔ کہ حضور اس کی تنخواہ پندرہ صد روپے ہے۔ لیکن گزارہ نہیں ہوتا۔ دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں

برکت عطا فرمائے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خواجہ صاحبؒ کے ہاں کہیں سے مہمان آئے اتفاق سے اُس وقت گھر میں تکلف کی کوئی چیز نہ تھی۔ حضرت خواجہ صاحبؒ سودا سلف خریدنے کی غرض سے بازار چلے راستے میں حضور کے ناناجی ملے۔ انہوں نے بازار جانے کی وجہ دریافت کی۔ آپ نے تمام احوال کہہ سنایا۔ ناناجی نے فرمایا۔ کہ گھر میں کھانے کی جو اچھی سے اچھی چیز یں موجود ہوں وہ مہمان کے سامنے رکھ دینی چاہئیں۔ اور بازار سے قرض لے کر تکلف کا سامان نہیں خریدنا چاہیئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ کہ فضول خرچ شیطان کا بھائی ہے۔ اور شیطان میرا دشمن ہے۔ اس لئے فضول خرچی نہیں کرنی چاہیئے۔ آمدنی کے مطابق انسان کو خرچ کرنا چاہیئے۔

۲۳۔ اگست بروز جمعتہ المبارک گوجرانوالہ شہر۔

حضرت صاحب وُکلا کے کلب میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں محمدؐ دین لالہ موسیٰ سے زیارت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم دونوں بھائی آپس میں اتفاق و محبت سے رہا کرو۔ عبدالعزیز تم سے بڑے ہیں۔ اُن کو باپ کی جگہ سمجھا کرو۔ وہ تعلیم یافتہ بھی ہیں۔ اپنی والدہ کی بھی دُعا لیا کرو۔ تم شیطان کے قابو میں آئے ہوئے ہو۔

۲۷ اگست بروز منگل لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ صاحبؒ ایک دفعہ دادری ریاست جیند بھائی فتح محمدؐ کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ عصر کے وقت خواجہ صاحبؒ نے لوگوں کے اجتماع سے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے ایمان محفوظ رکھنے ہوں۔ تو چودہویں صدی کے مولوی کے پاس نہ جائیں۔ دادری کے قریب ایک کلیانہ ہے۔ وہاں شہید گنج ہے۔ مولوی رحیم الدین میرٹھی اور کلیانہ والا مولوی دونوں کانپتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ مولوی حضور کے نائب ہیں۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔ یہ فرقے مولویوں نے بنائے ہیں۔ یا ان پڑھ لوگوں نے۔ عالم باعمل حضورؐ کا نائب ہے۔ اور اُسکی بے ادبی حضورؐ کی بے ادبی ہے۔ بے عمل عالم شیطان کا نائب ہے۔

Marfat.com

۶- اکتوبر بروز اتوار دیپال پور شریف

چوہدری محمدؐ علی خالقی نے حضرت صاحب سے دریافت کیا۔ کہ پاکپتن شریف میں عزیز مکیؒ کون تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ سُنا ہے اصحابی تھے۔ چوہدری محمدؐ علی خالقی نے کہا اصحابی کہاں ہو ویں تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اصحابی موجود ہیں۔ شور کوٹ میں بلندی کے مقام پر اصحابہ الکرامؓ کے مزارات ہیں۔ خواجہ صاحبؒ وہاں گئے تھے۔ جب مراقبہ کیا تھا۔ تو اتنا فیضان تھا کہ تین دن رات بیہوش پڑے رہے تھے۔ اور کنواہ ضلع رہتک میں بھی ایک اصحابی کا مزار ہے۔ شور کوٹ میں پرانے زمانے کا ایک کچا قلعہ بھی ہے۔

۴ نومبر بروز پیر چک نمبر $\frac{75}{4-R}$ ہارون آباد ضلع بہاول نگر

حضرت صاحب چک کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ گلزار احمد ولد محمدؐ احمد ولد حاجی نور محمدؐ خان کلانوری حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے اُن کے بارے میں دریافت فرمایا۔ گلزار احمد مذکور نے اپنے ابّا و دادا کا نام بتلایا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ حاجی نور محمدؐ خاں کی قبر اِن کے مربع میں ہے۔ قبر پر بیٹھ کر لوگ حقہ پیتے ہیں۔ صابر علی کلانوری ساکن چک ہذا نے حضرت صاحب سے صوبیدار امداد علی خاں و جمعہ دار محمدؐ بشیر خان کی قبور کے بارے میں عرض کیا۔ کہ اُن کی قبریں بھی قبرستان میں نہیں ہیں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ کیا یہ کھیتوں کی رکھوالی کرتے ہیں؟ اُن کے وارثوں کی سخت غلطی ہے۔ اولیا اللہ کے مزارات پر تو ہر وقت فیضان رہتا ہے۔ لیکن عام مسلمانوں کو قبرستان میں ہی دفن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ قبرستان سے گزرنے والا ہر مسلمان قبرستان میں ایصال ثواب پہنچاتا ہے۔ اللہ کے مقبول بندوں کے قبرستان میں کلام بخشنے سے بے شمار مخلوق کی نجات ہوتی ہے۔

۲۲ نومبر بروز جمعہ سونڈہ ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ شہر دہلی میں پہاڑ گنج

Marfat.com

کے قریب حضرت خدا نما اور رسول نما دونوں بھائیوں کے مزارات ہیں۔ حضرت خدا نما اور حضرت رسول نما کے زیر سایہ بادشاہوں کے شاہی حکماء کی قبریں ہیں۔ مثلاً محمود الحسن و حکیم اجمل خاں وغیرہ حضرت رسول نما خواجہ صاحبؒ کے دادا کے پیر تھے۔ یہ بزرگ ہر طالب کو مراقبہ کے ذریعے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرا دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انکی بیوی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خواہش کی۔ آپ نے اُس کو دلہن کا لباس (سُرخ کپڑے) پہننے کے لئے فرمایا۔ انہوں نے اس پر عمل کیا۔ آپ اُس کے بھائی کو اپنے گھر بُلا لائے اور کہا کہ میں تو بوڑھا ہو چکا ہوں تمہاری بہن دوسری شادی کرنا چاہتی ہے۔ آپ کی بیوی بہت شرمسار ہوئی اور خیال کیا۔ کہ خود ہی مجھے دُلہن کے کپڑے پہننے کے لئے کہا۔ اور خود ہی اب کیا کہہ رہے ہیں۔ اس پر انہیں غش آگیا۔ تو فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگئی۔ اس پر حضرت رسول نماؒ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تھا۔

یکم دسمبر بروز اتوار ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب راؤ مراتب علی خان کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر امام الدین نعت خوان بصیرپوری نے حضور کی شان میں کلانوری منقبت پڑھی۔ حضور نے منع فرمایا۔ ارشاد فرمایا۔ خواجہ صاحبؒ کے سامنے اس طرح اُنکی تعریف کی جاتی تو فرمایا کرتے کہ تو میراثی ہے۔ جو سامنے تعریف کر رہا ہے حضرت عمر فاروقؓ امیرالمومنین نے خالد بن ولید جو فوج کے سپہ سالار تھے اُنکو معزول کر دیا تھا۔ اور اُن کی بجائے حضرت ابو عبیدہ کو مقرر کیا تھا۔ حالانکہ وُہ کتنے بہادر سپہ سالار تھے۔ اور اُن کو سیف اللہ کا خطاب بھی تھا۔ حضور نے اُسے حضرت کلانوری کی منقبت پڑھنے سے منع فرمایا اور خواجہ صاحبؒ کی مدح پڑھنے کے لئے فرمایا۔

۳۔ دسمبر بروز منگل ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب راؤ مراتب علی خاں کے مکان میں تشریف فرما تھے۔

Marfat.com

حضرت صاحب نے ڈاکٹر عبدالحمید خاں و ڈاکٹر مظہرالحق (ڈاکٹر حیوانات) سے ارشاد فرمایا۔ کہ یہاں سلطان الاذکار کی بہت زور سے آواز آرہی ہے۔ یہ خواجہ صاحبؒ کا قادریہ خاندان کا فیض ہے۔ راؤ مراتب علی خاں سے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں آواز سنائی دیتی ہے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ سلطان الاذکار یعنی ذکروں کا بادشاہ ہے۔ اگر کسی کو یہ آواز نہ آتی ہو۔ تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے حواس خمسہ۔ آنکھ اور ناک و کان و منہ بندکریں۔ یہ آواز جاری ہو جائے گی۔

۱۹۷۵ء

۱۵۔ جنوری بروز بدھ پاک پتن شریف۔

عصر کے وقت حضرت صاحب آستانہ عالیہ بابا فرید الدین گنج شکرؒ میں صابر صاحبؒ کے حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا کہ بابو تمہاری پشت صابر صاحب کے مقام چلّہ کی طرف ہے۔ اس لیے تم رخ بدل کر دیوار کے سہارے بیٹھ جاؤ۔
(غور کا مقام ہے کہ اولیاءاللہ کے قریب اہلِ اللہ کا مقام چلّہ بھی قابلِ ادب ہے)

۱۷۔ جنوری بروز جمعۃ المبارک پاک پتن شریف۔

حضرت صاحب شیخ الطاف الرحمٰن کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ تہجد کے وقت ارشاد فرمایا۔ خواجہ صاحب کے سینکڑوں خلفاء تھے۔ یہاں تک کہ جنات میں سے بھی خلفاء تھے۔ سلطان الاذکار کی آواز پہاڑوں جنگلوں غاروں میں مجاہدہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ خواجہ صاحب کا فیض ہے کہ ویسے ہی فیض کی وجہ سے سنائی دیتی ہے۔ مولانا روم اور حافظ صاحب پر اس آواز کا ایک ایک دائرہ کھلا تھا۔ لیکن خواجہ صاحب پر اس کے چودہ دائرے کھلے تھے۔ اس آواز نے آپ کے وجود کو راکھ کر دیا تھا۔ اس آواز کے سوا کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ کے کُن کہنے پر یہ آواز زمین آسمان

Marfat.com

بہ قادر بہ خاندان کی نسبت میں سما گئی تھی۔ بہ ذات کی آواز ہے۔ ھو اللہ (نہیں ہے کوئی میرے سوا) ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے حضرت محمد عابد صاحبؒ سنامی کے مزار پر فرمایا تھا کہ فقیری کی یہاں حد ہے۔ اینٹ اینٹ سے سلطان الاذکار کی آواز آرہی ہے۔ مغرب کے بعد جب خواجہ صاحب مزار سے واپس تشریف لائے تو فرمایا مزار شریف سے یہاں پر اُسی طرح نسبت آرہی ہے۔

۲۸ جنوری بروز منگل دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے آسیب زدہ کے لیے بیری کے درخت کی خشک لکڑی کی بتیاں ایک بالشت لمبی تیار کرائیں۔ اور ان پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر تین دفعہ دم کرنے کا عمل فرمایا۔

یکم فروری بروز ہفتہ چک $\frac{47}{2-L}$ ضلع اوکاڑہ

حضرت صاحب حوالدار رحمت علی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا کہ گیرو رنگ کا لباس میرے پیشوا کی سنت ہے۔ اور مجھے ارشاد فرمایا کہ تم بھی اپنے تمام کپڑے اسی رنگ کے پہنا کرو۔ اُس دن سے میں ہمیشہ رنگ دار لباس پہنتا ہوں محمد عباس سکنہ ماہنی سیال نے عرض کیا کہ حضور اوّل وقت نماز پڑھیں تو لوگ جماعت کے لیئے تیار نہیں ہوتے حضور نے ارشاد فرمایا اپنے مسلک کے دو چار آدمی جماعت کے لئے تیار کر لینے چاہئیں۔ ہم سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں عرصہ دو سال رہے۔ مکان میں ہی نماز باجماعت پڑھتے کے لئے عورت بچے نماز میں ساتھ ملا لیا کرتے تھے۔ جنگل میں دو آدمیوں کی جماعت ہو سکتی ہے۔

۲ فروری بروز اتوار چک $\frac{47}{4-L}$ ضلع ساہیوال

دورانِ گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ کے مزارات پر زیارت کے لئے جائیں تو ایک دفعہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ قُل شریف پڑھ کر بخشیں۔ اللہ والے جہاں جہاں بیٹھتے ہیں۔

یا چلّے کئے ہیں وہاں قیامت تک فیض جاری رہے گا۔ مزید ارشاد فرمایا کہ جنّوں میں مسلمان اور کافر دونوں ہوتے ہیں۔ نیک جنّات اور بد دیو کہلاتے ہیں یہ کافر ہوتے ہیں۔ جنّات میں اولیاء بھی ہوتے ہیں۔ مسجد میں جنّات کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔

۱۲۔ فروری بروز بدھ رحیم یار خاں شہر۔

حضرت صاحب صوفی عبداللطیف کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے صبح کے وقت ارشاد فرمایا۔ کہ بابا فریدالدین گنج شکرؒ نے بہت سے مقامات پر چلّے کئے ہیں۔ ہانسی لاہور ہوشیار پور۔ چاولی مشائخ اور بیت المقدس وغیرہ۔ ان مقامات پر اتنا فیض ہوتا ہے۔ جتنا مزار مبارک پر خواجہ صاحب علیہ رحمت فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجدد صاحب علیہ رحمت کا فیضان مغرب میں زیادہ ہے۔ اور میرا منہ مشرق کی جانب ہے۔ لاکھوں مخلوق بنگال میں فیضیاب ہوئی ہے اور ہریانہ کے علاقے میں راجپوتوں میں رسم نکاح بیوگان جاری کر کے کفر کا قلعہ توڑا ہے۔ جو اورنگ زیب جیسے شہنشاہ سے بھی نہ حل ہو سکا۔

۱۳ فروری بروز جمعرات رحیم یار خاں۔

حضرت صاحب نے بوقت تہجد ارشاد فرمایا کہ مجدد وقت غوث اعظم کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے جنگی لاٹ مُلکی لاٹ کے تابع ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ خواجہ صاحب علیہ رحمت کے وقت میں ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی۔ اُن کے عہد میں وائسرائے ہند کو ملکی لاٹ اور فوجوں کے کمانڈر انچیف کو جنگی لاٹ کہا کرتے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحب علیہ رحمت وقت کے غوث اعظم تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجددی کا کام بھی لیا ہے۔ غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنے وقت کے غوث اعظم اور مجدد وقت بھی ہیں۔

۱۶۔ فروری بروز اتوار رحیم یار خاں

حضرت صاحب صوفی عبداللطیف کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ خواجہ قطب الدّین بختیار کاکیؒ کی خدمت میں بابا فریدالدّین گنج شکرؒ رہا کرتے تھے۔ باباصاحبؒ قطب صاحب علیہ رحمت کو تہجد کے وقت گرم پانی سے وضو کرایا کرتے تھے۔ اُس زمانے میں دیا سلائیاں ایجاد نہیں ہوئی تھیں۔ ایک رات باباصاحبؒ کے پاس آگ نہ تھی۔ آپ نے آگ کی بہت تلاش کی مگر نہ ملی آخر کار ایک بڑھیا نے کہا آگ میں دے دوں گی لیکن اُس کے بدلے میں ایک آنکھ دے دو۔ باباصاحبؒ نے یہ منظور کیا۔ اور اُس سے آگ لے لی اور اپنی آنکھ نکال کر اُسے دے دی۔ اور آنکھ پر ایک پٹی باندھ لی۔ آگ لے کر گرم پانی کر کے قطب صاحبؒ کو وضو کرایا۔ صبح کے وقت قطب صاحبؒ نے باباصاحبؒ سے دریافت کیا کہ فرید تمہاری آنکھ کو کیا ہوا ہے۔ باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حضور آنکھ آئی ہوئی ہے۔ (پنجابی زبان میں آنکھ آنا آنکھ دُکھنے کو کہتے ہیں) قطب صاحب نے فرمایا آئی ہوئی ہے تو کھول دو۔ جب آنکھ سے پٹی کھولی۔ تو آنکھ آئی ہوئی تھی اور سوائی تھی۔ کمال مُرید تھے اور کمال پیر تھے۔

۱۷ فروری بروز پیر نر نڈا رحیم یار خاں۔

حضرت صاحب خلیل احمد ولد حاجی محمد سلیمان کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے بوقت ختم شریف شمس الکونین ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ عید گاہ کلا نور میں حضرت صاحب نے وعظ فرمایا کہ میں حق مسئلہ بیان کروں گا۔ رسم سوئم دسواں، بیسواں، تیسواں اور چہلم پر جو کھانا پکاتے ہو۔ اُس کا حق یتیم، غریب بیوہ کے کھاتے کا ہے۔ اگر مستحق کو کھلائیں گے تو اُس کا ثواب میت کو پہنچے گا۔ ورنہ کھانے والا اور کھلانے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ اِسی طرح رسم سوئم کے چنے بھی کسی مستحق کو دینے چاہئیں۔

۱۹۔ فروری بروز بدھ احمد پور لمّا رحیم یار خاں

حضرت صاحب راؤ لیاقت علی کلا نوری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت ختم خواجگان سے فراغت کے بعد حضورؐ صوبیدار خورشید علی خاں کلا نوری سے مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا اب تمہیں سنت کے مطابق ڈاڑھی رکھنی چاہیئے نیکوں کی نقل کرنے سے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اصلیت پیدا کر دیتا ہے۔

جھوٹ موٹ کرتا سچ مچ ہو۔ سچ مچ کرنا برلا کو

ایک دفعہ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ راجپورہ سٹیشن جنکشن کے مسافر خانہ میں تشریف
کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک رسمی پیر نے ایک مرد اور اُس کی بیوی کو بیعت کیا۔ اُس نے بیعت کی
اُجرت اڑھائی روپے دینی تھی۔ لیکن اتفاق سے اُن کے پاس اڑھائی روپے نہیں تھے۔ انہوں نے
اِس رسمی پیر کو تین روپے پیش کئے۔ اور اپنی اٹھنی واپس لینی چاہی۔ پیر صاحب نے جواب دیا کہ
واپس لینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اِس اٹھنی کے عوض جو تمہاری بیوی کے پیٹ میں بچہ ہے۔ وہ
بیعت کر لیا ہے۔ خواجہ صاحب نے اُس پیر سے کہا کہ تم خدا کے روبرو کیا جواب دو گے۔ اُس نے
جواب دیا کہ ہمیں خبر نہیں ہے۔ ہمیں تو اسی طرح ملا ہے۔ لیکن وہ پیر بہت سیدھا سادھا تھا۔
خواجہ صاحب کے سمجھانے سے دستِ بیعت ہوا۔ محنت و مجاہدہ سے کمال
کو پہنچا۔

۲۰ فروری احمد پور لمہ ضلع رحیم یار خاں

حضرت صاحب راؤ عقیل الرحمٰن کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا
کہ حدیث شریف میں ہے کہ گائے کے گوشت میں مرض ہے اور گائے کے دودھ میں شفا ہے۔ ایک
دفعہ کا ذکر ہے کہ شہر دہلی میں ہندو سیٹھ کروڑ پتی رہتا تھا۔ اُس کے ایک اکلوتا بیٹا تھا۔ اتفاق
سے وہ بیمار ہو گیا۔ سیٹھ نے اُس کا بہت علاج معالجہ کرایا لیکن کچھ آفاقہ نہ ہوا۔ اُس ہندو سیٹھ
نے خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضری دی اور تمام ماجرا سنایا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر تم
میرے یتیم خانے میں اپنی نصف جائیداد دے دو تو میں اس کا علاج کر دوں گا۔ سیٹھ نے یہ شرط
مان لی۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ تم اپنے مذہبی پنڈتوں سے اس لڑکے کے علاج کے لئے گائے
کے گوشت کا عرق استعمال کرنے کی اجازت لے لو۔ کروڑ پتی سیٹھ نے پنڈتوں سے عرق استعمال کرنے
کی اجازت لی۔ خواجہ صاحب نے گائے کے منوں گوشت کا عرق نکلوایا اور اُس لڑکے کا علاج
کیا بفضلِ تعالیٰ لڑکا صحت یاب ہو گیا۔ سیٹھ نے وعدہ کے مطابق اپنی نصف جائیداد یتیم خانہ

الفیہ میں دینی چاہی - مگر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اِس کا علاج خدا کے واسطے کیا ہے
دہ کروڑ پتی سیٹھ وقتاً فوقتاً یتیم خانہ کی خدمت کرتا رہا۔ حضرت صاحب سے حکیم خوشی محمد نے قرضہ
کی ادائیگی کے لئے دعا کی بار بار التجا کی۔ اور عرض کی کہ مجھے اِس کے لئے کوئی ورد وظیفہ کی اجازت
بخشیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تجارت پیشہ کو اپنی دکان میں صبح سویرے جھاڑو دے کر ایک سمت
مصلیٰ بچھا کر اللہ الصّمد کا ورد کرنا چاہیئے - اِس اسم میں دونوں اِسم ہیں- اِسم ذات اور اسم صفات
حضرت سلیمان تونسویؒ کے ہاں اِس مقصد کے لئے چالیس درویش رکھے ہوئے تھے- جو ہر روز
اللہ الصّمد کا وظیفہ پڑھتے تھے- اس اسم کی برکت سے بہت دولت آتی تھی-

۲۱ فروری بروز جمعہ احمد پور لمہ ضلع رحیم یار خاں

ایک دفعہ خواجہ صاحب
کے پیر و مرشد شیخ احمد بخاریؒ نے خواجہ صاحبؒ کو آزمایا اور دریافت کیا کہ تمہیں میرے سوا کبھی
کسی سے محبت ہے- خواجہ صاحب نے جواب دیا کہ حضور کے سوا تھوڑی سی محبت اس پیر بھائی
ابوسعید سے ہے جس کے ذریعے حضور سے ملا ہوں- شیخ احمدؒ نے فرمایا کہ میرے سوا کبھی ؟ یہ سن
کر خواجہ صاحب تین دن رات سکتہ کے عالم میں حمام کی دیوار کے سہارے کھڑے رہے اور خیال
کیا کہ پیشوا ناراض اور تو زندہ - تین دن کے بعد شیخ صاحبؒ نے خادموں کے ذریعے حضرت خواجہ صاحبؒ
کو بلوا بھیجا - ہاتھ لگاتے ہی دھڑام سے زمین پر بے ہوش گر پڑے- شیخ احمد بخاریؒ نے فرمایا کہ
بخارا شریف سے صرف اِس لڑکے کی خاطر ہندوستان آیا ہوں - ورنہ اِس ملک میں میرا کچھ کام نہیں
تھا اگر اِس کا علاج معالجہ ہو سکے تو کرو- گھیا سے ہاتھوں کی مالش کی گئی- خواجہ صاحبؒ کو
ہوش آیا تو فرمایا کہ عاشق کا کیا مارنا- جھڑک دیئے مر جائے -

۲۶ فروری بروز بدھ روہڑی ضلع سکھر-

حضرت صاحب قدیمی مسجد میں تشریف فرما تھے- حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا کہ انسان
کے قالب میں روح اور نفس ہیں- اِن کے درمیان دل ایک بچّہ ہے- یہ دل اگر روح کے قبضے میں آجائے
تو نفس مردہ ہو کر روح کے ساتھ جنت میں جاتا ہے- جس کا مقام علیین ہے- اور اگر دِل نفس

Marfat.com

کے قبضہ میں آجائے۔ تو روح مردہ ہو کر اُس کے ساتھ جہنم میں جاتی ہے۔ جس کا مقام سجین
اگر دل درست ہو جائے تو سارا وجود درست ہو جاتا ہے۔

۱۲ مارچ بروز بدھ گوٹھ الہڑا ضلع حیدرآباد

حضرت صاحب محمد یعقوب کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ ناشتے کے وقت ایک شخص چار زانوں بیٹھا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کھاتے وقت ایک گھٹنا کھڑا کرنا چاہیئے۔ ویسے دونوں گھٹنے کھڑے کر کے کھانا بھی جائز ہے۔ آجکل چل پھر کر کھانے کا رواج ہے۔ دوپہر کے وقت حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا بابو یہاں بن ہی بن ہیں۔ ہم جب سکرنڈ میں رہا کرتے تھے۔ اُس وقت بھی بن ہی بن تھے۔ اِس بن میں سانپ بھی بہت تھے۔ ارشاد فرمایا کہ سانپ کے کاٹے کا جھاڑہ بھی ہے۔ قرآن پاک کی آیت ہے۔ (فَاَلْقٰهَا يٰمُوْسٰى ؕ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ؕ)
سانپ کے کاٹے ہوئے کی خبر لانے والے کے منہ پر آیت مذکور کو تین دفعہ پڑھ کر ہاتھ پر دم کریں اور خوب زور سے طمانچہ لگائیں۔ جتنا زور سے طمانچہ لگے گا۔ اتنا ہی جلدی زہر کا اثر زائل ہوگا۔ ناواقف کے منہ پر اچانک طمانچہ مارتے سے تو اکثر لڑنا ہی پڑتا ہے اگر اُس کو اِس کی حقیقت معلوم ہو تو برداشت کر لیتا ہے۔

۱۷ مارچ بروز پیر کراچی شہر

حضرت صاحب حافظ محمد شفیع دہلوی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد فرمایا۔ کہ کل صوفی کالے خاں کے ہاں کھانا آگے رکھ کر فاتحہ دی۔ خواجہ صاحب ایسے نہیں کیا کرتے تھے۔ اگر کھانے کی ۱۰۰ دیگیں پکائیں۔ ان میں سے ایک رکابی کھانا نکال کر فاتحہ دی۔ تو کیا اُس کا ہی ثواب پہنچے گا۔ اور جو دوسری دیگیں آگے نہیں رکھی گئیں۔ کیا اُن کا ثواب نہیں پہنچے گا۔ بالکل نہیں ثواب صرف نیت سے پہنچتا ہے۔ کھانا کھاتے کے وقت ہاتھ دھو کر اپنے کپڑوں کو کبھی نہ لگائیں۔ حضرت صاحب نے عرس کے بارے میں ارشاد فرمایا اس موقعہ پر اللہ کے بندوں کو استغراق، محویت اور فیضان ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے ملنے سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا سب تو کامل نہیں ہوتے۔ کم ازکم نماز روزے پر ہی کھڑا کر دیتے ہیں۔ اللہ کے مقبول محبوب بندوں کی توجہ و برکت سے انسان کمال کو پہنچتا ہے۔ کامل کی محبت ہی

Marfat.com

سنوارتی ہے۔ صحبت کا ایک لمحہ سو سالہ بے ریاء عبادت سے بہتر ہے۔

۱۹- مارچ بروز بدھ کراچی شہر

حضرت صاحب نقشبندی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا کہ نیکوں کی نقل کرنے سے اصلیت پیدا ہوتی ہے۔ نہ کرنے سے تو کچھ کرنا ہی بہتر ہے۔ مثلاً ایک شخص نماز روزے کا پابند ہے۔ لیکن داڑھی نہیں رکھتا تو اس سے یہ مراد نہ لینی چاہیے کہ داڑھی نہیں رکھتا تو نماز روزہ کیوں کرتا ہے۔

۲۲ مارچ بروز ہفتہ کراچی شہر

حضرت صاحب نقشبندیہ مسجد جیکب لائن میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر سید اعظم علی مہاجر کا جنازہ مسجد میں لایا گیا تاکہ نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اس میت پر ایک چادر ڈالی گئی تھی جس پر قرآن کریم کی آیات لکھی گئی تھیں۔ حضرت صاحب نے چادر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ قرآنی آیات کی اسطرح بے ادبی ہوتی ہے۔ مستورات کے جنازے پر پردے کی خاطر چادر ڈالنا کوئی گناہ نہیں۔ صاف چادر ہونی چاہیئے۔ قرآنی آیات لکھی ہوئی چادر ڈالنا بے ادبی ہے۔

۵- اپریل بروز ہفتہ جیمس آباد ضلع تھرپارکر

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر عشق مجازی کرنا ہو تو اپنے پیشوا سے کرے۔ وہ عشق حقیقی میں منتقل ہوجاتا ہے۔ فنا فی الشیخ سے فنا فی الرسول فنا فی اللہ اور خود بخود لقا باللہ ہوجاتا ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا سونا مرنے کی مانند ہے۔ سونے اور کھانے کی حد ہونی چاہیئے۔ خواجہ صاحب نے کتنے محنت مجاہدے کئے ہیں۔ اُن کی محنت ہمیں اب کام آسکتی ہے۔ اگر تھوڑا ابھی کرلیں تو بہت کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ

کچھ سوپے کچھ جاگ پے ۔۔۔ ناراض ہرے ناراض ہرے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کتابوں میں ہے آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور

Marfat.com

دل جانتا تھا ۔ اسی طرح ساری عمر خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں گذری یہی اُن کا حال تھا۔ اور دوسرے اولیاء اللہ کا بھی۔ خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ میرا منہ مشرق کی طرف ہے یعنی مجھ سے مشرق کی طرف کی مخلوق فیض یاب ہوگی۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امیر معاویہؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیج کر دریافت فرمایا آپؐ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے بعد حضرت صدیق اکبرؓ۔ پھر دریافت فرمایا اس کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ حضور نے فرمایا عمر فاروقؓ۔ حضرت علیؓ نے پھر دریافت فرمایا کہ عمر فاروقؓ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ عثمان غنیؓ۔ پھر حضرت علیؓ نے دریافت فرمایا کہ عثمان غنیؓ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا جو کوئی پوچھے۔ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد خلافت کا سوال اُٹھا تو حضرت علیؓ نے فرمایا اگر تمہاری طرف اشارہ ہوتا تو یوں فرماتے جو کوئی پوچھا دے۔ پوچھوانے والے آپ تھے اور پوچھنے والے حضرت علیؓ۔ حضرت صاحب نے حضرت بلھے شاہ قصوریؒ کے بارے میں فرمایا کہ اُن کا مقولہ ہے الف۔ الف درکار۔ بس کر علموں یار اللہ اللہ کرنے سے سب علم کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے خواجہ صاحبؒ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ آپ نے بہت محنت مجاہدے کیئے ہیں سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ نیند کو ہٹانے کی خاطر ان بالوں کو رسّی سے باندھ کر چھت میں باندھ دیا کرتے تھے۔ پھر بھی اگر نیند نہ ہٹتی تھی تو سرمہ میں سرخ مرچ ڈال کر آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔

۶۔ اپریل بروز اتوار جیس آباد ضلع تھرپارکر۔

حضور نے فرمایا کہ خواجہ صاحب نے مرشد کی طلب میں روئے زمین کا سفر کیا۔ بغداد شریف میں خواجہ صاحب کے قادری سلسلے کے پیر بھائی بھی رہا کرتے تھے۔ کربلا شریف بھی گئے۔ بغداد شریف میں شادی کی۔ ایک صاحبزادہ بھی پیدا ہوا۔ لیکن زچہ بچہ دونوں چل بسے۔ دو سال مکہ مکرمہ بھی رہے۔ آپ کو پارے کا گلاس بنانا آتا تھا۔ امیر لوگ خرید لیا کرتے تھے۔ جب ضرورت پڑتی بنا لیتے۔ آخر کار تا کام لوٹے اور خیال کیا تیرے نصیب میں نہیں ہے۔ دادی جان اور اماں جان زندہ ہیں اُن کی ہی خدمت کروں گا۔ ایک دن لدھیانہ میں ایک مجلس میں بیٹھے تھے۔ وہاں کامل اولیاء اللہ کا ذکر آیا۔

Marfat.com

خواجہ صاحب نے فرمایا میں نے تو تمام روئے زمین کا سفر کیا ہے۔ مجھے تو کوئی کامل ملا ہی نہیں۔ انہوں نے کہا داؤد احمد صاحبؒ قصور میں ہیں۔ جیسا تم کہتے ہو ویسا ہی ہے۔ اُن دنوں ریل گاڑیاں نہیں تھیں۔ آپ پیدل لدھیانہ سے قصور پہنچے۔ تین وقت کا فاقہ تھا۔ شہر میں داؤد احمد صاحب کو تلاش کیا۔ کہیں پتہ نہ چلا کسی نے بتایا کہ میاں داؤد احمد تو نہیں ہیں۔ البتہ یہاں دودا جولاہا رہتا ہے۔ خواجہ صاحبؒ کے مکان پر پہنچنے سے پہلے داؤد احمد صاحبؒ نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ فوراً روٹی پکاؤ۔ ایک درویش جو تین وقت کے فاقہ سے ہے اپنے یہاں آئے گا اور خود دروازے کی سردل پکڑ کر کھڑے ہو گئے خواجہ صاحب جب مکان پر پہنچے تو انہوں نے کہا میاں داؤد احمد کے نام سے کون جانتا ہے۔ دودا جولاہا پوچھ لیتا تھا۔ ساری مخلوق جانتی ہے۔ خواجہ صاحب سے کہنے لگے اول طعام بعد کلام۔ مغرب کے وقت داؤد احمد صاحبؒ قصیدہ شریف پڑھ رہے تھے۔ آپ کو کمر ملنے کا حکم دیا گیا دیکھتے ہیں کہ کمر سے ایسی آواز آرہی ہے۔ جیسی پکتی دیگ جوش مارتی ہے۔ خواجہ صاحب نے غلامی میں لینے کے لیے کہا داؤد احمد صاحب نے کہا تمہارا حصّہ تو وہاں ہے جنہوں نے ازرگامی آمادی کہا تھا۔ یہ سن کر خواجہ صاحب بہت گھبرائے اور خیال کیا کہ اُن کی خدمت میں ابھی اکڑ کر چلا جاؤں ۔ داؤد احمد صاحبؒ نے کہا گھبراؤ نہیں۔ وہ تمہیں ابوسعید تاجر الہ آبادی کے ذریعے مل سکیں گے۔ داؤد احمد صاحبؒ نے خواجہ صاحب کو سفر خرچ اور کرایہ بھی دیا تب خواجہ صاحبؒ وہاں سے الہ آباد پہنچے ابوسعید نے تسلی دی کہ شیخ صاحب کا آج ہی میرے پاس خط آیا ہے۔ میں تمہیں لے کر چلوں گا۔ شیخ احمد بخاریؒ کی خدمت میں جب پہنچے انہوں نے دور ہی سے کہنا شروع کر دیا ابھی اور تسلی کر لو۔ خواجہ صاحبؒ جب آپ سے بیعت ہوئے تو انہوں نے ایک ہی نقطے میں آپ کے [illegible] اعتراضات حل کر دیئے (واضح رہے کہ یہ شبہات خواجہ صاحبؒ کے دل میں قرآن پاک کے بارے میں تھے) جب شیخ احمد صاحبؒ نے خواجہ صاحب کو خلافت دینی چاہی تو خواجہ صاحب کہنے لگے کہ میں اس لائق نہیں ہوں۔ جو چیز میں مانگوں وہ دے دیں۔ شیخ احمد بخاریؒ نے فرمایا کہ یہ بھی لو وہ بھی دیں گے۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا مجھے اپنا وجود بخش دیں۔ شیخ احمد بخاریؒ نے اپنا وجود بخش دیا۔ اور کہا کہ عبدالخالق جہاں تم ہو گے وہاں میں ہوں گا۔

Marfat.com

عصر کے وقت حضور نے ارشاد فرمایا زن، فرزند، تاج تخت کا نام دنیا نہیں ہے۔ دنیا وہ ہے جو تمہیں خدا کی یاد سے غافل رکھے۔ اہل اللہ ظاہر نہیں کرتے صرف اشاروں کنایوں میں سمجھا دیتے ہیں۔ ہندوؤں نے خواجہ قادر بخشؒ کے تمام قبرستان کو صاف کر دیا تھا۔ آپ کے مزار کی صرف یہ نشانی تھی۔ کہ آپ کے سامنے یتیم خانے کا دروازہ تھا۔ خواجہ عبدالخالقؒ کا مزار بنانے میں حاجی امیرالدین انبالوی ٹھیکیدار نے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اُس کی قبر خواجہ صاحب کے پائنتی بر امدے میں تھی جو بالکل صاف کی ہوئی ہے۔ خواجہ صاحب نے مجھے ٹوپی اور تمام کپڑے گیرو رنگ کے رکھنے کا حکم دیا تھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اگر کسی سے وعدہ کرو تو انشاء اللہ ضرور کہو۔ اگر پھر قدرت کو منظور ہوگا۔ تو ہو جائے گا ورنہ گناہگار نہیں ہوگا۔ مکمل وعدہ وارادہ کر کے انشا اللہ کہو ویسے انشا اللہ کہہ دیا اور اس کام کو کرنے کا ارادہ نہیں تو اور بھی گناہگار ہوتا ہے بلکہ یہ تو منافقت ہوئی۔ حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے جس نے خدا کو پایا اپنا ارادہ چھوڑ کر پایا۔ جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔

۱۵- اپریل بروز جمعرات مانلی ضلع بارین۔

حضرت صاحب محمد اکبر کے مکان پر تشریف فرما تھے، دوپہر کے کھانے کے وقت حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اوّل تو دونوں گھٹنے کھانے کے وقت کھڑے کرنے چاہیں۔ ورنہ ایک گھٹنہ تو ضرور کھڑا کرنا چاہیئے۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی جب پنجاب میں عمل داری تھی۔ اُس نے مجدد صاحبؒ کا روضہ شریف سر ہند شریف میں بالکل صاف کرا دیا تھا۔ دوبارہ دو منزلہ روضہ ہمارے سامنے بمبئی کے سیٹھوں نے بنوایا تھا۔ مجدد صاحبؒ کا روضہ صاف کر کے سکھ حضرت خواجہ معصوم کمالؒ کے روضہ پر چڑھے تاکہ اُس کو بھی صاف کر دیں۔ آواز آئی یہاں مجدد صاحبؒ نہیں ہیں۔ یہاں پر تمہارا نشان بھی نہیں رہے گا۔ جو روضہ مبارک پر سکھ چڑھے اُن سب کو اوپر سے نیچے پھینک دیا۔ کسی کی گردن ٹوٹی، کسی کا بازو ٹوٹا۔ کسی کی ٹانگ ٹوٹی۔ کچھ مر گئے۔ بعدۂ انہوں نے کسی کا روضہ مبارک گرانے کی جرأت نہیں کی۔ کسی درویش نے دریافت کیا کہ مجدد صاحبؒ نے روضہ مبارک صاف کرتے پر کچھ نہیں کہا۔ اور خواجہ معصوم کمالؒ نے اُن کے کٹے کی سزا دے دی۔ جواب ملا مجدد صاحبؒ سمندر کی مانند ہیں۔ خواجہ معصوم کمالؒ تیز دریا کی مانند ہیں۔ جو کہ بہتا ہو تو ہر چیز کو اپنی پیٹ میں

Marfat.com

لیتا ہے۔ مجدد صاحبؒ، خواجہ معصوم کمالؒ اور شیخ سیف الدینؒ کے مزارات سرہند شریف میں ہیں۔ حضرت محمد عابد صاحب سنامیؒ کا مزار شہر دہلی ترلوپیہ سے باہر جنگل میں کھجوروں کے جھنڈ میں ہے صرف پختہ تعویذ ہے۔ اور وہاں حضرت محمد عابد سنامیؒ کے لفظ لکھے ہوئے ہیں۔ آپ سید صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔ حافظ محمد محسن صاحبؒ حضرت عبدالحق محدث دہلوی کے پوتے تھے۔ حضرت محمد عابد حسین سنامیؒ اور حافظ محمد محسنؒ صاحب یہ دونوں بزرگ قادری خاندان سے ہیں — خواجہ صاحبؒ نے قادری خاندان کی وجہ سے اِن کو شجرہ شریف میں شامل کیا ہے۔ حضرت خواجہ نور محمد صاحب بدایونیؒ، بدایوں شہر کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ بھی بدایوں شہر کے رہنے والے تھے۔ اِس لیے خواجہ نور محمدؒ صاحبؒ بدایونیؒ حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ بدایونی کے قریب ہی قبرستان میں دفن ہیں۔ یہاں پر پانی کا ایک بہت بڑا نالہ بہتا ہے۔ یہاں سید نور محمد بدایونیؒ کا مزار ہے۔ مزار کچا ہے۔ ایک پٹھان پانچ سال تک آپ کے مزار پر پڑا رہا تھا۔ تاکہ آپ مزار مبارک کو پختہ بنانے کی اجازت دیں۔ لیکن اجازت نہ ملی۔ صرف چار دیواری بنانے کی اجازت ملی تھی۔ حضرت خواجہ مرزا مظہر جانِ جاناںؒ، حضرت شاہ غلام علیؒ حضرت ابوسعیدؒ جو مجددؒ صاحبؒ کی اولاد میں سے ہیں یہ تینوں مزارات شہر دہلی کے اندر ہیں چوتھا مزار مولانا ابوالخیرؒ کا ہے۔ آپ بھی مجددؒ صاحبؒ کی اولاد ہیں۔ آپ چھ ماہ کوئٹہ میں اور چھ ماہ دہلی میں رہتے تھے۔ خواجہ صاحب جب ایک سال تک لاہور میں رہے اُس وقت مولانا ابوالخیر صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ اُس کے کچھ دن بعد دہلی میں جاکر آپ کا وصال ہوگیا۔ مولانا ابوالخیرؒ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد اگر کچھ تصوف کے بارے میں پوچھنا ہو تو صاحبزادہ عبدالخالقؒ سے دریافت کریں۔

۱۵- اپریل بروز منگل ملتان شہر

حضرت صاحب ماسٹر ثبتی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ نے ہی دنیا کا جال ڈالا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ دنیا کے جال میں نہ پھنسو۔ کنارے کنارے آؤ تاکہ دامن تر نہ ہو۔ بعد ازاں حضرت صاحب کی خدمت میں ہدیۂ السلام

Marfat.com

ولد حاجی محمدؐ الیاس نے اپنے تجارتی کاروبار اور اولاد نرینہ کے لئے حضور سے دعا کے
عرض کیا حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ اللہ کیا کریں۔ اللہ بہتری کرے گا۔ دنیا
مثال کبڈی کے کھیل کی مانند ہے۔ اگر تم دنیا کے پیچھے لگو گے۔ وہ تم سے بھاگے گی۔ اگر تم
بھاگو گے تو وہ تمہارے پیچھے ہوگی۔ اولیا اللہ دنیا پر تھوکتے بھی نہیں۔

۱۹۔ اپریل بروز ہفتہ ملتان شہر

حضور نے مزید ارشاد فرمایا کہ بابا فریدالدین گنج شکرؒ جیسے ولایت پر فائز کرتے تو اُس
سند پر قطب جمال ہانسویؒ مہر لگایا کرتے تھے۔ مخدوم علاؤالدین علی احمد صابرؒ کو بابا صاحب
نے دہلی کی ولایت پر فائز کیا۔ وہ سند لیکر قطب جمال ہانسویؒ کی خدمت میں آئے اُس وقت
اندھیرا تھا۔ قطب صاحب سے کہا کہ مہر لگائیں۔ قطب صاحبؒ نے جواب دیا کہ روشنی نہیں ہے
صابر صاحبؒ نے انگلی پر پھونک ماری روشنی کر دی۔ قطب صاحبؒ نے خیال کیا کہ یہ تو بہت
جلالی ہے۔ دہلی کو برباد کر دیں گے۔ اُن کی سند پھاڑ دی۔ یہ دیکھ کر بابا صاحب نے پاک پتن
میں فرمایا اللہ خیر کرے درویشوں کی آپس میں لڑائی ہو رہی ہے۔ صابر صاحبؒ نے قطب صاحبؒ
کے دامن کو پھاڑ دیا۔ جس سے اُن کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔

۲۶۔ اپریل ہفتہ کوٹلی نجابت تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان۔

حضرت صاحب ارشاد علی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا غفلت کا نام دنیا ہے۔ مال و متاع، تاج و تخت، زن اولاد کا نام
دنیا نہیں ہے۔ پیغمبر، نبی اولیاء سب دنیا میں ہی آئے ہیں۔ شفقت مہربانی مخلوق خدا پر کرتے رہے
ہیں۔ محبت صرف خدا سے ہی کرتے ہیں۔ چلتے پھرتے، بیٹھتے اُٹھتے، کسی وقت بھی اللہ سے
غافل نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ نفس اور شیطان سے اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ پیغمبر معصوم ہیں۔
اولیاء اللہ محفوظ ہیں۔

۳۰- اپریل بروز بدھ اسماعیل آباد ضلع ملتان :-

حضرت صاحب بابو محمد بوٹا کالونی ٹیکسٹائل ملز اسماعیل آباد کی کوٹھی پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے یہ پتلون اچھی نہیں لگتی۔ مجھے گیرو رنگ کے کپڑے اچھے لگتے ہیں۔ یہ میرے پیشوا کی چیز اس ہے۔ صابر صاحبؒ نے کفن بھی اسی رنگ کا ڈالوایا تھا۔ مزید فرمایا کہ نمازوں کے وقت سورج سے ہی مقرر کئے ہیں۔ فجر کا وقت صبح صادق ہوتے پر ظہر کا وقت دن ڈھلتے پر عصر کا وقت سایہ کے دو چند ہونے پر۔ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے پر اور عشاء کا وقت شفق ختم ہونے پر

۲- مئی بروز جمعہ اسماعیل آباد ملتان -

حضرت صاحب نیاز احمد کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ فجر کی نماز اور دیگر وظائف کے بعد حضور اور سب درویش مراقب ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا۔ فجر اور مغرب کی نمازوں کے بعد ضرور مراقبہ کرنا چاہیئے ان دونوں وقتوں میں پیشوا مریدوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ جو لوگ طالب و مراقب ہوتے ہیں وُہ فیض حاصل کر لیتے ہیں۔ اور باقیوں کا فیض واپس آتا ہے۔

۶ مئی بروز منگل ماہنی سیال ضلع ملتان

حضرت صاحب سایہ دار درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا -

کہ آنکھوں کی بینائی کے لئے آیت الکرسی وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا تک پڑھیں۔ اور پھر یہ کلمہ دس بار دہرا کر گیارہویں دفعہ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ساتھ ملائیں۔ اس کے بعد فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔ بھی ساتھ پڑھیں۔

خواجہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ جب میری بینائی کمزور ہوئی تو میں نے یہ عمل شروع کیا۔

Marfat.com

تو میری بینائی اتنی تیز ہو گئی کہ کچھ فاصلے پر ایک درخت کے پتے گن دیا کرتا تھا۔ یہ عمل دل کی آنکھ اور ظاہر کی آنکھوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اگر دل کی کھل جائیں تو اُس کا اثر ظاہر پر بھی پڑتا ہے

۲۶ جولائی بروز ہفتہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب غوثیہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔
مُرلی باجی کان کی سُنی نین نر لو نین جنوں نے نہ سُنی کہاں گئے وہ لوگ۔ ارشاد فرمایا۔ فقیر کے ننھیال اور ددھیال والے اپنا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اردگرد ہنڈوں والے اپنا ہی سمجھ کر قدر نہیں کرتے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکّہ مکرّمہ سے تین سو میل کی مسافت پر مدینہ طیبہ میں آکر روئے زمین کو پاک کیا۔ اسی طرح خواجہ صاحبؒ کے فیضان کی مثال ہے۔ دور دور سے آکر لوگوں نے فیض پایا لیکن جہاں خیلاں شریف کے پٹھان محرُوم رہے۔ اُس کی مثال ایسے ہے جیسے چراغ تلے اندھیرا

۲۸ جولائی بروز منگل ویروال ضلع گجرات۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اس مسجد میں سلطان الاذکار کی بہت زور کی آواز آرہی ہے۔ جگہ کا اثر ہوتا ہے۔ ہر جگہ نہیں آتی دوسرے روز چک خونی میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ کافروں سے لڑنا جہادِ اصغر ہے اور نفس کے ساتھ جہاد کرنا جہادِ اکبر ہے۔ یہاں ایک ذاکر نے ایک بزرگ کی کرامت بیان کی اُس وقت حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ ہر ا ولیا اللہ قطعی تقدیر کو نہیں بدل سکتا۔ صرف دو چار گزرے ہیں۔ جنہوں نے قطعی تقدیر بدلوائی تھی۔

۲۔ اگست بروز ہفتہ جہلم شہر۔

حضرت صاحب علی شبر کلانوری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے (حقیر) کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ معذوری کے باوجود کپڑوں اور جسم کی صفائی کا بہت خیال رکھتا ہے۔ لیکن اسے وہم بھی ہے۔ وہم نہیں کرنا چاہیئے۔ مزید فرمایا کہ ایک دفعہ سائیں توکّل شاہؒ انبالوی کو غسل کی حاجت

ہوئی۔انہوں نے خواجہ صاحبؒ کو رات کے پچھلے پہر اٹھایا۔ اور فرمایا۔ تالاب پر چلو۔ خواجہ صاحبؒ نہیں تالاب پر گئے اور وُہ نہانے لگے۔ تالاب میں ایک غوطہ لگانے کے بعد خواجہ صاحبؒ سے دریافت کیا۔ کہ کیا میں ابھی سوکھا ہوں۔ خواجہ صاحبؒ نے اثبات میں جواب دیا کیونکہ خواجہ صاحبؒ سمجھتے تھے کہ ان کو وہم ہے۔ خواجہ صاحبؒ وہاں سے چلے گئے۔ خواجہ صاحب نے وضو کے بعد تہجد کے نفل ادا کئے اور پھر واپس سائیں صاحبؒ کی خدمت میں آئے۔ اس وقت تک سائیں صاحبؒ تالاب کے ٹھنڈے پانی میں سینکڑوں غوطے لگا چکے تھے۔ اور اُن کا جسم سردی کی وجہ سے ٹھٹھر چکا تھا لیکن سائیں صاحبؒ نے خواجہ صاحبؒ سے دریافت کیا کہ ابھی تک میرا جسم سوکھا تو نہیں ہے — خواجہ صاحبؒ نے جواب دیا کہ جسم تو پہلے ہی غوطے میں تر ہوگیا تھا۔ اب تک سوکھا کیسے رہ سکتا ہے سائیں صاحبؒ نے فرمایا۔ مجھے پہلے ہی کیوں نہیں بتا دیا تھا حضرت صاحب نے مزید فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو بہت وہم تھا۔ جب وُہ امام کے پیچھے نیت باندھتا تو پہلے کئی دفعہ زبان سے تکرار کرتا کہ پیچھے اس امام کے پھر اس کے بعد انگلی کا اشارہ کرکے کہتا کہ پیچھے اس امام کے۔ پھر اس پر بھی اکتفا نہ کرتا۔ اور امام کو دھکا دے کر کہتا پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔ تب کہیں جاکر اُس کا وہم دور ہوتا زیادہ وہم کرنا اچھا نہیں۔

۳۔اگست بروز اتوار جہلم شہر۔

حضور علی شبیر کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضور سے ایک درویش نے عرض کیا کہ میرا لڑکا نالائق ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا۔ اس پر کوئی کرم فرمادیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا اللہ کرم کرنے والا ہے اُسے یہاں میرے پاس بھیج دینا۔ درویش مذکور نے حضور سے اپنے گاؤں جانے کی درخواست کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں وعدہ نہیں کرتا۔ ایک سانس کی بھی خبر نہیں۔ مسئلہ ہے کہ جب کسی سے وعدہ کرو تو انشاءاللہ کہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے خدا کو پایا اپنا ارادہ چھوڑ کر۔

۷۔اکتوبر بروز منگل دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں چوہدری محمد علی خالقی وجعفر حاضر

Marfat.com

تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا جنّات کی عمریں سینکڑوں برس کی ہوتی ہیں۔ خواجہ قادر بخشؒ سے بھی دو جن ذمّے شاہ اور مشتاق احمد بیعت تھے۔ جواب بھی کوٹ شریف میں رہتے ہیں۔ جنّات کی حکومت کی حدّیں درباؤں کی حدّیں ہوتی ہیں۔ خواجہ صاحبؒ سے جنّوں کا بادشاہ صالح بھی بیعت تھا۔

۸۔اکتوبر بروز بدھ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ چوہدری محمد علی خالقی سے حضور نے فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ ایک عامل بزرگ کی خدمت میں گئے۔ بزرگ مذکور تعویذ لکھ رہے تھے۔ خواجہ صاحبؒ کا عملیات کے بارے میں کچھ ایسے ہی یقین تھا۔ اسی اثنا میں اسی راستہ سے ایک بیل گذرا۔ بزرگ نے ایک کاغذ پر عملیات کا ایک نقش لکھ کر زمین پر رکھ کر دبا دیا۔ جونہی بزرگ نے نقش دبایا۔ وہ بیل واپس بزرگ کی طرف لوٹا۔ بعدازاں وہ نقش اٹھالیا۔ تو وہ بیل واپس چلا گیا۔ ابتدا میں خواجہ صاحب بھی عملیات کیا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ حکمت بھی کیا کرتے تھے۔

سنہ ۱۹۷۶ء

۱۱۔جنوری بروز اتوار دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں جنگی نامی مہاجر سکنہ ماہنی سیال جو کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ شاہی مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ زیارت کے لیے آئے۔ حضور نے فرمایا ایک شخص کسی کامل بزرگ کی زیارت کو گیا۔ وہاں جاکر دیکھا۔ کہ بڑے شاندار محلّات ہیں جن میں وُہ کامل بزرگ رہا کرتا تھا۔ اور دنیاوی سازو سامان بھی امیرانہ تھا۔ اُس بزرگ نے اُس شخص سے کہا۔ چلو حج کو چلیں۔ وُہ ساتھ ہو لیا۔ تھوڑی دور جاکر وُہ شخص کہنے لگا۔ کہ میں مصلّے لوٹا بھول آیا ہوں وُہ لے آؤں۔ اُس بزرگ نے کہا مجھے تو محلّات اور دنیاوی سازو سامان کا دل میں کوئی خیال نہیں تجھے اپنے مصلّے اور لوٹے کی دل میں فکر رہی۔ اب بتاتو دنیا دار ہے یا میں دنیا دار ہوں۔

۲۲ جنوری بروز جمعرات دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ڈاکٹر چیمہ صاحب کے فرزند اچانک کار کے حادثے میں ہلاک ہوگئے تھے۔ اُن کے چہلم کے موقع پر مسجد رزاقیہ میں قرآن خوانی ہوئی بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے کھانے اور پھلوں کا اہتمام بھی کیا۔ تاکہ قارئین اور درویش اسے کھالیں۔ حضرت صاحب نے یہ تمام سامان واپس کر دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اسے بیوہ عورتوں۔ یتیم بچوں اور مساکین غُربا کو کھلایا جائے۔ کیونکہ یہ اُن کا ہی حق ہے۔ میت کا کھانا ایسا ہے۔ جیسے میت کا کفن کھا لیا۔

۳۔ فروری بروز منگل لاہور شہر۔

حضرت صاحب منظور احمد کے کوارٹر پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب عصر کے وقت حافظ علیم الدین سے پانی پتی لہجہ کے بارے میں مخاطب تھے۔ ارشاد فرمایا۔ کہ قاری لالہ نے جب مکہ مکرمہ میں چاہ زمزم پر قرآن کریم کی تلاوت کی تو پانی پتی لہجہ میں کی تھی۔ اس پر آب زمزم جوش مار کر اوپر آگیا تھا۔ مزید فرمایا۔ زبان اور دل ایک ہوں تب اثر ہوتا ہے۔

۷۔ فروری بروز ہفتہ لاہور شہر

حضرت صاحب مرکزا طلاعات زراعت میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ سائل کسی حالت میں آئے اُسے بُرا بھلا نہیں کہنا چاہیے حسب توفیق اُسے کچھ دے دیں۔ مجذوب ہر جگہ ہوتے ہیں۔ کوئی جگہ اُن سے خالی نہیں ہوتی۔ اگر بہت مہربان ہوں تو اپنے جیسا کر لیتے ہیں۔ فتح پوری مسجد دہلی کے باہر ایک مجذوبہ بیٹھی رہا کرتی تھی اس کا نام فاطمہ تھا۔ اور وہ حُقہ بھی پیا کرتی تھی۔ مجذوب سالک ماں کے پیٹ سے اللہ کا محبوب پیدا ہوتا ہے۔ اِسے بھی اسی راستے سے گذرنا پڑتا ہے نچلے درجہ پر یہ مجذوب فائز ہوتے ہیں۔ دوسرے ابدال غوث ہوتے ہیں۔ پہلے وہاں فیصلے ہوتے ہیں بعد میں دنیاوی عدالتیں فیصلے کرتی ہیں۔

Marfat.com

۱۲۔فروری بروز جمعرات گجرانوالہ شہر۔

حضرت صاحب ظہور الدین کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ شمس العارفین یعنی عارفوں کے سورج کا خطاب بہت بزرگوں کو ملا ہے۔ لیکن شمس الکونین یعنی دو جہان کا سورج خطاب خواجہ صاحبؒ کے سوا کسی کو نہیں ملا۔ آپ غوث اعظم تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں مجددی کا دعویٰ نہیں کرتا باقی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے مجدد کے کام لئے ہیں۔ مثال کے طور پر راجپوتوں میں نکاح بیوگان اور نیماجی پروری اورنگ زیب بادشاہ نے راجپوت سرداروں کو بلایا تھا اور اُن سے کہا تھا کہ اب تم نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس کی شریعت پر پابند ہو کر بیواؤں کے نکاح کرنے چاہئیں۔ سرداروں نے کہا ہم تین دن کے بعد آ کر اس سوال کا جواب دیں گے ہمیں مہلت ملنی چاہیے یہ سب سردار ہیرے کی کنی چاٹ کر مر گئے۔ اس پر اورنگ زیب نے خیال کیا کہ اس قوم کو نہیں چھیڑنا چاہیئے۔ آخر کار یہ کارنامہ خواجہ صاحبؒ کے ذریعے سے انجام پایا۔

۹ مارچ جہلم شہر بروز منگل

حضرت صاحب علی شبیر کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ایک دفعہ کوٹ شریف فیروز پور کے راستے گئے تھے۔ ایک پولیس کا سپاہی ملا تھا۔ اس نے لاری میں زائرین کی جماعت دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ پارٹی کہاں جائے گی۔ جب اُس کو جہاں خیلاں شریف بتایا تو کہنے لگا کہ وہ بابا تو بہت کامل بزرگ ہے۔ میں ایک دن میگزین پر رات کو پہرہ دے رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید داڑھی والے بزرگ جو سفید کپڑوں میں تھے۔ ہاتھ میں عصاء لئے ہوئے آئے۔ میں انہیں دیکھ کر بے ہوش ہو کر گر پڑا اور تین گھنٹے تک بے ہوش رہا۔ پولیس کے سپاہی نے شریتی کے لئے کچھ پیسے بھی دیئے تھے۔ خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔

۲۱ مئی بروز جمعہ ملتان شہر۔

Marfat.com

حضرت صاحب بوقت دوپہر حضرت شاہ رکن عالمؒ کے مزار مبارک پر تشریف فرما تھے۔ فرمایا کہ یہ مزار بہت بلندی پر واقع ہے۔ یہاں پر بہت فیضان ربّانی ہے۔ مخلوق بھی زیارت کے لئے بہت آتی ہے حضرت شمس تبریزؒ کا تذکرہ آیا ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت مولانا رومؒ کے پیشوا نہیں تھے۔ اُن کے پیشوا کا مزار مبارک تبریز میں ہے۔ یہ شمس تبریزؒ اُن کے ہم نام تھے۔ اُن کے مزار پر بہت کم لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں۔

۳۰ مئی بروز اتوار چاہ جھڑ کل مضافات ماہنی سیال

تہجد کے وقت حقیر سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا۔

پڑی اپنے ہی عیبوں پہ جب یہ نظر تو جہان میں کوئی بُرا نہ رہا۔

دنیا مردار ہے۔ اِس کے چاہنے والے کتے ہیں۔ اللہ باقی ہے۔ اللہ کے دوست باقی ہیں۔

دُھن رے دُھنیا اپنی دھن۔ پرائی دھن کا پاپ نہ پُن۔ تو اپنی نبیڑ تجھے اوروں سے کیا خالق جانے مخلوق جانے۔

۳۱ مئی بروز پیر خانیوال ضلع ملتان۔

حضرت صاحب کالونی نمبر ۲ میں محمد یعقوب کلا نوری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمتِ اقدس میں محمود شاہ بھیرہ والے زیارت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ حقیر سے حضور نے ارشاد فرمایا کہ یا تم بھیرہ گئے ہو۔ حقیر نے نفی میں جواب دیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ بھیرہ دریائے جہلم کے کنارے واقع ہے۔ محمود غزنوی نے اِسے فتح کیا تھا۔ بھیرہ میں پیروں کا محلّہ بھی ہے۔ ملک وال سے بھیرہ تک ریل گاڑی جاتی ہے ہم کئی دفعہ بھیرہ گئے تھے۔ ان کے والد اللہ کے بندے تھے۔ دوسرے ملکوں میں بھی اس کی اولاد رہتی ہے۔

اسی اثنا میں عبدالقدیر خاں کا ہنوری شورکوٹ سے زیارت کے لئے حاضر ہوئے اُس وقت حضور نے ارشاد فرمایا نذیر احمد مہاجر پی بی پنڈوری ضلع ہوشیارپور والے اپنے چک لے گئے تھے۔ وہاں سے شورکوٹ

Marfat.com

گئے تھے سلطان باہو اُس وقت تک تین جگہ دفن ہو چکے تھے۔ ایک دفعہ دریا پر دفن کیا گیا تھا۔ دوسری دفعہ شور کوٹ سے دس میل کے فاصلہ پر جو شور کوٹ ہے۔ وہاں دفن کئے گئے تھے یہاں پر اصحابوں کے مزارات بھی ہیں ان کے بارے میں خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ان اصحابوں کے مزارات پر مراقبہ کیا۔ تین دن تین رات بے ہوش پڑے رہے تھے۔ یہاں پرانے زمانے کا ایک کچا قلعہ بھی تھا۔ جن کے اب صرف کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔ عبدالقدیر کاہوری نے بھوئے آصل ضلع لاہور میں مستقل مکان بنانے کی اجازت چاہی۔ اس وقت حضور نے ارشاد فرمایا تم مشورہ کر لینا۔ اور فرمایا کہ خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی مشورہ دینے والا نہ ہو تو دیوار سے مشورہ کر لینا چاہیئے۔ حقیر نے عرض کیا حضور دیوار سے کیسے مشورہ کیا جائے۔ ارشاد فرمایا کہ مشورہ کے لئے کوئی عقل مند آدمی ضروری نہیں چاہیئے کہ کسی سیدھے سادے آدمی سے مشورہ کرے وہ دیوار کی مانند ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے محمود شاہ سے فرمایا کہ عاشق اور محبوب دو ہوتے ہیں۔ محبوب محبوبیت کے درجے میں ہوتا ہے۔ جیسے نظام الدین محبوب الٰہی دہلویؒ۔ حضرت علی احمد صابرؒ۔ یہ عشق کے مقام میں فنا تھے۔

۱۴۔ اگست بروز ہفتہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ غلام مصطفٰے رزاقی ساکن لالہ موسیٰ و الطاف محی الدین شیخ کی پاک پتن شریف سے واپسی پر حضور نے دریافت فرمایا کہ تم عزیز مکیؒ زیارت کے لئے گئے تھے۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا ارشاد فرمایا کہ یہ صحابی تھے بابا صاحبؒ نے بھی اُن کی خدمت کی تھی۔ وہاں بھی ضرور جانا چاہیئے تھا۔ مزید فرمایا سید علی بخش ضلع کرنال کو خواجہ صاحب سے خلافت تھی۔ آپ ہر وقت جذب میں رہتے تھے۔ اور کمال اولیاء اللہ تھے

۱۹۔ اگست بروز جمعرات دیپال پور شریف۔

محمد الیاس درویش نے حضور سے دریافت فرمایا کہ سنا ہے ہیجڑے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا درست ہے۔

Marfat.com

۲۰ اگست بروز جمعہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے خواجہ صاحب کے خلیفہ باغ علی شاہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ سے اُن کو خلافت تھی۔ یہ تعویذ دھاگہ بھی دیا کرتے تھے۔ اور پانی بھی بھرا کرتے تھے۔ مویشیوں کو بھی چرا کر لایا کرتے تھے۔ یعنی بہت کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ صاحب اُن کے غصّے کی مثال دیا کرتے تھے۔ جیسے خشک گھاس کا ڈھیر زمین سے آسمان تک لگایا جائے۔ ذرا سی چنگاری لگنے سے ساری خشک گھاس کا ڈھیر جل سکتا ہے۔ ایسی مثال غصّے کی ہے تمام عبادت کو برباد کر دیتا ہے۔

۶ ستمبر بروز سوموار دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر حضرت صاحب نے راؤ سرفراز خاں کلا نورں سے ارشاد فرمایا روئے زمین پر سات ولائتیں ہیں۔ اسے ہفت اقلیم کہتے ہیں۔ ہر ولائیت پر ایک قطب مقرر ہے۔ ان ساتوں قطبوں پر ایک قطب الاقطاب مقرر ہے۔ جسے غوثِ اعظم بھی کہتے ہیں۔ یہ خلیفۃ اللہ بھی ہوتا ہے۔

۱۷ ستمبر بروز جمعہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اعتکاف میں مراقبہ ذکر اسم ذات، تلاوت قرآن شریف کرنی چاہیئے۔ مزید ارشاد فرمایا تقریباً نوّے سال عمر ہو چکی ہے معدہ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن ذکر کرنے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ اکتوبر بروز منگل رحیم یار خاں شہر

حضرت صاحب صوفی عبد اللطیف کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضور نے نفس امّارہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ کافر ہے۔ سب سے بُرا انسان نفس پرور ہے۔ جو نفس کی خواہشات پورا کرنے میں مصروف

رہتا ہے۔ اللہ کی یاد میں آرام ہے ورنہ دنیا سارا عذاب ہے۔ اللہ کے بندے کھڑے بیٹھے چلتے پھرتے کسی حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ اللہ نفس اور شیطان سے اُن کی حفاظت کرتا ہے پیغمبر معصوم ہیں اور اولیاء اللہ محفوظ ہیں۔

۲۳ اکتوبر بروز ہفتہ احمد پور لمہ ضلع رحیم یار خاں۔

حضرت صاحب راؤ لیاقت علی کلا نوری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ امت میں مردوں میں سب سے زیادہ فضیلت حضرت صدیق اکبرؓ کو ہے۔ اور عورتوں میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کو حاصل ہے۔ ایک دفعہ حضرت صدیق اکبرؓ حضرت عائشہؓ کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے۔ بیچ میں قرآن پاک رکھا تھا۔ اسی اثناء میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے فرمایا کہ صدیق اکبرؓ کیا تو نے شیطان کو دور سمجھا ہے۔ تنہائی میں ماں بہن کے پاس بھی مت جائیں حضور نے فرمایا وہ تو پاک ہستیاں تھیں۔ یہ ہمارے لئے سبق ہے۔ جو قدرت کے قانون کو توڑتا ہے وہ خود تباہ ہو جاتا ہے۔

رفیق النبی جو احمد پور لمہ میں آباد ہیں۔ اور مجدد صاحبؒ کی اولاد سے ہیں۔ انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ پوری نماز پڑھیں کسر نہ پڑھیں۔ یہ سب آپ کے گھر ہیں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اگر مرید پیر کے آستانہ پر آئے تو پوری نماز پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ پیشوا کا گھر انہیں کا اپنا گھر ہوتا ہے لیکن پیر اگر مرید کے گھر آئے تو اُسے کسر پڑھنی چاہیئے۔ رفیق النبی نے کہا میں نے چالیس حج کئے ہیں۔

حضرت صاحب نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ قبول کرے۔ جیسے مقدس مقامات میں اچھے اعمال کے درجے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال کی گرفت بھی بڑی ہے۔ جیسے مکہ مکرمہ میں ایک لاکھ کسی عمل کا ثواب ملتا ہے۔ اور مسجد نبویؐ میں پچاس ہزار گنا ثواب ملتا ہے اور بیت المقدس میں پچیس ہزار گنا ثواب ملتا ہے۔ اسطرح بُرے عملوں کی گرفت بھی زیادہ ہے۔ جو حاجی حج سے واپسی پر سونا کہیں کہیں چھپا کر لاتے ہیں۔ اُن کا کیا خاک حج ہے۔

حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا کہ سید میراں بھیکؒ کھڑکا میراں جی ضلع کرنال کی خدمت میں

ایک رانگڑ مرید رہا کرتا تھا۔ اُس نے تیس چالیس سال تک خدمت کی تھی۔ لیکن اُسے کچھ فیض نہ ملا۔ اُس نے خیال کیا ویسے تو پیر صاحب کچھ دیتے دلاتے نہیں۔ رات کے وقت اُن کا رنگ اور بیلوں کو بیاہ کر لے جاؤں۔ لہٰذا اُس نے اسی طرح کیا۔ صبح کے وقت مریدوں نے عرض کیا کہ رنگ اور بیل نہیں ہیں۔ صاحب نے فرمایا کہ رانگڑ کو دیکھو۔ انہوں نے جواب دیا حضور وہ تو نہیں ہے جناب صاحب نے فرمایا کہ بس وہی لے گیا۔

خواجہ صاحب رح فرمایا کرتے تھے۔ کہ آدھی دوسری قومیں اور آدمی رانگڑوں کی قوم مجھ سے سیتے ہیں آئی ہے۔ مجھ سے یہ فیضیاب ہوئے ہیں۔ اور میرے ان سے درجے بلند ہوئے ہیں۔ اس قوم میں اور قوم صفات ہیں جیسے شرم وحیا وغیرہ لیکن تکبری بھی ہے۔ جو خدا کو ناپسند ہے۔ اسی وجہ سے اس قوم میں بہت کم اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔

۲۵ اکتوبر بروز پیر روہڑی جنکشن۔

حضرت صاحب قدیمی مسجد برلب دریا میں تشریف فرما تھے۔ وقت ظہر حافظ کرامت علی رزاقی ساکن سونڈہ ضلع بہاول نگر نے امامت کے فرائض انجام دیئے۔ نماز قصر پڑھی گئی۔ دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر حافظ صاحب نے فوراً جماعت کی طرف منہ کر لیا۔ حضور نے فرمایا مقتدیوں کے سلام پھیرنے تک تم تشہد کی حالت میں بیٹھے رہا کرو۔ کیونکہ سلام پھیرنے تک یہ تمہارے تابع ہیں۔

۲۸ اکتوبر بروز جمعرات روہڑی جنکشن۔

حضرت صاحب قدیمی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سے دریافت فرمایا کہ تم چشتیاں شریف کتنے دن رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا تین سال۔ حضور نے فرمایا کہ خواجہ نور محمد صاحب رح مہار شریف شاہ سلیمان تونسوی رح کے پیشوا ہیں۔ شاہ سلیمان رح پہلے پہل سانگھڑ شریف میں رہا کرتے تھے۔ بعد ازاں تونسہ شریف میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کو خودی پسند نہیں۔ عاجزی پسند ہے۔ خواجہ صاحب رح دعا میں فارسی کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔ حضور نے اپنی زبان سے یہ اشعار پڑھے اور فرمایا کہ تم دعا میں یہ اشعار پڑھا کرو۔ اشعار

مندرجہ ذیل ہیں۔

بادشاہا بر درت بار گناہ آوردہ ام
بر درت ایں بار بر پشت دوتا آوردہ ام

چند چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست
عاجزی و بے کسی عذر گناہ آوردہ ام۔

چشم رحمت بر کشا موئے سفید من ببیں۔
زاں کہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

من نمی گویم کہ ہستم سالہا در راہ تو۔
ایں منم اکنوں کہ روح خود براہ آوردہ ام

یکم نومبر بروز پیر نواب شاہ شہر۔

حضرت صاحب محمد شاکر کاسوری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔
ایک شخص اپنے بچے کو دم کرانے کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔
اس وقت حضور نے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ غروب آفتاب کے بعد اپنے بچوں کو گھروں سے باہر نہ نکالیں۔

۳ نومبر بروز بدھ نواب شاہ شہر۔

حضرت صاحب محمد منوّر وکیل کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو فارسی کا یہ شعر ارشاد فرمایا۔

صد کتاب و صد ورق در نار کن۔
سینہ را در عشق او گلزار کن

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دید او محروم شد

۹ نومبر بروز منگل شہداد پور ضلع سانگھڑ

حضور نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم میں پیغمبروں اللہ کے بندوں اور کافروں کا ذکر ہے۔
مرنے کو تو ہر کوئی مرسے دنیا کے میدان میں ۔۔ اُس مرنے میں عجب مزا ہے جیتے جی مرجان میں

یکم دسمبر بروز بدھ کراچی شہر۔

Marfat.com

حضرت صاحب محمد شفیع دہلوی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ مغرب کی نماز کی امامت خلیفہ عظیم اللہ نے کی تھی۔ قصیدہ شریف سے فراغت کے بعد حضور نے بھائی عظیم اللہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کی نظر دلوں پر ہے وہ سیرت کو دیکھتا ہے صورت کو نہیں دیکھتا۔ بعد ازاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جبروا ہے والا تذکرہ فرمایا کہ شریعت بھی لازمی ہے۔ یاد سپارہ سورتیں تخرج سے یاد کریں گھٹا بڑھا کر پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔ حضور نے اُن کی بجائے آنا اور اکبر کی بجائے اکبار پڑھنے سے معنے بدلنے کی مثالیں دیں۔ اور فرمایا کہ شریعت بھی لازمی ہے اسی طرح بھائی عبدالشکور گجرانوالے سے فرمایا کہ تم بھی پولیس لائن میں نماز پڑھا دیتے ہو۔ اس لئے تمہیں بھی اپنی سورتیں صحیح صحیح یاد کر لینی چاہئیں۔

۱۶ دسمبر بروز جمعرات ملتان شہر۔

حضرت صاحب ماسٹر لئیق احمد کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت عشاء حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ قلعہ کی جگہ خاص جگہ ہے۔ یہاں ہر وقت رحمت کا نزول ہے۔ کیونکہ یہاں اللہ کے مقبول بندے اور اولیاء اللہ ہیں۔ یاد رہے کہ یہاں قلعہ پر حضرت بہاؤ الحق ذکریاؒ حضرت صدرالدین عارفؒ اور حضرت شاہ رکن عالمؒ کے مزارات ہیں۔

۲۴ دسمبر بروز جمعہ پاک پتن شریف۔

حضرت صاحب حاجی الطاف الرحمٰن کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت عشاء حضرت صاحب نے حاجی محمد شریف خالقی سے عشاء کی نماز کی امامت کے لئے فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ سب درویش قصر نماز پڑھیں دیپالپور شریف کے بارے میں فرمایا کہ پیشوا کے آستانے پر اس لئے کسر نماز نہیں پڑھی جاتی کہ مرید نے اپنا سرارادہ پہلے ہی پیشوا کے بیچ کیا ہوتا ہے۔

Marfat.com

سنہ ۱۹۷۷ء

۱۰ فروری بروز جمعرات لالہ موسیٰ ضلع گجرات

حضرت صاحب مسجد زرافیہ کی بالائی منزل پر تشریف فرما تھے۔ حقیر نے عرض کیا کہ کھانا پر ختم شریف پڑھ کر یتیموں کو کھلانا چاہیئے یا ویسے ہی کھلا دیئے سے میت کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ختم کا ثواب علیحدہ پہنچتا ہے۔ اور کھانے کا ثواب علیحدہ پہنچتا ہے۔

۱۶ فروری بروز بدھ قادر آباد ضلع گجرات۔

حضرت صاحب آبادی کی مشترکہ عمارت میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوپہر کے وقت فرمایا کہ عبدالستار نام میں ہی اثر ہے۔ کلانور میں عبدالستار تھا۔ جو جوانی میں ہی وصال کر گیا تھا۔ اور اُن کو میاں جان محمد کی خانقاہ کے قریب دفن کیا گیا تھا۔ خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر یہ زندہ رہتا تو بڑا کمال اولیاء اللہ ہوتا۔ عبدالستار جس کا تعلق لالہ موسیٰ ضلع گجرات سے تھا۔ اور دیپالپور میں شہید ہوا تھا۔ وہ بھی ایسا ہی تھا۔ ایک عبدالستار نکانوی جو ماہی سیال ضلع ملتان سے ہے۔ اُس نے ایک دفعہ عبدالسمیع کی ناک کاٹ کھائی تھی ایک عبدالستار ملتان منڈی میں منشی ہے۔ جس کی سات سو روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ اُس کی حالت بھی ایسی ہی ہے۔ ایک عبدالستار چک ۲۴ پیر محل ضلع فیصل آباد سے ہے۔ اُس کی حالت بھی ایسی ہی ہے۔ اور حضور کے قریب ایک عبدالستار نعت خواں جو فوج سے بھگوڑہ ہو کر سزا یافتہ ہوا بیٹھا تھا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا یہ بھی ایسا ہی ہے۔ یہ سب مست ہیں۔

۲۶ فروری بروز ہفتہ ناندیانوالا ضلع فیصل آباد

حضرت صاحب شیخ جان دین کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد فرمایا خواجہ صاحب اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

محبت پیر کی پارس بنا دے
زمیں سے عرش اعظم تک پہنچا دے
محبت پیر کی بس کیمیا ہے۔
مس قلب سیاہ جس سے طلا ہے۔
ہے کنجی جنتوں کی حبِ مرشد۔
ہے کنجی رحمتوں کی حبِ مرشد
ید اللہ فوق ایدیھم اسے جان۔
اسی کے دست کو دستِ خدا جان
ترا فعل میرا میرا فعل تیرا۔
جو ہے کار تیرا وہ ہے کار میرا
فنا ہو گیا جو تیری دوستی میں
وہ ہے یار اس کا وہ ہے یار تیرا
دو عالم خریدار اس کے ہوں بے شک
جو ہو نقد جان سے خریدار تیرا

۲۰ فروری بروز پیر تاندلیانوالا ضلع فیصل آباد

حضرت صاحب شیخ جان دین خالقی سے مخاطب تھے۔ ارشاد فرمایا کہ دنیا امتحان اور ازمائش کی جگہ ہے۔ بندے پر اگر اللہ کا فضل ہو جائے۔ تو وہ مقام ملتا ہے جو فرشتوں سے بھی بلند تر ہے

۵ مارچ بروز ہفتہ فیصل آباد شہر۔

حضرت صاحب نے سرہند شریف کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ہندوستان میں سرہند شریف خاص جگہ ہے۔ جیسے عراق میں پیرانِ پیرؒ کی جگہ بغداد شریف ہے۔ مراتب میں دونوں برابر ہیں
حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ شہنشاہ جہانگیر نے علماء سے فتویٰ لیا کہ بادشاہ کو تعظیمی سجدہ جائز ہے اس فتویٰ پر سوائے مجدد صاحبؒ کے سب علماء نے دستخط کر دیئے۔ جب یہ فتویٰ مجدد صاحب کی خدمت میں دستخط کے لئے لایا گیا۔ حضرت مجدد صاحبؒ نے فرمایا جس نے سر بنایا اسی کے لئے تعظیمی سجدہ جائز ہے۔ اور دستخط نہ کیئے۔ دربار میں بادشاہ اور مجدد صاحبؒ دونوں کے حامی موجود تھے۔ آخر یہ طے پایا کہ مجدد صاحبؒ کو آگرے بلایا جائے۔ اور دربار کی دیوار میں ایک کھڑکی رکھی گئی تھی کہ مجدد صاحبؒ جب دربار میں آئیں گے تو کھڑکی میں سے گذرتے ہوئے خود بخود سر جھک جائے گا۔ لہٰذا مجدد صاحبؒ کو دربار میں بلایا گیا۔ اور مجدد صاحبؒ نے کھڑکی میں سے اپنے پاؤں مبارک پہلے نکالے اس پر بادشاہ آگ بگولا ہوا۔ اور مجدد صاحبؒ کو گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا۔ قلعہ میں تقریباً دو ہزار قیدی تھے۔ مجدد صاحب نے ان کو اللہ کا نام

Marfat.com

بتایا اور کمال تک پہنچا کر قلعہ سے باہر نکال دیا۔ حالانکہ قلعہ پر پہرے دار موجود تھے۔ قلعہ میں صرف مجدد صاحب تنہا تھے۔ جب یہ خبر بادشاہ کو دی گئی بادشاہ نے حکم دیا کہ فقیر کا سر اتار دو۔ مجدد صاحبؒ نے فرمایا کہ میرا سر اتارنے پر تمام جہان کا سر اتر جائے گا۔ بادشاہ کو اطلاع دی۔ بادشاہ کا وزیر بڑا ہوشیار تھا۔ وزیر نے کہا بادشاہ سلامت پہلے فقیر کو آزمالیں مجدد صاحبؒ کی انگلی پر چیرا دیا گیا۔ تمام جہان کی وہی انگلی چیر گئی یہاں تک کہ نوزائیدہ بچے کی وہی انگلی چری ہوئی پائی گئی۔ اس پر بادشاہ کانپ کر قدموں میں گر پڑا۔ مجدد صاحب نے بادشاہ کے ٹھوکر ماری اور کہا تو مجھے کیا قید کر سکتا تھا۔ میں خدا کے حکم سے قید ہوا تھا۔ اور دو سال میں اتنی مخلوق کو فیضیاب کیا۔ بادشاہ ہمیشہ مجدد صاحب سے ڈرتا رہا۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحب علیہ رحمت غوث الاعظم بھی تھے اور شمس الکونین کا خطاب بھی ملا تھا۔ آپ سے مجددی کے کام بھی لیئے گئے تھے۔ اسلام جیسے خانہ کعبہ میں پھیلا تھا۔ اسی طرح اسلام ہندوستان میں کلا نور سے پھیلا ہے۔ جلسہ نکاح بیوگان کے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے اور دعا میں شامل تھے۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے خواجہ صاحب علیہ رحمتہ محدود ان شریف ریاست پٹیالہ میں تھے۔ دو مسلمان سپاہی ایک ہندو قیدی کو پکڑ کر لائے رات کے وقت خواجہ صاحبؒ کے ہاں قیام تھا۔ سپاہیوں نے تو کھانا کھالیا تھا۔ کیونکہ وہ مسلمان تھے۔ اور قیدی نے کھانا نہ کھایا۔ کیونکہ وہ ہندو مذہب کا تھا۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ اگر کھانا نہیں کھاتا تو بھینس کے نیچے کٹا چھوڑ دو۔ جب بھینس دودھ دینے کے لیئے تیار ہوئی اُس قیدی سے کہا کہ تم بھینس کے تھنوں میں سے دودھ پی لو۔ اس نے دودھ نہ پیا کیونکہ وہ رنجیدہ تھا۔ رات کو جب سب نے کھانا کھالیا اور خواجہ صاحبؒ مکان کے اندر تشریف لے جانے لگے۔ تو اُس وقت خیال آیا کہ ہندو قیدی نے کھانا نہیں کھایا۔ اُس وقت خواجہ صاحبؒ نے ایک درویش کو محدود ان شریف بھیجا اور اُس کے لئے ہندو حلوائی سے مٹھائی منگوا کر دی تب اُس قیدی نے مٹھائی کھائی۔

Marfat.com

۱۰ مارچ بروز جمعرات پیر محل تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔

حضرت صاحب عبدالعزیز کے مکان واقع کچی کوٹھی میں تشریف فرما تھے۔ عبدالقادر نارووالی نے کہا کہ حضور اذان پڑھ دیں حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ حجرہ میں تو باہر جہاں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں جنگل تھا اِس لئے اذان پڑھی جاتی تھی۔ یہاں آبادی ہے اذان کی ضرورت نہیں صرف تکبیر کافی ہے۔ اگر جنگل میں دو آدمی بھی ہوں تو اذان و تکبیر کہہ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔

۱۴ مارچ بروز پیر چک نمبر ۶۶۸ گ ب ضلع لائل پور۔

حضرت صاحب دلدار کے مکان پر تشریف فرما تھے محمد طاہر رزاقی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے ایک بہت لمبا عریضہ لکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کا نفسِ مضمون اِس قسم کا تھا کہ آپ کے ہاتھ خدا، پیر خدا، زبان خدا۔ یہ سن کر حضور نے اُس کو بلایا۔ اور دریافت فرمایا کون ہو۔ اُس نے جواباً طاہر عرض کیا۔ حضرت صاحب نے اُسے بہت دیر تک سمجھایا۔ خدا کے سوا مشکل کشا کوئی نہیں۔ پیغمبر اولیاء اللہ سب مشکل کشوا ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مشکل حل کرواتے والے ہیں۔ حل کرنے والی اللہ کی ذات ہے۔ اللہ کی نظر دلوں پر ہے۔ اور اللہ کے بندوں کی نظر بھی دلوں پر ہے۔ تصنع اور بناوٹ سے کام نہیں چلتا

۲۰ مارچ بروز اتوار ساہیوال شہر

حضرت صاحب مسجد نقشبندیہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ فنا فی الوجود، فنا فی الشیخ۔ فنا فی الرسول۔ فنا فی اللہ۔ بقا باللہ۔ بقا باللہ کو اللہ تعالیٰ ایک اور جسم عنایت کرتا ہے جو اللہ کی حضوری میں ہر وقت رہتا ہے۔ اور اُس کا عکس اِس خاکی وجود پر پڑتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایڑی سے چوٹی تک ساڑھے تین کروڑ بال یا مسام ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ سانس آنے جانے سے سات کروڑ دفعہ اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔

۲۲ مارچ بروز منگل ساہیوال شہر

Marfat.com

حضرت صاحب مسجد نقشبندیہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے حقیر سے دریافت فرمایا کہ نماز

میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہو کہ نہیں۔ حقیر نے جواب دیا سورہ فاتحہ سے پہلے

بسم اللہ شریف پڑھتا ہوں اور سورت سے پہلے بسم اللہ شریف نہیں پڑھتا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا

سورہ فاتحہ اور سورت سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیئے۔

۲۷ مارچ بروز اتوار چک $\frac{46}{2-L}$ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

حضرت صاحب چک کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں تیری مخلوق کی ضیافت کروں گا۔ باری تعالیٰ نے منظور فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے انسان، جن چرند پرند چونٹی تک تابع تھے۔ ہوا بھی تابع تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دیوؤں سے کئی ماہ میں کھانے کے ڈھیر تیار کروائے۔ اسی اثنا میں ایک آبی جانور نکلا اور کہا سلیمان علیہ السلام مجھے کھانا دو۔ آپ نے کہا جب اوروں کو ملے گا تو تمہیں بھی مل جائے گا۔ اس جانور نے کہا میں بہت بھوکا ہوں۔ مجھے پہلے کھلا دو۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اچھا کھالے اس جانور نے سارے کھانے کا صرف ایک لقمہ کیا۔ جو اتنے عرصے میں تیار ہوا تھا۔ اس جانور نے کہا مجھے اتنے دو لقمے اور دو۔ میں روزانہ تین لقمے کھایا کرتا ہوں سلیمان علیہ السلام نے توبہ کی اور فرمایا کہ تو ہی اپنی مخلوق کا رازق و خالق ہے۔ اٹھارہ ہزار مخلوق ہے۔ ایک ہزار مخلوق کا بھی شمار نہیں کیا جا سکتا۔

۳۱ مارچ بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ دنیا مال اور اولاد دو چیزوں کا کھیل ہے۔ یہی مال اگر خدا کے رستے میں خرچ کیا جائے جو کہ نعمت ہے۔ اور نیک بخت اولاد صدقہ جاریہ ہے۔ جو ہر نماز میں والدین کے لئے مغفرت مانگتی ہے ارشاد فرمایا کہ کہیں والدین اولاد کے لئے ترستے ہیں۔ اور کہیں والدین اولاد سے تنگ ہیں۔

Marfat.com

۲ مئی بروز پیر دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بھائی محمد سلیم درویش کتاب صلوٰۃ دائمی پڑھ رہے تھے صفحہ نمبر ۱۴۶ پر مندرجہ ذیل تحریر تھی۔

اے مددگار غریباں اے پناہ بیکساں
اے نصیر عاجزاں اے مایہ بے مایگاں

کارواں صبر و تحمل کا ہوا دل سے رواں
کہنے آیا ہوں میں اپنے درد و غم کی داستاں

رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

قادرا قدرت تو داری ہر کمال
انت ربی انت حسبی ذوالجلال

اگر کوئی مشکل ہو تو ہر نماز کے بعد یہ دعا تین مرتبہ پڑھا کرے۔ مشکل آسان ہو جائے گی۔ مجرب ہے۔ [کتاب الصلوٰۃ دائمی صفحہ نمبر (۱۴۶)]

یہ سنکر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا یاد کو از بر یاد ہے۔

۴ مئی بروز بدھ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بھائی محمد سلیم درویش کتاب الصلوٰۃ دائمی" پڑھ رہے تھے بیان کچھ اسطرح تھا کہ ایک خوبصورت نوجوان صاحب مکاشفہ کی والدہ کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس مجلس میں ایک شخص کے پاس ستر ہزار کلمہ شریف جمع تھا۔ اُس نے وہ کلمہ شریف اُس نوجوان صاحب مکاشفہ کی والدہ کو ایصالِ ثواب کیا۔ جس سے اُس کی نجات ہوگئی۔ وہ نوجوان اِس عمل پر بہت خوش ہوا۔ حضرت صاحب نے یہ بیان سنکر ارشاد فرمایا کہ میت کے بعد تیجا اِسی مقصد کے لئے کیا جاتا ہے۔

۸ مئی بروز اتوار دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضور عبدالوہاب ڈپٹی منیجر جننگ فیکٹری خانیوال سے مخاطب تھے۔ دریافت فرمایا کہ تم سید محمود شاہ سے ملا کرتے ہو اُس نے نفی میں جواب دیا۔ حضرت صاحب

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا انہیں میرا سلام کہنا۔ وہ بھیرہ (ضلع سرگودھا) کے پیر ہیں۔ آجکل میونسپل کمیٹی خا[ئر]
کے چیف افسر ہیں۔ بہت اللہ کے بندے ہیں۔ پاک پتن میں ملازمت پر رہے ہیں۔ وہاں اُن [کا]
ذاتی مکان بھی ہے۔ اور ہر سال دربار بابا صاحب میں رمضان شریف کے مہینے میں معتکف ہوتے
اُن کے والد کا یہاں مزار ہے۔ بھیرہ بھی کئی دفعہ گئے ہیں۔

۲۵۔جون بروز ہفتہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب کی خدمت میں بہاولپور شہر سے ایک صاحب زادے حاضر ہوئے جوکہ امام ناصر الدین جالندھری کی اولاد سے تھے۔ انہوں نے ایک عریضہ اور زیتون کی تسبیح نذرانہ کے طور پر پیش کی۔ عریضہ کا نفسِ مضمون یہ تھا کہ مجھے ہیرا در جوگ دونوں چاہیں۔ حضرت صاحب نے عریضہ پڑھوایا اور ارشاد فرمایا کہ۔

ہرکہ خدمت کرد او مخدوم شد — ہرکہ خود را دید او محروم شد

حضرت صاحب کتاب فتح ربّانی پڑھوا رہے تھے۔ بیان تھا کہ اللہ کے بندوں کو کسی شے کی حاجت نہیں۔ خلیفہ عبدالرحیم کلا نوری نے اعتراض کیا کہ خلیفہ نور احمد خاں نبیرہ خواجہ عبدالخالقؒ سائیں جی صاحب کے بارے میں کیوں دعا مانگتے ہیں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ قرآنِ کریم میں دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اگر تمہارے کہنے کے مطابق درست ہوتا تو مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ دعا مغفرت کے لئے کیوں فرماتا۔

۱۶ جولائی بروز ہفتہ دیپالپور شریف

حضرت صاحب بس کے انتظار میں باہر والے چوک میں تشریف فرما تھے۔ اسی اثنا میں صاحبزاد[ہ] بلال احمد جو اپنی گاڑی میں سوار تھے۔ حضرت صاحب سے گاڑی کے ذریعے سفر کرنے کی التجا کی۔ حضو[ر] نے انکار فرمایا اور صاحبزادہ بلال احمدؐ کو نصیحت فرمائی کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے کہ اپنے والدین کی خدمت کرو اور اگر اُن کو بڑھاپے کی حالت میں پاؤ تو اُن کے سامنے ذلت کے بازو جھکا دو اور اُن کے آگے اُف تک نہ کرو۔

۱۳۔ اگست بروز ہفتہ چک نمبر ۱۵ بنا ۱/۴۱ بی لیاقت آباد ضلع میانوالی۔

حضرت صاحب چک کی مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ امام صاحب حافظ عبدالکریم نے فجر کی نماز بہت آہستہ اور گنگنا کر پڑھائی۔ حضرت صاحب تو بہت عمر رسیدہ ہیں۔ لیکن ساری قرأت میں صرف نوح علیہ السلام کا لفظ سنا۔ خلیفہ شریف شاہ نے دوبارہ نماز پڑھائی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بینائی کی کمزوری کی وجہ سے اب قرآن مجید نہیں پڑھتا۔ ستر اسی سال کی عمر تک قرآن شریف پڑھا ہے۔ پڑھنے کی مشق کی وجہ سے سارا قرآن شریف رواں ہے۔ قرأت سنتے وقت ذہن میں خود بخود لفظ آجاتے ہیں۔

۲۷۔ اگست بروز ہفتہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے یہ قرآنی آیت تلاوت کی۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ: اے مومنو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور ڈھونڈو تم طرف اُس کی وسیلہ اور مجاہدہ کرو بیچ راہ اُس کے تاکہ تم فلاح پاؤ۔

عبدالمجید رزاقی نے کہا کہ مجھ سے کسی نے پوچھا تھا کہ ۷۳ فرقے سب مسلمان ہیں؟ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان عمل سے بنتا ہے نام سے نہیں بنتا۔

محمد انور رزاقی کا خط آیا جس میں اُس نے تحریر کیا کہ میں نے ایک سادہ کاغذ پہ بیوی کو تین دفعہ طلاق لکھدی۔ والدین نے کہا طلاق نہیں ہوئی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا لکھنا تو درکنار صرف تین مرتبہ زبان سے کہنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

۸ ستمبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب کے بڑے صاحبزادے غلام قادر مرحوم کے نواسے نور احمد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک عریضہ پیش کیا جس میں تحریر تھا کہ حضور کے صدقے سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی بشارت ہوئی تھی۔ کسی جنگل میں پیران پیر دستگیر محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ مجھے چھڑی سے کچھ سمجھا رہے تھے۔ اس پر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ مری باجی کا نکی سنی تین ترے تو تین جنوں تے نہ سنی کہاں گئے وہ لوگ

فرمایا گھر والے اسی وجہ سے محروم رہتے ہیں وہ اپنا سمجھتے ہیں۔ اس کی کئی مثالیں ہیں جیسے چراغ تلے اندھیرا۔ ابوجہل کی مثال دی۔ وہ محروم رہا اور تین سو میل دور مدینہ منورہ میں آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پاک کی۔ بعد میں حضرت علی احمد صابرؒ جو بابا فریدالدین گنج شکرؒ پاک پتن کے بھانجے تھے۔ یہ یتیم بچے تھے۔ اُن کی والدہ قندھار میں تھیں۔ خیال کیا بھائی کے لنگر خانے میں یتیم بچے کی پرورش ہو جائے گی۔ پاک پتن شریف لے آئیں۔ بابا صاحبؒ اُن کے حقیقی بھائی تھے۔ سب ماجرا سنایا۔ بابا صاحبؒ نے انہیں لنگر سونپ دیا۔ بارہ سال کے بعد قندھار سے بابا صاحبؒ کی بہن آئیں اور خیال کیا کہ اب تو بیٹا جوان ہو گیا ہوگا۔ آکر دیکھا کمزوری کی وجہ سے ہڈیاں نکل رہی تھیں۔ افسوس کیا اور بھائی سے کہنے لگیں کہ میں تمہارے پاس اس لیے چھوڑ گئی تھی۔ بابا صاحبؒ نے اپنے بھانجے صابر صاحبؒ کو بلایا اور فرمایا میں نے تمہیں لنگر سونپ دیا تھا۔ صابر صاحب نے کہا مجھے اوروں کو کھلانے کے لئے کہا تھا۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ خود بھی کھا لینا۔ اس وقت بابا صاحبؒ نے انہیں صابر کا خطاب دیا تھا۔ اب بھی پاک پتن شریف میں بابا صاحبؒ کے آستانے میں اُن کا حجرہ موجود ہے۔ اُن کی والدہ بابا صاحبؒ سے کہنے لگیں اب آپ کا بھانجا جوان ہو چکا ہے آپ اپنی لڑکی سے اس کی شادی کر دیں۔ بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ شادی کے لائق نہیں ہے۔ بہن نے کہا آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں یتیم لڑکے کو کیوں لڑکی دو گے۔ اس پر بابا صاحبؒ نے اپنی لڑکی کا نکاح صابر صاحبؒ سے کر دیا۔ دلہن کو سمجھایا کہ جب رات کے بارہ بجے کے بعد اُن کو ہوش آئے تو اُن سے باتیں کرنا۔ یہ بچاری حجرہ میں آدھی رات تک کھڑی رہی۔ بارہ بجے کے بعد جب دیکھا کہ صابر صاحبؒ کو کچھ ہوش آیا تو یہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ صابر صاحبؒ نے پوچھا تم کون ہو۔ انہوں نے جواب دیا میں آپ کی بیوی ہوں۔ صابر صاحب نے کہا کیا خدا کے ہاں بھی بیوی ہوتی ہے۔ اُن پر ایسی نظر پڑی کہ وہ وہیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ صبح کے وقت جب اُن کی والدہ نے یہ دیکھا تو کہا کہ میں بھائی کو کیا منہ دکھاؤں گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا جن بزرگوں کی اولاد درویشی کی طرف آئے انہیں دوگنا فیض ہوتا ہے۔ جیسے بابا صاحبؒ کے

بھانجے تھے - اللہ تعالیٰ نے کتنا کمال بخشا تھا۔

۱۰ ستمبر بروز ہفتہ دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا خواجہ صاحبؒ یتیموں سے بھیک بالکل نہیں منگوایا کرتے تھے۔ بلکہ اُن کے لئے خود مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ خواجہ صاحب علیہ رحمت جہازگڑھ ضلع رہتک تشریف لے گئے۔ ایک جگہ کانی چمار (موچی) قطار میں جوتیاں گانٹھ رہے تھے۔ ان چماروں سے خواجہ صاحب نے یتیموں کے لئے ایک ایک دو دو پیسے لینے شروع کر دیئے۔ اُس وقت حضور کے ساتھ کپتان قلندر خاں کالا نوری، رسالدار عبداللہ خاں کلا نوری، صوبیدار میجر عاشق علی خاں کلا نوری اور بہت سے فوجی سردار ساتھ تھے۔ جب انہوں نے خواجہ صاحبؒ کو یتیموں کے لئے چندہ لیتے دیکھا عرض کیا حضور ہم یتیم خانے کی خود امداد کریں گے۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک یتیم بچہ ملا۔ جوکہ بھوکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اُٹھا لیا۔ اصحابہ کرامؓ کے گھروں میں گئے لیکن اتفاق کی بات کسی کے گھر سے اُس بچے کو کھلانے کے لئے کچھ نہ ملا۔ آخر کار ایک یہودی جوکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا۔ اُس یتیم بچے کو لیکر اُس یہودی کے گھر چلے گئے تاکہ کھانا کھلا سکیں۔ یہ دیکھ کر یہودی نے خیال کیا یہ اللہ کا سچا نبی ہے۔ جوکہ یتیم بچے کو لیکر ایک دشمن کے گھر آ گیا۔ اُس نے کلمہ پڑھا اور بخوشی ایمان لے آیا۔

۱۲ ستمبر بروز پیر دیپالپور شریف۔

بوقت عصر حقیر نے غسل کیا۔ حضرت صاحب نے حقیر سے وضو کے بارے میں دریافت فرمایا۔ حقیر نے عرض کیا غسل کیا تھا۔ جس میں تین بار کلی کی تھی، تین بار ناک میں پانی ڈالا تھا۔ اور تین دفعہ جسم پر پانی ڈالا تھا۔ لیکن وضو نہیں کیا تھا۔ فرمایا وضو کرنا بہتر ہے۔ غسل سے پہلے کریں یا بعد میں کریں۔

۱۴ ستمبر بروز بدھ دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حلقہ ذکر کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں ایک

دیہاتی مضافات دیپاپور شریف سے آیا۔ اُس وقت حضرت صاحب حاضرین کو نصیحت فرما رہے تھے۔ اُس دیہاتی نے کہا حضور مجھے آپ کی باتوں میں بڑا چسکا آتا ہے۔ کیونکہ آپ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا تو دنیا میں پھنسا ہوا ہے۔ بیوی بچے بھی ہیں۔ اُس نے کہا میں شادی کے لئے تیار نہیں تھا۔ میرے چچا کہنے لگے کہ اگر شادی نہیں کرے گا تو گناہگار ہو گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی تھی۔ اگر انسان شہوت کو ضبط کر سکے تو شادی کی ضرورت نہیں۔ اور اگر نہ ضبط کر سکے تب شادی کرے۔ تاکہ گناہوں سے بچ سکے اور اللہ تعالیٰ صالح اولاد عطا فرمائے۔

۱۰ ستمبر بروز اتوار دیپاپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حق نور زمانی کلانوری سے مخاطب تھے۔ ارشاد فرمایا کہ حضرت حسنؓ خدا نما اور حضرت حسینؓ رسول نما کے زیر سایہ بہت مخلوق دفن ہے۔ بعد ازاں فرمایا کہ حضرت باقی باللہؒ کا مزار چار دیواری میں ہے۔ اُن کے قریب ہی اُنکے صاحبزادے کا مزار ہے۔ اُن سے پرے دوسرے صاحبزادے کا مزار ہے۔ جو کہ جلالی تھے۔ اور قریب ہی بجلی طرف باقی باللہ ثانیؒ دفن ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت باقی باللہؒ کے ہاں کچھ مہمان آئے تھے۔ لیکن اس وقت لنگر میں کچھ کھانے کا بندوبست نہ تھا۔ قریب ہی ایک نانبائی رہتا تھا۔ مہمانوں کی خبر سن کر اپنی بساط کے مطابق کھانا لایا۔ یہ دیکھ کر حضرت صاحبؒ بہت خوش ہوئے اور بولے مانگو کیا مانگتے ہو۔ نانبائی نے کہا مجھے اپنے جیسا بنا دو۔ حضرت نے فرمایا نہیں کچھ اور مانگو۔ لیکن وہ نہ مانا۔ بدستور بضد رہا۔ آخر کار حضرت صاحبؒ نے توجہ فرمائی۔ اور اپنے جیسا بنا دیا۔ سے ہوش نہ تھی نانبائی نے تین دن کے بعد وصال فرمایا۔

۹۔ اکتوبر بروز اتوار ملتان شہر۔

حضرت صاحب محمد اشفاق رزاقی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت عشاء ایک آدمی نے حضرت صاحب

اُن کی خدمت میں زور زور سے بولنا شروع کر دیا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا خواجہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ پیشوا کے سامنے ایسے رہنا چاہیے۔ جیسے شیر کے سامنے بکری بندھی ہو اور خوف کرے کہ کہیں جھپٹا مار کر گردن نہ توڑ دے۔ ایسی حالت میں مرید فیضان و انوارات کھینچتا ہے۔ یہ باطن کا معاملہ ہے۔ حضرت صاحب کو جب یہاں ملتان میں ٹھہرانے کا زیادہ اصرار کیا تو ارشاد فرمایا کہ محبت والے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں۔

۱۱- اکتوبر بروز منگل ملتان شہر۔

حضرت صاحب راؤ نسیم سلیمان کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ نسیم سلیمان نے حضرت صاحب کی خدمت میں تبرکات پیش کیے۔ جن میں حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کی ٹوپی مبارک تھی۔ اور سرخ رنگ کی کملی کا ٹکڑا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت کا تھا۔ جو حضرت شاہ غلام علیؒ مدینہ منورہ شریف سے لائے تھے۔ نسیم سلیمان نے بیان کیا اُن کے پھوپھا حاجی علی گڑھ یوپی کے تھے۔ اُن کے پردادا کو حضرت شاہ غلام علیؒ سے خلافت تھی۔ نسیم نے حضور سے عرض کیا۔ کہ حضور یہ ٹوپی اوڑھ لو۔ حضور نے فرمایا وہ تو اپنے سلسلے کے تھے۔ اور مجدد وقت تھے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ میں اُن کی ٹوپی کیسے اوڑھوں اور فرمایا جامع مسجد دہلی کے سامنے چتلی قبر ہے۔ وہاں احاطہ میں حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ۔ حضرت شاہ غلام علیؒ مولانا ابو سعیدؒ اور مولانا ابو الخیرؒ کے ایک ہی احاطہ میں مزارات ہیں۔ وہاں ایک پٹھان پہرے پر رہا کرتا تھا۔ جو حضورؒ کے خاندان کے سوا کسی کو اندر نہیں جانے دیا کرتا تھا راؤ نسیم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی خاک مبارک حضور کو پیش کی۔ اور بتایا کہ یہ بھی حضرت غلام علی شاہؒ کے وقت سے ہمارے خاندان میں ہے۔ پھر حضرت صاحب نے تھوڑی سی خاک مبارک کھائی۔ اور ہاتھ اپنے دل پر صاف کیا یعنی تھوڑی سی خاک مبارک دل کے مقام پر ملی۔ اس کے علاوہ شاہ کمال کیتھلیؒ کے مزار کا تبرک پیش کیا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بابو ہم کیتھل بھی شاہ کمالؒ کے مزار پر گئے تھے۔ اور رات کو وہاں ٹھہرے تھے۔ یہ مزار تالاب پر واقع ہے۔ انہوں نے مجددؒ صاحب کو اپنی زبان مبارک چسائی تھی۔ نسیم سلیمان نے بہت سے تبرکات رکھے ہوئے تھے۔ اُن کے لکڑی کے بڑے بڑے کنگھے تھے۔ تسبیحیں بھی تھیں۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

اور دیگر مزارات کی خاک بھی پیش کی۔

۱۶- اکتوبر بروز اتوار اسماعیل آباد ملتان

حضرت صاحب نیاز محمدؒ کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے جنّات کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ان کی سینکڑوں ہزاروں برس عمریں ہوتی ہیں۔ خواجہ قادر بخشؒ کے دو جن جو مشتاق مرید تھے۔ جواب تک کوٹ شریف میں رہتے ہیں۔ خواجہ قادر بخشؒ کے وصال کو سو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ یہ حضور خواجہ عبدالخالقؒ سے مذاق کر لیا کرتے تھے۔ اُن کی گھڑی اٹھا کر لے جایا کرتے تھے اور پھر وہیں رکھ جایا کرتے تھے۔ ان کی بادشاہی کی حدیں دو دریاؤں کے درمیان ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ تہجد کے وقت جنات کا بادشاہ صالح آستانہ توکلیہ پر آیا اور بیعت ہوا تھا۔ بادشاہ صالح کے ساتھ چالیس جنات بھی بیعت ہوئے تھے۔ خلیفۃ اللہ انسان ہے۔ یہ جنات انسان سے فیض لیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو طاقت بخشی ہے۔ کہ ہوا میں بھی اڑتے ہیں۔ اور شکل بھی تبدیل کر لیتے ہیں قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ "میں نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا"۔

۱۷- اکتوبر بروز پیر اسماعیل آباد ملتان۔

حضرت صاحب نیاز محمد رزاقی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ فجر کی نماز حافظ افتخار احمد رشتہکی نے پڑھائی۔ اور بعد نماز دُعا کی کہ اے اللہ ہمارے پیشوا کو صحت کاملہ عطا فرما اور عمر دراز کر۔ حضرت صاحب کی طبیعت گزشتہ رات سے خراب تھی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ آخری سانس سلامتی اور خوشنودی سے نکالے آخر جانا ہے۔ رہنا کسی نے نہیں۔ خواجہ صاحبؒ کی سفر میں شہادت ہوئی تھی۔ حضور سفر میں ہی رہے۔ قیام نہیں کیا تھا۔ مزید فرمایا۔ جہاں بھی آخری سانس نکلے مجھے مسجد کے پیچھے دفن کر دینا۔ بعد ازاں بھائی محمد سلیم حضور کا خادم و دیگر ڈاکٹر کو لینے چلے گئے۔ ارشاد فرمایا۔ واپس بلاؤ۔ ڈاکٹر کیا کرے گا؟ اگر علاج قطعی ہو تو کوئی حکیم ڈاکٹر ہی نہ مرے۔ ارشاد فرمایا۔ حضرت لقمان علیہ السلام کے بارے

Marfat.com

بیں پیغمبر اور ولی کا اختلاف ہے انھوں نے اپنی موت کے وقت ننانوے لقمان بنائے تھے۔ فرشتہ روح قبض کرنے آیا۔ دیکھا ننانوے لقمان بیٹھے ہیں۔ بڑا حیران ہوا کہ کس کی روح قبض کروں اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں التجا کی اور ماجرا بیان کیا ارشاد ہوا کہ کہنا واہ واہ۔ خوب بنائے۔ پہ ایک کسر رہ گئی۔ جو جواب میں بولے اُسکی روح قبض کر لینا۔ فرشتہ نے جاکر سوال کیا کہ صرف ایک کسر رہ گئی۔ حضرت لقمان علیہ السلام فرمانے لگے۔ وُہ کیا۔ فرشتہ نے اُن کی روح قبض کر لی کہ بس یہی کسر تھی۔

۲۲۔ اکتوبر بروز ہفتہ کوٹلی نجابت تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

حضرت صاحب ارشاد علی خاں کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ حکیم محمدؐ دین صاحب فیصل آباد والوں سے حضرت صاحب نے فرمایا۔ تمام روئے زمین کا انتظام وقت کے غوث اعظم یا قطب الاقطاب کے پاس ہوتا ہے۔ اور وہ خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔ چاند سورج اُن کی اذن سے نکلتے ہیں۔ ہر شہر گاؤں میں اہل خدمت ہوتے ہیں۔ کوئی جگہ ان سے خالی نہیں ہوتی۔ ابدال نقی۔ نقی۔ اوتاد۔ غوث اعظم سے چپڑاسی تک انتظامیہ میں ہوتے ہیں۔ سب سے نچلہ درجہ مجذوب کا ہے۔ جو دنیا سے ایک طرف ہوتے ہیں۔ مزید ارشاد فرمایا۔ مجدد الف ثانیؒ کے بادشاہوں تک غلام تھے۔ ایک دفعہ مجدد الف ثانیؒ براص شریف کے قریب سے گزر رہے تھے۔ آواز آئی اے مجدد وقت ادھر دیکھو ہم ہزاروں سال سے آپکا انتظار کر رہے ہیں۔ ان مزارات پر فاتحہ کی آبادی تھی مجدد صاحبؒ نے اُس کو صاف کروا کر چاروں طرف احاطہ بنوا دیا۔ براص شریف رانگڑوں کا گاؤں تھا۔ آدم علیہ السلام کی اولاد کروڑوں پدموں تک ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سراندیپ میں اترے تھے۔ اور حضرت حوا علیہا السلام جدّہ میں اُتری تھیں حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو پہاڑ پسند ہیں۔ بیت المقدس شریف۔ کعبۃ اللہ اور مدینہ شریف میں بھی پہاڑ ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے پانی کی تلاش میں سات چکر لگائے تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایڑیاں

رگڑیں تو چشمہ نکل آیا جسے آب زم زم کہتے ہیں۔ اگر اُس کو روکا نہ جاتا تو یہ چشمہ سارے جہان کو ڈبو دیتا۔ آب زم زم شفا ہے۔ اور غذا کا بھی کام دیتا ہے۔ پیغمبروں نے بغیر غذا کے چلے کئے ہیں۔ اور صرف پانی پر گزارہ کیا۔ حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا کہ سفر میں سنت و نتر پڑھنا چاہیئے۔ نفل معاف ہیں۔

۲۵ - اکتوبر بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں فضل الرحمن نے حاضری دی اور تعمیر خانہ اور نذرانہ کے لئے الگ الگ رقم دی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے فضل و کرم سے مجھے نذرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب رقم لنگر خانہ میں دیتے ہیں۔ حافظ فضل الرحمن کے ساتھ دو نابینا حافظ بھی آئے تھے۔ حضرت صاحب نے اُن سے فرمایا۔ تم بھی سو سو روپے لاؤ۔ مزید فرمایا تم نابینا ہو۔ اپنے دل کی آنکھیں کھولو ایک نے کہا حضور پھر کھول دو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کیا کھول دوں۔ خبر نہیں کیا کیا خیالات دل میں لئے پھرتے ہو۔ کبھی عورت کا خیال ہوتا ہے کبھی کچھ۔ دونوں نابیناؤں نے چلتے وقت دُعا کے لئے عرض کیا۔ ارشاد فرمایا۔ تہجد پڑھا کرو۔ اور اللہ اللہ کرا کرو۔

۲۹ - اکتوبر بروز ہفتہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور پیران پیرؒ کی کتاب فتح الربانی سُن رہے تھے۔ ارشاد فرمایا۔ یہ پیران پیرؒ کے وعظ ہیں۔ ایسی کتاب اور کہیں نہیں دیکھی۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ کہ تیرے سانس ہیرے جواہرات ہیں۔ ان کی قدر کر سارا جہاں بھی قیمت میں ادا کرے گا تو بھی ایک سانس واپس نہیں آئے گا۔

یکم نومبر بروز منگل بہاول نگر شہر۔

حضرت صاحب شیخ لیاقت علی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ اول وقت نماز پڑھنے کے بارے

Marfat.com

میں ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ صاحبؒ کو ایک خواب نظر آیا تھا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے ایک بڑے اولیا اللہ بزرگ تھے۔ جن کو فرشتے عذاب دے رہے تھے۔ گڑھے میں سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرشتوں سے پوچھا کہ یہ تو بہت بڑے اولیا اللہ تھے۔ فرشتوں نے جواب دیا۔ ایسے ہی تھے۔ لیکن دو چیزوں میں سستی کیا کرتے تھے۔ ایک تو نماز دیر سے پڑھتے تھے۔ دوسرے جماعت کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اس دن کے بعد خواجہ صاحبؒ اوّل وقت نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک منٹ دیر نہیں کرتے تھے۔ ورنہ وہی خواب کا نظارہ سامنے آجاتا تھا۔ حضور خواجہ صاحبؒ کا وصال بھی اوّل وقت فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے سجدے میں ہوا تھا۔
جمعہ کا دن تھا اور محرم کی سترہ تاریخ تھی۔

مزید ارشاد فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ یہودی اور مشرک اسلام کے سخت دشمن ہیں بہتر عیسائی ہیں۔ جن سے نکاح اور ذبیحہ جائز ہے ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ کسی کی بھی حکومت ہو اگر ملک میں عدل اور انصاف اور امن امان ہو تو شرارتی اور مفسدین کے پیچھے نہ ہو۔ بیت المقدس شریف جہاں قبلہ اوّل ہے۔ وہاں یہودی شہر میں نہیں آسکتے تھے۔ اور اب سارے شہر پر قابض ہو گئے ہیں مسلمانوں کے عمل کرنے کی وجہ سے قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ [illegible] غالب ہو گے۔

۴ نومبر بروز جمعہ بہاول نگر۔

حضرت صاحب شیخ مقبول احمد کے مکان پر تشریف فرما تھے بوقت عصر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بہت مخلوق تھی یہ سب خواجہ صاحبؒ کا فیض ہے (شیخ لیاقت علی نے خواجہ صاحبؒ کا عرس کروایا تھا) ارشاد فرمایا وصال کے قریب خواجہ صاحبؒ مجھ سے بار بار یہی فرماتے تھے۔ کہ عبدالرزاق میرا کتنا وقت باقی ہے میں ڈر دوں۔ ان کو سب خبر تھی۔ بعد ازاں عمر شاد وکیل بہاول نگر بغرض زیارت حاضر ہوئے وکیل مذکور نے اپنا اور اپنی اہلیہ کے درد کا ذکر کیا اور دعا کے لیے عرض کی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا دعا۔ دوا۔ اور صدقہ تینوں میں اثر ہے دوا کرنا سنت ہے لیکن بھروسہ اسی پر رکھو۔ وکیل صاحب نے کہا دوا تو کرتے ہیں۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا تہجد کی نماز پڑھا کرو۔ وکیل نے کہا درد کے لیے۔ بیوی تہجد کی نماز پڑھا کرے۔ فرمایا ہاں

Marfat.com

اس کی بڑی فضیلت ہے - نیز فرمایا لوگ جب پانی دم کرنا لیتا اور پیا کرتا - وکیل نے کہا مالش کے لئے تیل بھی دم کراتوں - حضرت صاحب نے فرمایا ہاں - تیل بھی مالش کے لئے ہوتا ہے -

۱۲- نومبر بروز ہفتہ تحصیل و ضلع بہاول نگر (مہاروالی)

... صاحب صابر علی کے مکان پر تشریف فرما تھے - گلی میں سے گدھے گذر رہے تھے حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا - یہ تھوڑا کھاتے ہیں اور کام بہت کرتے ہیں - کعبے شریف میں بگھیوں اور گاڑیوں میں بھی جوتا جاتا ہے - وہاں بڑے مضبوط اور طاقت ور ہوتے ہیں بہت وزن کھینچتے ہیں - مزید ارشاد فرمایا - ہریانہ کے علاقہ میں پانی کے گڑھے میں گلاس ڈبو کر پینے کا رواج تھا - اس طرح پانی پاک نہیں رہتا - ایک دفعہ خواجہ صاحبؒ نلاؤ ضلع رہتک میں تھے - ایک نمونہ کے طور پر ڈونگا بنوایا تھا اور فرمایا تھا کہ پانی اس سے نکالا کرو - پھر ناپاک نہیں ہوتا - خشک ہاتھ بھی پانی میں نہیں ڈالنا چاہیئے -

۱۳- نومبر بروز اتوار مہاروالی تحصیل و ضلع بہاول نگر -

حضرت صاحب کی خدمت میں ضلع شیخوپورہ کا ایک زمیندار جو کہ اپنے آپ کو شاہ جی بتاتا تھا - صبح ذکر کے دوران آیا اور ایک طرف بیٹھا رہا - اُس نے دو زرد رنگ کی چادریں احرام کی طرح باندھی ہوئی تھیں - اُس نے اپنا حال بیان کیا - کہ دس سال پہلے میرے مکان پر ایک فقیر آیا تھا - اُس نے مجھ سے ایک تولہ افیون مانگی - میں نے نوکر کے ذریعہ منگوا دی - دو دن تک میرے پاس رہا - میں اُس کی خدمت کرتا رہا - وہ حقہ بھی پیا کرتا تھا - پھر اُس نے کہا کہ ہم کل چلے جائیں گے - ایک تولہ افیون اور منگوا دو - میں نے نوکر بھیج کر ایک تولہ افیون اور منگوا دی - میرے سامنے اُسنے افیون نہیں کھائی - دوسرے دن مجھے کہنے لگا - اندر آؤ - میں اُس کے پاس اندر گیا - وُہ چارپائی پر بیٹھ گیا - اور میں کرسی پر بیٹھ گیا - اُس نے اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی کے علاوہ تینوں انگلیاں اپنے دل پر رکھیں اور کہا کہ درمیان والی انگلی پر خیال لگاؤ - اسکے بعد اُس نے تیزی سے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ میرے دل کی طرف اشارہ کیا - اور کہا - کہ یہ دل

Marfat.com

ہے۔ اس کے بعد میں بے ہوش ہوگیا۔ اور ستر ہ دن کے بعد ہوش آیا تو میرے تمام وجود سے ذکر کلمہ شریف جاری تھا۔ اس کے بعد میری کئی طرح کیفیت بدلتی رہی۔ نور میرے وجود میں داخل ہوگیا۔ تمام زمین آسمان نظر آنے لگا۔ چیزوں میں نور نظر آنے لگا۔ کبھی غائب ہو جانا وغیرہ وغیرہ اب بھی میرے تالو سے نور میرے جسم پر پڑ رہا ہے۔ میری جب وجدانی کیفیت ہوتی ہے۔ تو جس پر نظر پڑ جائے اُس کی ایسی ہی حالت ہوجاتی ہے۔ تقریباً پچاس آدمیوں کی ایسی حالت ہو چکی ہے۔ جس میں گیارہ آدمی بالکل بے ہوش ہو گئے ہیں۔ اور وہ میرے مکان پر پڑے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ وُہ نماز پڑھتا تھا۔ اُس نے بتایا نماز اور تہجد بھی پڑھا کرتا تھا۔ آپ نے پوچھا کیا تم بھی نماز اور تہجد پڑھتے ہو۔ اُس نے بتایا کہ نماز پڑھتا ہوں۔ تہجد نہیں پڑھ سکتا۔ جب کھڑا ہوتا ہوں۔ تین تین چار چار گھنٹے ہوش نہیں آتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نہیں نہیں یہ پیران پیر دستگیرؒ مجددؒ صاحب کے طریقہ کے مطابق نہیں ہے۔ شریعت بیج ہے جو شریعت کے خلاف ہو شیطانی عمل ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ وُہ بھی شیطان تھا تم بھی شیطان ہو۔ حضور فرمانے لگے یہ پیر بن کے آیا ہے۔ میہار والی کے ہسپتال کا کمپونڈر پاس بیٹھا تھا۔ کہنے لگا یہ تو آپ کے پاس سائل بن کر آیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم بھی اس کے ساتھ کے ہو۔ کہنے لگا۔ نہیں جی آپ اس کے لیئے دُعا فرما دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر کروائے گا تو کر دیں گے۔ اس کے بعد وُہ کمپونڈر کے ساتھ چلا گیا۔

بوقت شب واجد علی خان رزاقی کے مکان پر کھانا کھا رہے تھے۔ حضور کا دست مبارک خشک دستر خوان پر لگا۔ آپ نے اُسی وقت دوبارہ دھویا۔ ہمارے لیئے پرہیز گاری کی مثال ہے۔ یہ دستر خوان نیا تھا۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو مقدموں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ کسی نے کہا ہے۔ جو ہار گیا وُہ مر گیا۔ اور جو جیت گیا وہ ہار گیا۔

۱۴۔ نومبر بروز پیر میہار والی ضلع بہاولنگر۔

حضرت صاحب ڈاکٹر عبدالحمید خان رزاقی کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ خطیب جامع مسجد کے بارے میں ارشاد فرمایا حافظ بھی ہے عالم بھی ہے۔ لیکن عمل نہیں ہے۔ نماز بہت جلدی پڑھانا ہے۔ حضور حقیر سے مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا اللہ کے بندوں کو نماز میں کئی کئی دن تک

Marfat.com

استغراق رہتا ہے حافظ صاحب کو دل کی خبر نہیں کیسے لگایا جاتا ہے۔
حضرت صاحب نے خواجہ صاحبؒ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ ہم سے دور تھوڑا ہی ہیں۔ ہم میں کمی ہے۔ وہاں کوئی کمی نہیں ہے۔

۱۶ نومبر بروز منگل مہار والی ضلع بہاولنگر۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں صوبیدار عبدالحمید خان کلا نوری بغرض زیارت حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے اُن کی عمر کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ مجھ سے چھوٹے ہیں۔ صوبیدار صاحب نے کہا حضرت صاحب میرے ساتھ دوسری جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ اس پر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا بیری ضلع رہتک کے برہمن ہمارے اُستاد تھے۔ یہ علم نجوم سے واقف تھے۔ ان کے نام چورنجی لال طوہی رام تھے۔ یہ میرا بہت ادب احترام کیا کرتے تھے۔ جب میں چھٹی مانگا کرتا تو فوراً دے دیا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے صوبیدار عبدالحمید خان سے دریافت فرمایا کہ نماز مسجد میں پڑھتے ہو۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا حضرت صاحب نے فرمایا نفس سب کے اندر ہے۔ اگر کوئی سختی پر صبر کرے تو اللہ اُس کو اجر دیتا ہے۔ جیسے نماز فرض ہے۔ ویسے ہی نماز باجماعت واجب ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر دو نمازی ہوں تو بھی جماعت کر لو۔ اگر گھر میں نماز ادا کرتے ہو تو وہاں بھی بچوں کو ساتھ ملا کر نماز باجماعت پڑھو۔
مسجد کے بارے میں ارشاد فرمایا صفائی بھی ہے اور ہر چیز کا انتظام بھی ہے لیکن نمازی نہیں ہیں۔ آپس کی نفسانیت ہے۔

۱۷۔ نومبر بروز جمعرات ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

حضرت صاحب بعد انفراغ حلقہ ذکر قبرستان تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے صوبیدار میجر عبدالشکور خاں کی قبر پر تشریف لے گئے۔ ایصال ثواب کے بعد حاجی مردان خاں عرف بابا مصری کلا۔ نوری کے مزار پر تشریف لے گئے۔ مزار پر تیل کا چراغ اور چادر پڑی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ منع فرمایا کرتے تھے۔ بڑے خواجہ صاحبؒ (خواجہ قادر بخشؒ) کے مزار کا تعویذ۔ پختہ تھا اور فرش کچا تھا

خواجہ صاحبؒ نہ چادر چڑھایا کرتے تھے اور نہ چراغ جلایا کرتے تھے۔ وہ تو خود نور ہوتے ہیں اور مخلوق کو قیامت تک فیض بخشتے ہیں۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مولوی عبدالرحمٰن نے خدمت میں حاضری دی۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا تمہاری بیعت کس سے ہے؟ مولوی عبدالرحمٰن نے جواباً عرض کیا کہ میری بیعت حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے صاحبزادے غلام محی الدّین شاہ صاحبؒ سے تھی ان کا وصال ہو چکا ہے۔ اور ان کی گدی پر ان کے صاحبزادے ہیں حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا خادم مخدوم ہوتا ہے۔ صاحبزادوں کی تو لوگ بزرگوں کی اولاد سمجھ کر بیعت کرتے ہیں۔ دیپالپور۔ حجرہ شاہ مقیم، شیرگڑھ سب پیروں کی آبادیاں ہیں۔

حضرت صاحب راؤ عبدالرّب کلانوری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا یہاں اس کمرے میں سلطان الاذکار کی بہت زور کی آواز آرہی ہے۔ یہ قادریہ سلسلہ کی نسبت ہے۔ سہروردیہ چشتیہ نقشبندیہ خاندان کی نسبتیں بھی ہیں نقشبندیہ خاندان میں خواجہ بہاؤ الدّینؒ نقشبندؒ سے پہلے ذکر بالجہر کیا جاتا تھا۔ خواجہ بہاؤ الدّینؒ نقشبندؒ نے اسے بند کر دیا۔ ذکر بالجہر سے وسوسے اور خدشات نہیں آتے۔ اور اگر سننے والے کے ذرا بھی ایمان کا ذرہ ہو تو اس کے دل پر اثر ہوتا ہے۔

۱۸-نومبر بروز جمعہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر

حضرت صاحب چک کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد ارشاد فرمایا کہ پہلے زمانے میں قوالی باقاعدہ باوضو کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم خواجہ قطب الدّین بختیار کاکیؒ کے عرس مبارک پر دہلی شریف گئے تھے وہاں چشتیہ خاندان کے ایک بزرگ فرما رہے تھے۔ کہ سولوں (کانٹوں) پر ڈال دیا جائے اور ہوش نہ رہے اُس وقت قوالی سننا جائز ہے۔ بعد ازاں جہانگیر بادشاہ کی شراب کی بوتلوں کا ذکر فرمایا۔ اُن کے وزیر ابوالعلیؒ نے وزارت چھوڑ کر حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں رہنا شروع کر دیا۔ بائیس سال تک خدمت کی مگر عشق کا مقام نہیں کھلا۔ بعد ازاں انہیں قوالی سننے کے لئے فرمایا جس سے اُن کا عشق کا مقام کھل گیا۔ کسی نے مجدد صاحبؒ سے شکایت کی کہ آپ کا خادم قوالی

Marfat.com

سنتا ہے۔ مجدد صاحبؒ نے فرمایا نامرد کو سکھیا جائز ہے ملاں نواب خاں کلانوری اور بہت لوگ بھی ساتھ حضرت ابو اعلیٰ کے مزار پر آگرہ گئے تھے۔

۲۰ نومبر بروز اتوار چک نمبر ۴۳/۴-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

حضرت صاحب بوقت تہجد چک کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا مدینہ طیبہ میں قیام کے غار شفاعت پر گئے تھے۔ دو جہاں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے مجاہدے کئے ہیں۔ اب اگر تھوڑا بھی کریں تو بہت حاصل ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ غار شفاعت مدینہ طیبہ سے باہر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہاں عبادت کیا کر حلقہ ذکر کے بعد حضرت صاحب جامعہ رضویہ مظہر الاسلام تشریف لے گئے۔ یتیم بچوں کو بلایا اور ایک ایک کو خوب پیار کیا۔ تقریباً ساڑھے تین صد روپے آپ کے پاس موجود تھے۔ بچوں کے کپڑوں کے لئے عطا فرمائے۔ نیز ارشاد فرمایا اچھی طرح تعلیم اور پرورش کا انتظام کرو ہم ایک لاکھ روپیہ اس سال د

۲۲ نومبر بروز منگل (عیدالاضحیٰ) چک نمبر ۴۳/۴-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

حضرت صاحب نے نماز عید سے پہلے ناشتہ نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا نماز کے بعد کریں گے۔ عبدالعز سماجی کارکن ہارون آباد نے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر دیا کہ حضرت سائیں صاحب نے یتیموں کے لئے ایک لاکھ روپے دیئے ہیں۔ خلیفہ نور احمد خاں نے عرض کی حضور انہوں نے ایک لاکھ روپے کا اعلان کر دیا ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا یتیموں کے لئے آتا ہے۔ یتیموں کو دے دیا جاتا ہے۔ کونسا کسی پر احسان ہے۔

۲۶ نومبر بروز ہفتہ چک نمبر ۷۵/۴-R ہارون آباد ضلع بہاولنگر۔

حضرت صاحب راؤ صابر علیخاں کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ خلیفہ محمد شریف شاہ گذشتہ روز دیپالپور شریف سے خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضرت صاحب نے شاہ جی سے دریافت فرمایا کہ مکان سے اپنی بھینس بھاگ گئی تھی۔ وہ ملی یا نہیں۔ خلیفہ محمد شریف نے جواباً عرض کیا کہ حضور کل چھ بجے تک وہ بھینس نہیں ملی تھی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا انسان کو اپنا حال ٹھیک

رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بھینسوں کو چور لے گئے تھے۔
پولیس کے سپاہی اُن بھینسوں کو آپ ہی مکان پر چھوڑ گئے تھے۔

۱۴ دسمبر بروز بدھ پاک پتن شریف۔

حضرت صاحب شیخ محمد جمیل کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے صاحبزادہ
اعجاز خالق نبیرہ خواجہ صاحب رح سے فرمایا کہ پیر کے دن ہم یہاں پہنچ گئے تھے۔ ختم خواجگان علی احمد صابر رح کے
حجرے میں پڑھی تھی۔ فرمایا۔ صابر صاحب رح نے ۱۲ بارہ سال تک نہ کھایا نہ پیا۔ یہاں پر بیٹھے تھے۔ صابر
صاحب رح ماں کے پیٹ سے جلال کے بھرے ہوئے پیدا ہوئے تھے۔ گُلر کا پیڑ پکڑے کھڑے تھے۔ بابا صاحب رح
نے دریافت فرمایا میرے صابر کو کون بٹھائے گا۔ حضرت شمس الدین رح ترک پانی پتی نے صابر صاحب رح
کو قرآن مجید کی تلاوت سنا کر بٹھایا۔ صابر صاحب رح نے واحد شمس الدین رح پانی پتی ہی کو مرید بنایا تھا۔

۳۱ دسمبر بروز ہفتہ دیپالپور شریف:۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے دوپہر کے وقت راؤ ریاست علی خاں رزاقی چھیکیاں
بجا بجا کر حضرت صاحب کے قریب کود رہے تھے۔ کیونکہ دو چار دن سے اُن کی ایسی ہی حالت ہو رہی
تھی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اگر یونہی ناچنے کودنے سے اولیائی ملے تو ہر کوئی اولیاء اللہ
ہو جائے۔ پیشوا کی خدمت ہیں سوائے فرض سنت نماز کے کوئی عبادت نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ تو اندر
کا معاملہ ہے۔ جنہیں حاصل ہوتا ہے۔ وہ تو دم نہیں مارتے۔ باتوں سے تھوڑا ہوتا ہے۔

۱۹۷۸ء

۲۵ جنوری بروز بدھ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب درس گاہ کے دفتر میں تشریف فرما تھے۔ تاج دین خلیفہ مجاز مست نعمت علی خان
نے حاضری دی اور دریافت فرمایا خواجہ صاحب رح سر پہ کیا رکھا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا سردی میں پگڑی اور گرمی میں ٹوپی رکھا کرتے تھے۔مولوی صاحب کے دریافت کرتے پر ارشاد فرمایا خواجہ صاحبؒ کے پیشوا شیخ احمد بخاریؒ نے خواجہ صاحبؒ کو گیروے رنگ کے کپڑے رکھنے کا حکم فرمایا تھا۔کیونکہ شیخ صاحبؒ ہمیشہ سیاحت پر رہا کرتے تھے۔سفر میں اس رنگ کے کپڑے جلد میلے نہیں ہوتے بلکہ صابر صاحب کلیریؒ نے اپنا کفن بھی اسی رنگ کا ڈلوایا تھا۔
حضرت صاحب نے محمد یامین رزاقی سے دریافت فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ام اس نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا شادی کا مقصد ہے (۱) نسل قائم ہو (۲) انسان گناہوں سے بچے۔اگر انسان اللہ کا راستہ اختیار کرے پھر شادی کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۱ جنوری بروز منگل لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔بوقت تہجد مجذوب حکیم الدین باتیں کر رہا تھا۔حضرت صاحب نے اُسے بولنے سے منع فرمایا اور فرمایا اس وقت سانس بھی نہیں نکالنا چاہیئے۔اُسی وقت ایک اور مجذوب مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا کہ اولیاء اللہ گردن جھکا کر چلتے ہیں۔یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا وہ تو دل جھکاتے ہیں۔آدمیوں کے سامنے تھوڑا ہی گردن جھکانی ہے اللہ نے انسان کو اپنے اسم پر بنایا ہے جو کہ الف کی مانند بالکل سیدھا ہے۔باقی تمام مخلوق جھک کر چلتی ہے۔حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا کہ میں آستانہ پر کُترا کیا کرتا تھا۔خواجہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کُترا بھی کرتے رہا کرو اور میری طرف بھی دیکھتے رہا کرو۔بعض اوقات حضرت صاحب کُتراتے وقت میری پیشانی کو چوم لیا کرتے تھے۔فرمایا پیغمبر اولیاء اللہ۔اللہ کے بندے۔مال ومتاع زن فرزند سے اللہ کا کر کے واسطہ رکھتے ہیں۔دنیا دار خدا کو چھوڑ کر ان سے واسطہ رکھتے ہیں سارا یہی فرق ہے۔

۶۔فروری بروز پیر جہلم شہر۔

حضرت صاحب علی شبر کلا توری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔بوقت تہجد حضرت صاحب

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ صاحبؒ حافظ بتّے کی سرائے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہیں دنوں خواجہ صاحبؒ حضرت محمد عابدؒ کے مزار پر چالیس سال کے بعد تانگہ میں تشریف لے گئے۔ فرمایا سبزی منڈی اور تریولیا (تین پل والا) سے کئی میل کے فاصلے پر کھجوروں کی جھڑی میں یہ مزار ہے۔ وہاں پہنچ کر مجھے فرمایا کہ باغ میں جا کر دریافت کرو کہ سید صاحبؒ کا مزار کہاں ہے میں باغ میں گیا اور وہاں سے دریافت کرکے وہاں پر پہنچا میرے پہنچنے سے پہلے ہی خواجہ صاحبؒ وہاں تشریف فرما تھے۔ اور فرمایا تختی پر دیکھ کیا لکھا ہے۔ تختی پر حضرت محمد عابد صاحب سنامیؒ کا نام تحریر تھا۔ چار دیواری اور گنبد نہیں تھا۔ صرف تعویذ تھا۔ اور پائنتی میں بہت مخلوق کی قبریں تھیں خواجہ صاحبؒ نے مراقبہ فرمایا اور بہت دیر تک مراقبہ میں بیٹھے رہے۔ فارغ ہو کر فرمایا کہ فقیری کی یہاں حد ہے۔ کہ اینٹ اینٹ سے سلطان الاذکار کی آواز آ رہی ہے۔ واپس آکر جب خواجہ صاحبؒ سرائے میں کھانا کھانے لگے تو فرمایا کہ یہاں بھی اُسی طرح فیضان آ رہا ہے۔ رات کو حضرت صاحب کی طبیعت علیل ہو گئی تھی۔ آپ کو دیکھنے کے لئے ڈاکٹر دوست محمد آئے انہوں نے حضور کے دل پر آلہ (سیتھوسکوپ) لگایا تو حیران رہ گیا۔ حضرت صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ حیران ہونے کی بات نہیں۔ ایڑی سے چوٹی تک ساڑھے تین کروڑ مسام ہیں جہاں آلہ لگاؤ گے۔ ریزے ریزے میں سے اللہ اللہ کی آواز آئے گی۔

۱۲ فروری بروز اتوار دیپالپور شریف

حضرت صاحب دولت کدہ سے ملحقہ کمرے میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حقیر کو طلب فرمایا اور محمد طیب کے نام رام سروپ شرما انسپکٹر پولیس ٹریننگ سنٹر جہاں خیلاں ضلع ہوشیار پور کا خط پڑھا گیا۔ جب بجلی کی پندرہ ٹیوبوں کا ذکر آیا اُس وقت ارشاد فرمایا اُن کے سامنے سورج چاند کیا چیز جب سجدے کا ذکر آیا تو حضور مسکرائے خلیفہ نور احمد سے پیار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ خواجہ صاحبؒ کی نشانی ہے ظاہر کا اور اندر کا ....

دوپہر کو مسجد میں نعت خوانی ہو رہی تھی۔ فتح محمدؒ رزانی وجد میں آکر ذکر کر رہے تھے۔

Marfat.com

اور زور زور سے پَیر مار رہے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اِسے منع کردو مسجد میں پَیر نہ مارے ایک شخص بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا حضرت صاحب نے خلیفہ نور احمد سے ارشاد فرمایا کہ مغرب کے بعد اِسے بیعت کر لینا۔ اور قصیدہ شریف بعد میں پڑھ لینا۔ وقت کی قلت کے باعث قصیدہ شریف عشاء سے پہلے نہ پڑھا جا سکا۔ خلیفہ مذکور نے عشاء کے بعد حضرت صاحب سے عرض کیا وقت کی کمی کی وجہ سے قصیدہ شریف نہیں پڑھا جا سکا۔ کیا اب پڑھ لوں۔ حضرت صاحب نے اثبات میں جواب دیا۔

۔حکیم صاحب نے حضرت صاحب سے صاحبزادہ فقیر احمد کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی۔ صاحبزادہ صاحب پاس ہی بیٹھے تھے حضرت صاحب نے فرمایا۔ جس ڈھونڈا اس پایا طلب شرط ہے۔ اگر یہ اولاد اِدھر آئے تو اُن کو دگنا فیض ہوتا ہے آپ نے قرآن کریم کے حوالے سے نوح علیہ السلام کی مثال دی اور فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا تو پیغمبروں کی اولاد پیغمبر ہوتے۔

شام کے وقت ارشاد فرمایا کہ لائق اولاد ہو یا نالائق کسی کے لئے بھی سرمایہ جمع نہیں کرنا چاہیئے لائق ہوگی تو خود بنا لے گی۔ اور نالائق جمع شدہ کو برباد کر دے گی۔ اِس لئے خدا واسطے دینے والا سخی حبیب اللہ ہوتا ہے۔ یہ اُس کے لئے عاقبت میں جمع ہوتا ہے۔

۲۸ فروری بروز منگل دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو پارسا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ نفس کا دھوکا ہے۔ پیشوا نفس کی اصلاح کے لئے بھیک بھی منگواتے ہیں اور جوتیاں بھی مارتے ہیں۔ اور کھانے کے لئے روکھے سوکھے ٹکڑے بھی دیتے ہیں۔ یہ خواجہ صاحب علیہ رحمت کی مثال دی تھی۔

۷ مارچ بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبروں

ہو یا اللہ پر ہر وقت حالت یکساں نہیں رہتی۔ قبض و بسط ہوتی رہتی ہے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حوالدار محمد اعظم پولیس لائن گجرانوالہ نے حاضری دی اور بیان کیا کہ میرے ایک ساتھی نے ۵۲۷۰ روپے کا غبن کیا ہے۔ اور مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے یہ رقم تم کو دے دی تھی۔ حالانکہ مجھے اُن میں سے ایک پیسہ بھی نہیں دیا تھا۔ ڈی۔ ایس۔ پی اور کچھ دوسرے پولیس افسر بھی اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ اُس نے کہا اگر میں نے روپے نہیں دیئے تو تم قسم دے دو یا مجھ سے لے لو۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت صاحب نے حقیر سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ سچی قسم میں تو گناہ نہیں ہوتا؟

۱۲ مارچ بروز اتوار دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں میں نے خود پڑھا ہے۔ کہ مسلمان چلتا۔ پھرتا۔ کھڑا بیٹھا۔ سوتا مجھ سے کسی حالت میں غافل نہیں رہتا۔ میں اُسکی نفس اور شیطان سے خود حفاظت کرتا ہوں۔ اولیاء اللہ محفوظ ہیں اور پیغمبر معصوم ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ ہر وقت اللہ کو یاد کرو۔ اُسکو کسی وقت مت بھولو۔ جو قسمت میں ہے وہ وقت مقررہ پر ہوتا رہے گا۔ تم خواہ مخواہ ہی سوچ میں وقت ضائع کرتے ہو۔

۱۶ مارچ بروز جمعرات دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت حلقہ ذکر کے بعد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک دیگ کے نیچے ایک پہر آگ جلائیں۔ اور اُسے ڈھک کر رکھ دیں تو آٹھ پہر تک گرم رہے گی۔ اُسی طرح اگر ایک پہر اللہ اللہ کریں۔ اُسکا آٹھوں پہر تک اثر رہے گا۔

۲۴ مارچ بروز جمعۃ المبارک دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے بوقت دوپہر حقیر سے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں کتنے زور سے سلطان الاذکار کی آواز آ رہی ہے۔ یہ خواجہ صاحب

کا فیض ہے - ورنہ جنگلوں پہاڑوں غاروں میں رہ کر اس آواز کو جاری کیا جاتا ہے - مولانا روم رح و خواجہ حافظ رح پر اس آواز کا ایک ایک دائرہ کھلا تھا - خواجہ صاحب رح پر اس کے چودہ دائرے کھلے تھے - فرمایا کرتے تھے - اس آواز نے سارے وجود کو راکھ کر دیا ہے - بعض اسے قارون کا خزانہ کہتے ہیں - یہ قارون کا خزانہ نہیں ہے - مولانا روم رح نے اس آواز کو برسات میں مینڈک کی آواز اور بھڑوں کے چھتے کی آواز سے تشبیہہ دی ہے - بوقت عشاء چاند گرہن ہو رہا تھا - حضرت صاحب نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ اس وقت کھانا - پینا نہیں چاہیئے اور نوافل پڑھنے چاہیئں - صاحبزادہ فقیر احمد کو چائے لانے سے منع کر دیا - کہ گرہن کے بعد پی لیں گے - اور درویشوں کو فرمایا کہ ذکر جہر کر لو -

۱۸ - اپریل بروز ہفتہ دیپال پور شریف -

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے - حضرت صاحب کتاب گلزار وحدت سن رہے تھے - اس میں صفحہ ۱۵۴ پر اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کی خاصیتیں ہیں - یا علیمُ کی خاصیت استخارہ ہے - حقیر نے اس استخارہ کی حضور سے اجازت چاہی - حضور نے اسکی اجازت بخشی - خاصیت :- جو کوئی چاہے کہ مجھ پر چھپے ہوئے کاموں کی خبر ہو تو چاہیئے کہ جمعرات کو بعد نماز عشاء (۱۵۵) سو مرتبہ یا علیمُ کو سجدے میں پڑھ کر سو رہے اور کسی سے کلام نہ کرے تو حقیقت اس کام کی اس کو خواب میں معلوم ہو جاوے (یہ استخارہ ہے)

قبض و بسط کے بارے میں درج ہے کہ اولیا اللہ پر ایک مقام قبض و بسط کا ہوتا ہے - یعنی جب اُن پر تجلیات وارد ہوتے ہیں - اور ترقیات مقاموں کے ہوتے ہیں - تو اس کو بسط کہتے ہیں - اسی حالت میں ان پر انشراح اور خوشی ہوتی ہے - اور وجدان کا غزلیں اور وصل کے مضمون پر ہوتا ہے اور جبکہ اُن پر وُہ مقام بند ہو جاتا ہے - تو اُسکو قبض کہتے ہیں - اس حالت میں اُن پر گریہ وزاری ہوتی ہے -

۱- اپریل بروز پیر دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے سید خورشید علی شاہ رزاقی ساکن 11/L-R چیچہ وطنی سے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

من نہ گنجم در زمین و آسمان — یل بگنجم در قلوب مومناں

مزید ارشاد فرمایا کہ حضرت بلال رضؓ کیا پڑھے ہوئے تھے ؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو اتنا عشق و سوزِ محبت تھا۔ کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضؓ سے فرمانے لگے کہ تو سب سے پہلے جنت میں جائے گا۔ حضرت بلال رضؓ نے جواباً عرض کیا کہ کیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جنت میں جاؤنگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں براق پر سوار ہونگا۔ اور تیرے ہاتھ میں لگام ہوگی۔

۲۵- اپریل بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور کتاب انوار الاصفیاء سُن رہے تھے۔ جس میں نماز تہجد کے بارے میں ذکر تھا۔ سلسلۂ قادریہ میں نماز تہجد کے کئی طریقے ہیں ان میں ایک جس کی بہت روایت ہے کہ غوث پاک رحؒ کا بھی یہی طریقہ تھا۔ تہجد کا وقت آدھی رات ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ حضرت غوث پاک رحؒ کے مقلّد کو تو لازمی طور پر تہجد کبھی ناغہ نہ کرنا چاہیے۔ طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل تہجد کی نیت کرکے بارہ یا دس یا آٹھ یا چار رکعتیں پڑھی جائیں یعنی اگر تو فرق ہو اور زیادہ دیر جاگ سکتا ہو تو بارہ رکعتیں دو دو کرکے پڑھے۔ ورنہ کم جو چار تک کم ہو سکتی ہیں) پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اخلاص ایک مرتبہ پڑھی جائے اور دوسری میں دو مرتبہ۔ جب دوسری دفعہ نیت باندھے تو پہلی رکعت میں تین دفعہ اور دوسری میں چار دفعہ۔ اسی طرح جیسے جیسے رکعتوں کی تعداد بڑھتی جائے اُسی طرح سورۃ اخلاص کی تعداد بڑھاتے جائیں۔ یعنی بارھویں رکعت میں سورۃ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھیں۔ باطنی کشائش اور ترقی سُلوک عرفان کے لیے طریقہ برعکس

ہے۔یعنی پہلی رکعت میں بارہ دفعہ دوسری میں گیارہ دفعہ یہاں تک کہ بارھویں رکعت میں ایک دفعہ پڑھے۔ باطنی کشائش کے متعلق سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ اور ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں ذکر کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ہم تو نماز فجر کے بعد ذکر جہر کرتے ہیں۔

نماز تہجد ایک ایسی دولت ہے۔جس کے سامنے نفل عبادتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں جس شخص کو یہ نعمت حاصل ہو۔ اُس کے دل میں ایک عجیب گداز اور رقت پیدا ہوجاتی ہے اور قطع نظر عقبیٰ کے اجراور باطنی ترقیوں کے تہجد گزار کا چہرہ دور سے کہہ دیتا ہے۔کہ میں تہجد پڑھتا ہوں۔کیونکہ برکاتِ تہجد کا نور اُس کی پیشانی اور چہرے پر ہر وقت دمکتا رہتا ہے۔ خواہ وہ شخص کیسا ہی بدصورت ہو۔ اور یہ ایک ایسا کھلا ہوا اور عقلی ثبوت تہجد کی تاثیر کا ہے۔جس کو ہر عاقل اور مادہ پرست بھی آزما کر دیکھ سکتا ہے۔

۲۶-اپریل بروز بدھ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔اور کتاب انوار الاصفیا سُن رہے تھے۔جس میں درج تھا۔کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔کہ حضرت بہاوالدین ذکریا ملتانیؒ نے اپنے لنگر میں ایک فقیر کو دیکھا۔کہ روٹی شوربہ میں بھگو بھگو کر کھا رہا تھا۔فرمایا۔سبحان اللہ! ان سب فقیروں پر یہ فقیر خوب کھانا جانتا ہے۔کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نان تر کو اور کھانوں پر وہی فضیلت حاصل ہے۔ جو فضیلت مجھ کو تمام انبیا پر ہے۔ اور جو حضرت عائشہؓ کو تمام دنیا کی عورتوں پر ہے۔ حضرت بہاوالدین ذکریا ملتانیؒ کی خانقاہ میں کچھ مرید حوض کے کنارے وضو کر رہے تھے۔ حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانیؒ اُن کے پاس پہنچ گئے۔ مریدوں نے وضو ختم نہیں کیا تھا۔ کہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور سلام عرض کیا۔ مگر ایک مرید نے وضو تمام کرکے رسم تعظیم ادا کی حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔تم درویشوں سے یہ کامل اور زاہد ہے۔

۱۳ مئی بروز ہفتہ دیپال پور شریف۔

Marfat.com

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد فراغت نماز ظہر ایک سائل نے بیان کیا کہ میں نے راولپنڈی جانا تھا۔ کسی جیب کترے نے میرے -/۱۵۰ روپے نکال لئے ہیں۔ میرے پاس کرایہ بھی نہیں۔ یہ الفاظ سن کر خلیفہ عبدالرحیم کلانوری اُس سے سخت کلامی سے پیش آئے حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی سائل سوال کرے اُسے دینے کی توفیق ہو تو دے دو۔ ورنہ لڑنے جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق میں اللہ کے بندے اور گندے بھی ہیں۔

۱۷ مئی بروز بدھ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے آج کتابوں کی بجائے قرآن شریف سننا شروع کیا۔ فضائل قرآن شریف کے باب میں ہے۔ وردو وظائف کی نسبت تلاوتِ قرآن شریف میں فضیلت ہے۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔

۲۰ مئی بروز جمعہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ شجرہ شریف میں آخری شعر" اپنے عبدالرزاق عاصی کی دُعا کرلے قبول" شائع ہے۔ حقیر صبح کے وقت غلام رسول نعت خوان کے ساتھ مل کر شجرہ شریف پڑھا کرتا تھا۔ مندرجہ بالا شعر کی بجائے غلام رسول اس طرح پڑھا کرتا تھا" اپنے عبدِ عاصی کی دُعا کرلے قبول" حقیر نے حضرت صاحب سے دریافت فرمایا کہ شجرہ شریف میں پیشوا کا نام نہیں لینا چاہیئے؟ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نام میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ پیشوا کے سامنے اُسکی تعریف نہیں کرنا چاہیے۔ سردار محمد درویش بھی خدمت میں حاضر تھا۔ اُس نے اس کے بارے میں تامل کیا حضرت صاحب نے فرمایا۔ خواجہ صاحبؒ کے شجرہ شریف میں بھی اس طرح لکھا ہوا تھا۔ اہل اللہ میں خودی نہیں ہوتی۔ وہ تو ذات میں فنا ہوتے ہیں۔ بے حد عجز و خوف ہوتا ہے۔ دل میں احترام چاہیئے۔ فرمایا اپنے شجرہ شریف میں منشی عاشق علی خان نابینا کلانوری نے یہ اشعار بنائے تھے۔ خواجہ صاحبؒ کے بعد کے اشعار خواجہ صاحب کے سامنے ہی بنائے تھے۔

Marfat.com

۳۰ مئی بروز منگل دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ عبدالقادر خالقی درویش نے حضرت صاحب سے دریافت فرمایا۔ کہ دوسرے جہاں میں جانے کے بعد خواجہ صاحبؒ سے ملیں گے یا نہیں؟ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اگر اس جہاں میں اُن کے پاس جا سکتے ہو تو دوسرے جہاں میں بھی چلے جاؤ گے۔ اب نہیں جا سکتے تو دوسرے جہاں میں بھی نہیں جا سکتے۔ اور حضرت صاحب نے یہ دوہڑا پڑھا
مرنے کو تو ہر کوئی مرسے دنیا کے میدان میں۔ اُس مرنے میں عجب مزا ہے جینے جی مرجان میں

۱۱ جون بروز اتوار دیپالپور شریف۔

حافظ عبدالستار رزاقی کتاب "گلزار وحدت" سنا رہے تھے۔ مولّف کا شجرہ چشتیہ بھی سنایا جب حضرت بابا فریدالدّین گنج شکرؒ کا نام نامی آیا۔ حضور نے اُس سے دریافت فرمایا کیا تم کبھی بابا صاحبؒ پاک پتن شریف گئے ہو۔ حافظ عبدالستار نے جواباً عرض کیا کہ خصم تو صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اللہ کے مقبول بندے سب کو فیض بخشتے ہیں۔ کمی صرف ہم میں ہے اور یہ شعر پڑھا۔
ہر کہ پیر و ذات حق رایک نہ دید ۔ نے مرید و نے مرید و نے مرید۔

۱۷ جون بروز جمعہ۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے بھائی محمد سلیم لاہوری سے بچّوں کے ستو پلانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اسی اثناء میں فرمایا ستوؤں کا پینا سنت اور ثواب ہے۔

۲۰۔ جون بروز منگل۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا کہ حجرے میں بہت زور سے سلطان الاذکار کی آواز آ رہی ہے۔ بھائی محمدؐ سلیم لاہوری نے عرض کیا کہ کتنے برتن کو

ناپاک کر دیا ہے ۔ کیسے پاک کیا جائے ۔حضور نے ارشاد فرمایا شریعت کے مطابق دھو کر پاک کریں کتّے کے بارے میں فرمایا یہ درویش صفت ہے۔

عبد القادر خالقی درویش نے عرض کیا کہ میری صحت بہت کمزور ہے۔ رمضان شریف کے روزے نہیں رکھ سکتا۔ یہ سن کر فرمایا فدیہ دے دینا۔

۲۳-جون بروز جمعۃ المبارک

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔عبد القادر خالقی درویش جوڑوں کے درد کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اُن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر طاق میں اشرفیوں کی تھیلی رکھی ہوئی ہو۔ اور اتنی طاقت ہو کہ وہ اشرفیاں لے لے تو انسان کو کھڑا ہو کر نماز ادا کرنی چاہیئے۔ بصورت دیگر نہیں۔

۲۸-جون بروز بدھ دیپال پور شریف

حقیر نے حضرت صاحب سے عرضداشت کی۔ کہ زمین خود کاشت کرنے کے لئے میں نے شہری رکھے ہوئے ہیں۔ جنہیں میں فصل کا پانچواں حصہ دیتا ہوں۔ لیکن وہ شروع میں ۵۰۰/- نقد پیشگی اور ۲۵ من گندم بھی لیتے ہیں۔ حضور اُن روپوں کی زکوٰۃ کے لئے کیا ارشاد ہے ۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے روپوں کا جمع ہونا بہت ضروری ہے۔

یکم جولائی بروز ہفتہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب حجرہ شریف میں تشریف فرما تھے ۔ حقیر نے اپنے والدین کی مغفرت کے لئے حضرت صاحب سے دُعا کے لئے التجا کی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم ہر نماز میں اپنے والدین کے لئے دُعائے مغفرت نہیں کرتے ہو۔

ترجمہ اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اُس روز جب کہ علموں کا حساب ہونے لگے۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے میرے والدین کی مغفرت

Marfat.com

کے لئے دُعا فرمائی۔ قصص الانبیاء میں درج ہے۔ کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گورستان کی طرف جاکر دیکھا۔ کہ ایک شخص کی قبر سے نور چمکتا ہے۔ حضرت صاحب نے دُعا کی قبر پھٹ گئی۔ اور ایک شخص اس سے نکل آیا نور کی چادر اوڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس سے کہا۔ کہ تجھ کو یہ بزرگی کس عمل سے ملی۔ اُس نے کہا ایک لڑکا میرا دنیا میں صالح تھا۔ اُس نے میرے حق میں دُعا کی۔ حق تعالیٰ نے اُس کی دُعا قبول کی۔ اور جو گناہ میں نے دنیا میں کئے تھے۔ سو خدا تعالیٰ نے معاف کر دیئے اور مجھ پر رحمت فرمائی۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ سچ ہے دُعا بیٹا بیٹی کی اپنے ماں باپ کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ ...... مردے سب اپنے فرزند صالح پر فخر اور ناز کرتے ہیں۔ کہ ہماری اولاد ہمارے حق میں دُعا کرے گی۔ اور ہم نجات پاوینگے۔

واللّٰہ اَعْلَم بِالصَّوَاب ط

۲۰ جولائی بروز جمعرات دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ عبداللہ بستی سے ایک مرید نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ اور عرض کیا۔ کہ چار پانچ روز گزرے۔ میں تہجد کے وقت سُستی کی وجہ سے نہیں اُٹھتا تھا۔ حالانکہ عین وقت پر آنکھ کھل جاتی تھی۔ ایک روز جب میں بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ حضور نے میرے مُنہ پر طمانچہ مارا۔ میں نے فوراً اُٹھ کر تہجد کے نفل پڑھ لیئے۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے حقیر سے ارشاد فرمایا۔ بابُو انسان پٹ کر ٹھیک ہوتا ہے۔

۲۱ جولائی بروز پیر دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب کی خدمت میں محمدؐ نقمان رزاقی کلا نوری ساکن $\frac{2}{1-L}$ رینالہ خورد نے حاضری دی یا د رہے محمدؐ نقمان مذکور اکثر آستانہ عالیہ پر رہتا ہے۔ لیکن حضور کی خدمت میں نہیں آتا۔ اگر مسجد کے صحن کے سامنے سے گزرتا ہو۔ اور حضور صحن میں تشریف فرما ہوں تو وُہ سامنے سے جھک کر گزرتا ہے۔ تاکہ میں حضور کو نظر نہ آسکوں۔ حضور نے حقیر سے فرمایا۔ تم جاکر نقمان سے ساری باتیں پوچھو۔ میرے دریافت کرنے پر نقمان نے مجھے بتایا۔ کہ میں بہت گنہگار اور بدکار ہوں خوف

Marfat.com

وجہ سے حضور کے سامنے نہیں آتا۔ حقیر نے سارا ماجرا حضور سے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا۔ وہی رحمان و رحیم ہے۔ اُسکے سوا کون ہے۔ وہی بخشنے والا ہے۔

۱۱ اگست بروز منگل دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بلھے شاہؒ ذات کے سید تھے۔ لیکن اُن کے پیشوا شاہ عنایتؒ ذات کے ارائیں تھے ان کا ادب کرتے تھے۔ کہ پنجابی کا شعر فرمایا کرتے تھے۔

جیکوئی مینوں سید آکھے دوزخ ملن سزائیں
جیکوئی مینوں آرائیں آکھے جنت پینگاں پائیں۔

حضرت صاحب تاریخی کتاب فتوح الشام سُن رہے تھے۔ اُس میں ذکر تھا کہ ایک نابینا اصحابی نے ایک گستاخ عورت کو قتل کر دیا۔ وُہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بیہودہ الفاظ کہا کرتی تھی۔ حقیر عبارت کو سُن کر بہت حیران ہوا کہ اُس نابینا اصحابی نے عورت کو کیسے قتل کیا۔ میرے خیالات سے آگاہ ہو کر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ نابینا اصحابی نے گستاخ عورت کو ایمان کی طاقت سے قتل کیا۔

۱۲۔ اگست بروز ہفتہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آج صبح حلقہ ذکر صبح ۴ بجکر ۵۵ منٹ سے ۸ بجکر ۱۵ منٹ تک جاری رہا۔ روزانہ معمولات کے مطابق حلقہ ذکر پونے سات بجے ختم ہو جاتا تھا۔ حضرت صاحب نے حلقہ ذکر کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایسا وقت کبھی کبھی ہوتا ہے آج تو سب چیزیں اوپر نیچے نظر آ رہی تھیں

۱۳۔ اگست بروز اتوار دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں شیخ جان دین ساکن

تاندلیانوالہ نے حاضری دی اور حضرت صاحب سے بیان کیا۔ کہ شیخ ظہور الدین کے بھائی بھتیجے لندن چلے گئے تھے۔ اُن کی غیر حاضری میں شیخ ظہور الدین کا اچانک انتقال ہوگیا۔ ہم نے ٹیلی فون پر لندن بات کی تھی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ میّت کو ۲۵ دن کے لئے امانت رکھ دیں۔ کیونکہ ہم بامر مجبوری واپس نہیں آسکتے۔ ہم نے اُن کی فرمائش کے مطابق میت کے لئے لکڑی کا صندوق بنوایا اور اُس میں ڈھکنے پر چھوٹی سی کھڑکی رکھی تاکہ میت کا چہرہ کھڑکی کھول کر دیکھ سکیں۔ بعد ازاں ہم نے میت کو دفن کر دیا۔ اب وہ لندن سے واپس آگئے ہیں۔ حضور ہمیں اجازت بخشیں کہ قبر کو کھول لیں اور کھڑکی میں سے صرف میت کا چہرہ دکھا دیں۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ بزرگوں کی کچھ اور بات ہوتی ہے عام آدمیوں کے لئے اجازت نہیں ہے۔ صرف اُسکی روح کو کلمہ کلام بخشیں۔

۱۴۔ اگست بروز پیر دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت حلقہ ذکر کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا۔ —————— شہوت۔ غصہ۔ لالچ اور تکبر۔ یہ چاروں نفس کی غذا ہیں۔ اللہ کے اسم سے اسکا اثر زائل ہوتا ہے۔ فرمایا کہ انسان کے تین دشمن ہیں۔ نفس۔ شیطان اور دنیا

۲۱۔ اگست بروز پیر دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دفعدار محمد نعمان حال ملازمت میاں میر چھاونی حاضر تھے۔ حضرت صاحب نے اُس سے فرمایا۔ کہ ہم میاں میرؒ بھی گئے ہیں وہاں بہت بڑی مسجد بھی ہے۔ اور مزار بھی۔ حضرت میاں میرؒ حضرت مجددؒ صاحب کے وقت میں ہوئے ہیں۔ شاہجہان بادشاہ کا بڑا بیٹا دارا شکوہ حضرت میاں میرؒ کا مرید تھا۔ اور بادشاہ کا ولی عہد بھی تھا۔ اُس نے اپنے پیشوا سے دعا کے لئے کہا کہ بادشاہت مجھے مل جائے۔ اور شاہجہان کا دوسرا بیٹا اورنگ زیب جو کہ مجدد صاحبؒ کا مرید تھا۔ اُس نے مجدد صاحبؒ سے دعا کے لئے عرض کیا کہ بادشاہ میں بنوں۔ آخر کار اورنگ زیب بادشاہ

۔ یہ دیکھ کر حضرت میاں میرؒ نے فرمایا: "میاں میر بچارہ کیا کرے مجدد ڈاڈھڈا"

[illegible]- اگست بروز جمعرات دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ ماں کے پیٹ سے اللہ کا محب پیدا ہوتا ہے۔ جیسے ڈبی گھر سے بھرتی ہو اور اُسے پٹوار کرنی پڑے۔ کیونکہ اس رستہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ بوقت شب لاؤڈ سپیکر میں قرآن شریف کی تلاوت جو بہت جلد جلد کی جا رہی تھی۔ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ قرآن شریف کا سننا فرض ہے۔ دنیاوی کاروبار چھوڑ کر قرآن شریف سننا چاہیئے۔ یہ آواز بہت دور دور تک جاتی ہے۔ اس پر کون عمل کرتا ہے۔ اس سے پڑھنے والا خود گنہگار ہوتا ہے۔

۸- اکتوبر بروز اتوار دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے مزارات کی زیارت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ صاحب مزار (انبیاء اولیاء) توجہ اور فیض بخشتے ہیں۔ اور زائرین کے حق میں دُعا بھی کرتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ مراقبہ کرتے وقت اپنے پیشوا کا تصور کرنا چاہیئے کہ میرے قلب میں میرے پیشوا کے قلب سے فیض آتا ہے اور میرے پیشوا کے قلب میں صاحب مزار کے قلب سے فیض آتا ہے۔ صاحبِ مزار کو پیشوا کے کندھوں پر تصور کریں۔ اسی طرح دوگنا فیض ملتا ہے۔ کیونکہ پیشوا تو ہر روز ہی فیض بخشتا ہے۔

۲۹- اکتوبر بروز اتوار دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ منظور احمد رزاقی نے حضور سے بیان کیا کہ بعض لوگ بزرگوں کے مزارات کو نہیں مانتے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا بیت المقدس شریف جہاں قبلۂ اوّل ہے وہاں بے شمار پیغمبروں اور اولیاء اللہ کے مزارات ہیں۔ اُن کی زیارت کرنے سے دل زندہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

۳۔ نومبر بروز جمعہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں سید مجتبےٰ علی قا
کا سعودی عرب سے خط آیا۔ جس کا نفس مضمون یہ تھا۔ کہ کیا کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت
بغیر کسی کے ہاتھ پر بیعت کر سکتی ہے اور مرید ہو سکتی ہے جبکہ اُس کا شوہر دو سال سے سعودی
میں ہے اور عورت نے نامعلوم کس کو اپنا پیر بنا لیا۔ برائے مہربانی اور اخلاق اور حقیقی مسلک
کی روشنی میں اپنا جواب ارسال فرمائیں۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ایمان لانا کو
گناہ نہیں۔

۱۶ نومبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ راؤ غلام نقشبند ولد حاجی محمد شریف بہاولنگ
سے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور نظر بد کے لئے مرچیں پڑھنے کے لئے
پیش کیں۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہر مرچ پر تین مرتبہ الاسلام حق والکفر
باطل" پڑھ کر دم کرنا چاہیئے۔ بچّے کی والدہ بچّے کو گود میں لیکر ایک مرچ کے سات چکر بچّے
اور پستان پر لگائے۔ یہ عمل سوتے وقت کرے اور مرچ جلتی آگ میں ڈال دے۔ مزید فرمایا
نظر پتھر کو بھی پھاڑ دیتی ہے۔

یکم دسمبر بروز ہفتہ دیپالپور شریف۔

دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا قرآن شریف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جنّوں اور انسانوں
میں اللہ کے بندے اور گندے ہیں۔ اُن میں اولیاء اللہ اور شیاطین ہیں۔ اولیا اللہ دل کی
آنکھوں سے عرش فرش پر چلے جاتے ہیں۔ جہاں فرشتے نہیں جا سکتے

۷۔ دسمبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو اذان کے لئے فرمایا
اور اُس وقت ارشاد فرمایا۔ دو منٹ بعد میں کوئی حرج نہیں۔ وقت کا پہچاننا فرض ہے۔ پہلے اذان

Marfat.com

نہیں ہونی چاہیئے۔ موذن کے لیئے زبان صفائی۔ صحت اور دل ضروری ہیں۔

ختم خواجگان شریف کے ثواب پہنچانے کا طریقہ۔

اے مولا کریم ہیں نے جو چھوٹا ختم شریف پڑھا ہے اور جو میری ملک ہوا ہے۔ غلط پڑھا معاف فرما۔ صحیح کا ثواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پہنچ کر خاص لخاص حضرت شمس الکونین خواجہ عبدالخالق رح کی روح مبارک کو پہنچا۔ اے مولا کریم ہیں نے جو بڑا ختم شریف پڑھا ہے۔ اور جو میرے ملک ہوا۔ غلط پڑھا معاف فرما۔ صحیح کا ثواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروح پاک حضرت صدیق اکبر رض بروح پاک۔ حضرت عمر فاروق رض بروح پاک حضرت عثمان غنی رض بروح پاک۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بروح پاک۔ حضرت حمزہ رض عباس رض بروح پاک حضرت حسن رض وحسین رض بروح پاک۔ حضرت بی بی فاطمہ رض عنہا بروح پاک۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بروح پاک۔ حضرت خدیجۃ الکبری رض بروح پاک۔ حضرت ام سلمہ رض عنہا بروح پاک۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کل ازواج مطہرات وآل اصحاب نبی کریم بروح پاک۔ حضرت صدیق اکبر رض بروح پاک۔ حضرت سلمان فارسی رض بروح پاک۔ حضرت امام قاسم رض بروح پاک۔ حضرت امام جعفر صادق رح بروح پاک۔ حضرت بایزید بسطامی رح بروح پاک خواجہ ابوالحسن خرقانی رح بروح پاک۔ حضرت خواجہ ابوالقاسم رح رہبر بروح پاک خواجہ بوعلی فارمدی رح بروح پاک۔ خواجہ یوسف ہمدانی رح بروح پاک۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح بروح پاک خواجہ محمد عارف ریوگری رح بروح پاک۔ حضرت محمود فغنوی رح بروح پاک۔ خواجہ عزیزان رامیتنی رح بروح پاک خواجہ بابا سماسی رح بروح پاک۔ حضرت بابا سید میر کلال رح بروح پاک۔ خواجہ بہاؤالدین نقشبند رح بروح پاک حضرت خواجہ علاوالدین عطار رح بروح پاک۔ خواجہ یعقوب چرخی رح بروح پاک۔ خواجہ عبیداللہ احرار رح بروح پاک خواجہ زاہد امکنگی رح بروح پاک۔ خواجہ درویش امکنگی رح بروح پاک خواجہ خواجگی رح امکنگی بروح پاک خواجہ باقی باللہ رح بروح پاک حضرت امام ربانی۔ محبوب سبحانی غوث صمدانی۔ قلم ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رح بروح پاک۔ خواجہ معصوم کمال رح بروح پاک۔ حضرت مولانا سیف الدین رح بروح پاک حضرت محمد عابد صاحب رح بروح پاک۔ حافظ

Marfat.com

محمدؐ محسن صاحبؒ بروح پاک۔ خواجہ سید نور محمدؐ صاحبؒ بروح پاک۔ مرزا جان جاناںؒ بروح پاک۔ شاہ غلام علی شاہ صاحبؒ بروح پاک۔ مولانا ابو سعید صاحبؒ بروح پاک مولانا محمدؐ شریف صاحبؒ بروح پاک۔ حافظ حاجی قاری محمود صاحب جالندھریؒ بروح پاک۔ شمس العرفان خواجہ قادر بخش صاحبؒ بروح پاک۔ شمس الکونین عبدالخالقؒ بروح پاک۔ جمیع خاندان نقشبندیہ۔ قادریہ چشتیہ سہروردیہ۔ اویسیہ۔ کبریا۔ مداریہ۔ جلالیہ۔ جتنے خاندان گزرے ہیں۔ ان سب کی روحوں کو اس کلام پاک کا ثواب پہنچا۔ پھر حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ بروح پاک۔ شیخ احمد بخاریؒ بروح پاک۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ بروح پاک۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بروح پاک۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ بروح پاک۔ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ بروح پاک۔ علی احمد صابر صاحبؒ بروح پاک۔ حضرت نصیرالدین چراغ دہلویؒ بروح پاک۔ حافظ محمدؐ موسیٰؒ صاحب بروح پاک۔ میرے پیشوا کے جتنے خلفاء اور ملنے والے لوگ گزرے ہیں۔ اُن سب کی روحوں کو اس کلام پاک کا ثواب پہنچا۔ مولانا عبدالکریم صاحبؒ بروح پاک۔ پیر جی غوث محمدؐ صاحبؒ بروح پاک۔ حضرت غلام رسول صاحبؒ بروح پاک۔ سید دین علی شاہ صاحبؒ بروح پاک مست نعمت علی صاحبؒ بروح پاک۔ حکیم ہدایت علی شاہ صاحبؒ بروح پاک۔ خلیفہ بدرالدینؒ صاحب بروح پاک خلیفہ نجف خاں صاحب بروح پاک۔ مولانا عبدالہادیؒ صاحب بروح پاک۔ قاری فضل دین صاحبؒ بروح پاک خواجہ عالم شاہ صاحبؒ بروح پاک۔ سائیں توکل شاہ صاحبؒ بروح پاک۔ ہمارے والدین کی روحوں کو اس کلام پاک کا ثواب پہنچا ہماری نسلوں میں جو لائق گزرے ہیں۔ اُن سب کی روحوں کو اس کلام پاک کا ثواب پہنچا۔ خواجہ صاحبؒ کے زیر سایہ جو مدفون ہیں۔ اُن کو اِس کلام پاک کا ثواب پہنچا۔ اِس فقیر کے ملنے والوں کو اس کلام پاک کا ثواب پہنچا۔ مائی کریمہ۔ عمری۔ فاطمہ۔ رقیہ اور ــــ سب کی روحوں کو اس کلام پاک کا ثواب پہنچا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جو انبیاء۔ اولیاء۔ شہدا۔ صالحین مومن مومنات۔ مسلم مسلمات جو اس دم تک گزرے ہیں۔ جو اس جگہ مدفون ہیں۔ ان سب کی روحوں کو اس کلام پاک کا ثواب پہنچا۔ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔

۱۰- دسمبر بروز اتوار دیپالپور شریف-

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے- حضرت صاحب کی خدمت میں محمد قادر ساکن بھوئے آصل ضلع قصور حاضر ہوا اور بیان کیا کہ حضور میری تہجد کی نماز قضا ہو جاتی ہے- حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اللہ کے بندے تہجد کی نماز کو اپنے اوپر چھٹی نماز فرض کر لیتے ہیں- اس کے بغیر کوئی اولیاء اللہ نہیں ہوا- اگر نفل قضا ہو جائیں تو بہتر ہے سورج نکلنے کے بعد پڑھ لیں- محمد قادر نے عرض کیا حضور میں آیت کریمہ بھی پڑھ لیا کروں حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا آیت کریمہ بھی پڑھ لیا کرو کوئی حرج نہیں- لیکن زیادہ اللہ اللہ کی طرف دھیان رکھنا چاہیئے- حضرت بلھے شاہ نے کہا ہے- الف الف درکار بس کر علموں یار- ہر چیز سے جو آواز آتی ہے- اسے اللہ کی آواز سمجھنا چاہیے- اسم ذات بھی یہی ہے- اسم اعظم بھی- سب علم اِس کے اندر ہے- زمین آسمان چرند پرند جڑی بوٹی گھاس پھوس سب اِس کی تسبیح کرتے ہیں- اور جب بھول جاتے ہیں تو ہلاک ہو جاتے ہیں- لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے ڈھیل دی ہوئی ہے- اور فرمایا اگر دل کا ٹکڑا سنور جائے تو سارا جسم سنور جاتا ہے-

۱۱ دسمبر بروز پیر دیپالپور شریف-

حلقہ ذکر کے بعد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ تم سب ذاکرین ایک بار الحمد شریف اور تین بار قُل شریف پڑھ کر مجھے ملک کر دو- ذاکرین نے ارشاد کی تعمیل کی- حضرت صاحب نے حضرت امام حسینؓ اور شہداء کربلا کو ثواب ختم پہنچایا- اور فرمایا انہوں نے اللہ کے نام پر اپنی جان قربان کر دی تھی- اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں مخلوق کو بخشوا گئے-

۱۳- دسمبر بروز بدھ دیپالپور شریف-

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے- حلقہ ذکر کے بعد حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا اللہ والوں کے قدموں سے دنیا ٹکی ہوئی ہے ورنہ عملوں سے تو کبھی کی فنا ہو جاتی

Marfat.com

اتنا اللہ اللہ کرو کہ تم فنا ہو جاؤ۔ اور صرف اللہ باقی رہ جائے۔

سنہ ۱۹۷۹ء

۱۰۔ جنوری بروز بدھ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کنور شمس الدین کلانوری ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور بیان کیا کہ نواب شاہ سندھ سے اپنی برادری کے لوگ یہاں پنجاب میں آتے ہیں۔ وہ بزرگوں کی بیعت کو شرک سمجھتے ہیں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ پیغمبر وسیلہ ہیں اور اولیاء اللہ اُن کے نائب ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

حضرت صاحب نے دوران گفتگو ذکر جہر کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ اس سے وسوسے اور خدشات دور ہوتے ہیں۔

۱۵ جنوری بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے۔ محمد صادق (جانباز فورس) جو کل آیا تھا نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ حضرت صاحب نے سمجھایا کہ خود کوئی بیعت نہیں کرتا۔ اپنے پیشوا کے ہاتھ پر بیعت کراتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت تک اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا۔ اور یہ شعر پڑھا۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

اللہ کے مقبول بندوں پر ہر وقت یکساں نہیں ہوتا۔ وقت آتا ہے۔ محمد صادق نے بیان کیا کہ میں نے ہند و پاک میں سفر کیا ہے۔ بہت سے پیر دیکھے ہیں۔ جن کے بارے میں کیا عرض کروں میرا تو جی چاہتا ہے۔ کہ میں حضور سے بیعت کروں ورنہ خیال کرتا ہوں اللہ مجھے ویسے ہی بخش دے اور میں کسی سے بیعت نہیں ہوں گا۔

Marfat.com

۲۰۔جنوری بروز ہفتہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حاجی سلیم الدین نے حاضری دی اور گھر جانے کی اجازت چاہی ۔حضور سے عرض کیا مجھے کچھ بتا دو۔ میں دنیا نہیں چاہتا میرے چک میں رسمی پیروں کے مریدوں کے قلب جاری ہیں۔ لیکن میرا جاری نہیں۔ حضور نے فرمایا جاری تو کیا تھا تو نے خیال نہیں کیا فرمایا۔

ہر کہ پیرو ذات حق را یک نہ دید۔ نے مرید و نے مرید و نے مرید۔

بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ جب بھینگ پن نکل جائے گا تو اُسی میں ذات نظر آئیگی۔ زمین آسمان چرند پرند جڑی بوٹی گھاس پھوس سب اُس کی تسبیح کرتے ہیں۔ جب بھول جاتے ہیں گر پڑتے ہیں ہر چیز میں سے اللہ کی آواز خیال کرو۔ بینوا کی شکل سامنے رکھو۔ جہاں بھی کہیں ہو اللہ کو یاد کرو۔

۲۴ جنوری بروز بدھ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں خلیفہ عبدالرحیم کلانوری اور حقیر حاضر تھے۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا باہر زمین خریدی ہوئی ہے۔ وہاں ایک چھوٹی سی مسجد بن جاوے گی۔ میری قبر بھی وہیں ہو جاویگی۔ یہاں ٹھیک نہیں باہر ہی ٹھیک ہے۔

ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھس دے۔ دند گھسے، کھر گھسے کندھا بوجھ نہ لے

اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ تیرے سوا کون ہے۔ انسان کے لیے وسوسے، خدشات نفسانی خواہشات ہی دیتا ہے۔ زن فرزند مال متاع بڑھاپے میں کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ بڑھاپے میں تیرا ہی سہارا ہے۔

۲۔فروری بروز جمعۃ المبارک دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صاحبزادہ اکرام الرحمٰن نبیرہ خواجہ صاحب علیہ رحمت

Marfat.com

ساکن گوجرہ نے خدمت میں حاضری دی اور بیان کیا کہ بہت سے لوگ صاحبزاد نور احمد خاں صاحب سے بیعت ہو گئے تھے۔ اور بہت سے لوگ بیعت ہونے کے طالب ہیں۔ حضور اُن پر کرم فرمائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا تم فکر نہ کرو جن کے نصیب میں ہو گا وہ خود ہو جائیں گے۔ اپنے پیشوا کے ہاتھ پر ہی بیعت کرتے ہیں۔ اپنے ہاتھ پر کوئی دستِ بیعت نہیں کرتا۔ یہ سب خواجہ صاحب علیہ رحمت کا فیض ہے۔ کہاں کہاں سے آکر مخلوق فیض یاب ہو رہی ہے۔

۴ فروری بروز اتوار دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا وہی لوگ مطمئن ہیں جن کے دل کھچے ہوئے ہیں۔ دل میں خیالات وسوسات، خدشات آتے ہیں۔ اور دل میں ہی فیضان، انوار، استغراق اور محویت ہوتے ہیں۔ اسی اثناء میں منظور احمد دیپالپوری نے جلسہ عید میلاد النبی جو کہ محمد حسین کمبوہ کے مکان پر بوقت شب ہونا تھا اُس کا ذکر کیا اور سکھوں کے جلوس کا ذکر کیا کہ وہ اپنی کتاب گرنتھ صاحب کو ہاتھی پر رکھ کر جلوس نکالا کرتے تھے۔ یہ سن کر ارشاد فرمایا یہ سب رسم و رواج ہیں عمل نہیں ہے۔

۱۰ فروری بروز ہفتہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا اللہ اپنی یاد میں خاتمہ کرے نام لیوا مسلمان ہیں۔ سچے ہوں تو یہی غالب ہوں۔ لوگوں کے اعمال سے تو یہ دنیا فنا ہو جائے۔ اللہ کے بندوں کے قدموں کی برکت سے ٹکی ہوئی ہے۔

شاہنواز تانگے والا چک نمبر $\frac{1}{1AL}$ وان دھا دھارام خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور میں نے ایک گھوڑے کا بچہ خریدا تھا جو بہت خوبصورت تھا۔ میں نے اُسے تانگے میں بھی سدھا لیا تھا۔ اُسے نظر لگ گئی ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا تیری خود کی نظر لگ گئی ہو گی۔ ماشاء اللہ کہنا چاہیئے۔ ورنہ بعضوں کی نظر پتھر پھاڑ دیتی ہے۔

Marfat.com

۲۰ فروری بروز منگل دیپالپور شریف۔

چچا عبدالوہاب حضرت صاحب کے ساتھ دیپالپور شریف سے لالہ موسیٰ کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ لہٰذا انہیں دیپالپور شریف واپس بھیج دیا گیا۔ واپس پہنچنے کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد اُن کا وصال ہوگیا۔ اِس کی اطلاع حضرت صاحب کو میجر مشتاق احمد صاحب کی کوٹھی واقع تاجپورہ لاہور میں دی گئی۔ حضرت صاحب سے خلیفہ صاحبزادہ نور احمد خاں نے واپس چلنے کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا جو ہونا تھا ہوگیا۔ اُن سے ٹیلیفون پر کہہ دو کفن دفن کر دیں۔ ہم یہیں سے ختم پڑھ دیں گے۔

حضرت صاحب لالہ موسیٰ میں بھائی غلام رسول رحؒ کے مزار پر تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا نیک بندہ تھا۔

۲۸ فروری بروز بدھ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب سونے والے حجرے میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا لاہور اور دہلی بہت پرانے شہر ہیں لاہور میں داتا صاحبؒ کا مزار ہے۔ اور یہ متقدمین میں سے ہیں اور یہاں خواجہ معین الدین چشتیؒ نے چلّہ کیا تھا۔ اجمیر شریف بھی پرانا شہر ہے۔ دہلی شہر میں محدث، عالم، اولیاء اللہ بہت ہیں بادشاہ بھی کافی ہیں۔ دہلی میں حضرت خدا نماؒ اور رسول نماؒ دونوں بھائی ایک قبرستان میں مدفون ہیں۔ اُن کے زیر سایہ سب قبروں پر بہت بڑے احاطے میں صاحب مزار کے نام لکھے ہوئے ہیں۔

یکم مارچ بروز جمعرات لالہ موسیٰ۔

بوقت شب حقیر نے حضرت صاحب سے عرض کیا حضور سوتے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے تو خواب میں زیارت ہونا کہا جائے گا۔ اگر پیشوا کے کرم سے ختم خواجگان کے دوران عصر کے وقت زیارت ہو جائے تو وہ خواب میں کہلائے گی یا بیداری میں یہ سن

کہ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ شیخ کی صحبت سے بھی مقصود اللہ ہے اور رسول کی صحبت سے بھی مقصود اللہ ہے۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

ہر کہ پیر و ذات حق را یک ندید نے مرید و نے مرید سے مرید
فنا فی الوجود، فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول، فنا فی اللہ، بقا باللہ۔

٦ مارچ بروز منگل لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا نکاح سنت ہے۔ بعضوں کے لئے مضر بھی ہوتا ہے۔ اگر شہوت کو ضبط کیا جائے تو اس کی آگ اللہ کا عشق پیدا کرتی ہے۔ اللہ کے بندوں کی روح زندہ اور نفس مردہ ہو کر کمال حاصل ہوتا ہے۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا خواجہ صاحبؒ کے خلیفہ صوفی بدرالدین نے سات حج کئے تھے۔ بعد ازاں خواجہ صاحب کی بلا اجازت شادی کر لی تھی۔ شادی کے بعد خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ خواجہ صاحبؒ نے صوفی بدرالدین صاحب سے فرمایا کیا تمہاری وہی شکل ہے جو پہلے تھی؟

محمد طفیل ساہیوال شہر نے گھر جانے کی اجازت لی اور عرض کیا کہ حضور میرا خیال رکھنا ارشاد فرمایا کہ دل حاضر ہو تو جہاں کہیں بھی ہو فیض کھینچ لیتے ہیں۔ دل حاضر نہ ہو تو پاس والے بھی محروم رہتے ہیں۔ خواجہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ پیشوا کے پاس اسطرح رہنا چاہیئے جس طرح شیر کے آگے بکری بندھی ہوئی ہو۔ اتنا ڈر ہو تو پاس رہے نہیں تو دور رہے۔ صحبت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور صحبت میں رہنا بھی بہت مشکل ہے۔ پیشوا کے سامنے فرضوں کے علاوہ نفل نظروں سے الگ ہو کر پڑھے۔ پیشوا کی نظر توجہ برکت سب سے بڑی عبادت ہے۔
حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کسی بزرگ نے کہا ہے خدا کا کیا پانا اِدھر دِں پٹنا اُدھر لانا۔ پٹنا اور لانا ہی مشکل ہے۔ نفس کی چار قسمیں ہیں۔ نفس امارہ کافر۔ لوامہ۔ ملہمہ مسلمان ہو گیا۔ اور مطمئنہ خدا سے جا ملا۔

Marfat.com

۸ مارچ بروز جمعرات گوجرانوالہ شہر۔

حوالدار اظہر خان پنڈ دادن خاں ضلع جہلم ملازمت شاہی قلعہ لاہور حضرت صاحب کی خدمت میں نمک پارے لے کر حاضر ہوئے حضرت صاحب نے ان میں سے ایک دو نمک پارے کھا لیے۔ مغرب کی نماز کا وقت قریب تھا۔ بھائی محمد سلیم لاہوری سے کہا مجھے کُلی کرا دو۔ بھائی محمد سلیم لاہوری نے کلی کراتے ہوئے حضور سے عرض کیا حضور یہ وضو کا بچا ہوا پانی ہے۔ یہ سن کر ارشاد فرمایا وضو کا بچا ہوا پانی کھڑا ہو کر پینا چاہیئے۔ یاد رہے آب زمزم، پیشوا کا بچا ہوا پانی اور وضو کا بچا ہوا پانی تینوں ادب و احترام سے کھڑا ہو کر پینا چاہیئے۔

۱۴ مارچ بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کتاب فتح الربانی مواعظ محی الدین عبدالقادر جیلانی سن رہے تھے۔ صفحہ نمبر ۱۴۲ پر ذکر آیا کہ کسی نے عرض کیا میں کیسے مروں؟ ارشاد فرمایا اپنے نفس اور خواہش اور حرص اور عادات کی تابعداری سے مرجا"

بوقت عشاء حضرت صاحب نے خلیفہ محمد شریف وکیل کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ جو قطعہ زمین راؤ محمد نعیم خاں سے خریدا ہے وہیں مجھے دفن کر دینا۔ اور وہاں ہی ایک چھوٹی سی مسجد بنا دینا۔ کیونکہ وہاں سکون ہے۔ مراقبہ کرنے والوں کے لیے یہاں دنیاوی شور شرابہ بہت ہے۔

۷ مئی بروز پیر دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ کے سینکڑوں خلفاء تھے۔ یہی فرمایا کرتے تھے کہ سب کو تو کمال حاصل نہیں۔ لیکن نماز روزہ پر تو کھڑا کر دیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا شہوت کی آگ ضبط کرنے سے کمال حاصل ہوتا ہے۔ بھائی محمد سلیم لاہوری بھی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھے

Marfat.com

حقیر سے ارشاد فرمایا کہ سلیم کا نکاح کر دیں۔ دوران گفتگو بھائی محمد سلیم کو نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نیک بخت اولاد پیدا کر دے۔

۸ مئی بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں شیر بہادر رزاقی ساکن چیچہ وطنی حاضر ہوئے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے اُن کا نام دریافت فرمایا اُس نے اپنا نام شیر بہادر عرض کیا حضرت صاحب نے فرمایا شیر کی کیا بہادری ہے۔ نفس کافر کو تابع کرے تو بہادری ہے۔ شیروں نے اللہ کے بندوں کی جوتیوں کو چوما ہے۔ حقیر نے شیر بہادر کو مشورہ دیا کہ تم حضرت صاحب سے اپنا نام تبدیل کروا لو۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا شیر محمد نام رکھ لیں۔ خلیفہ عبدالرحیم کلا نوری قریب ہی مراقبہ میں بیٹھے تھے۔ انہیں دیکھ کر حضرت صاحب نے فرمایا یہ اچھا ہے —— مراقبہ کر رہا ہے۔ بلا ضرورت باتیں کرنا وقت ضائع کرنا ہے۔ اتنا اللہ اللہ کرے کہ خود فنا ہو جائے۔ اللہ رہ جائے۔

۱۰۔ اگست بروز جمعۃ المبارک لاہور شہر۔

بوقت عصر صاحبزادہ انیس سجادہ نشین حضرت سید چراغ علی نقشبندی مجددیؒ پیر کالونی سے حاضر خدمت ہوئے۔ اور پیر کالونی میں تشریف لے جانے کی دعوت دی۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اُس نے خدا کو پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ شہہ رگ سے بھی قریب ہے۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا یہ نہ کتابوں اور نہ زبانوں میں بلکہ یہ تو سینوں میں ہے۔ صاحبزادہ انیس صاحب رخصت ہوتے لگے اُس وقت حضور تعظیماً اُٹھے صاحبزادہ صاحب نے عرض کیا حضور بیٹھے رہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں کھڑا ہو کر بیٹھ جاؤنگا اور جو درویش آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اُن سے فرمایا صاحبزادہ صاحب کو چھوڑ آؤ۔

۱۶۔ اگست بروز جمعرات لاہور شہر۔

حضرت صاحب کرنل مشتاق کی قیام گاہ پر تشریف فرما تھے۔ حافظ افتخار رزّاقی ساکن پھلروان ضلع سرگودھا جو امامت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ اجازت لیکر رخصت ہوئے۔ نماز ظہر حقیر نے پڑھائی۔ جھٹ پٹ دعا مانگ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ حضرت صاحب نے مجھے بلایا اور نصیحت فرمائی کہ دل لگا کر دعا مانگنی چاہیئے۔ تاکہ دوسرے بھی دل لگا کر دعا مانگیں

۲۸۔ اگست بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک کے برامدہ میں استراحت فرما رہے تھے۔ صبح کے وقت حافظ محمد حسین خطیب جامع مسجد ضلع کچہری ساہیوال بغرض زیارت حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اگر اللہ کا نام بک جائے تو ایک سانس آوے جاوے۔ سات کروڑ دفعہ اللہ نکلتا ہے۔ کیونکہ انسان کے جسم میں ساڑھے تین کروڑ مسام ہیں۔ اسے سلطان الاذکار یا ذکراً کثیراً بھی کہتے ہیں آپ نے فرمایا نفس امّارہ کافر ہے۔ توامہ۔ ملہمہ مسلمان ہوگیا۔ مطمئنہ اللہ سے جا ملا۔ نفس امّارہ سے اس کی حالت تبدیل ہو کر مطمئنہ ہوتا ہے۔ حافظ صاحب مذکور نے عرض کیا مجھے نفس امّارہ نے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔ اس کو مطمئنہ کرنے کا کوئی نسخہ بتائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کے بندے۔ کامل اولیاء اللہ کی توجہ برکت، صحبت، تابعداری، رابطہ، واسطہ سے مطمئنہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے لئے طلب ضروری ہے۔ جس ڈھونڈا اُس پایا۔ اللہ کے بندے جتنے بھی گذرے ہیں سب نے اسی راستہ سے پایا۔ آپ نے اُس سے دریافت فرمایا تم کسی سے دست بیعت بھی ہو۔ حافظ صاحب نے عرض کیا شاہ سلیمان تونسوی علیہ رحمۃ کے سلسلہ میں مکھڈ شریف میں بیعت ہوا تھا۔ لیکن پھر کبھی نہ گیا۔ آپ نے فرمایا کیا اُن کا وصال ہو چکا ہے۔ حافظ نے نفی میں جواب دیا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ۔ ہر کہ خود را دیدہ او محروم شد۔

جس نے خدمت کی اُسے حاصل ہوا ۔ نسل سے تعلق نہیں ہے۔

۲۴۔ ستمبر بروز سوموار دیپالپور شریف

Marfat.com

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ راؤ عبدالرب کلانوری چک نمبر ۱۲/ ۱۴ ایل پیپلان ضلع میانوالی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا میرے حقیقی بھائی بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ بیری بیوی کے بہکانے پر میں نے قرآن شریف ہاتھ میں لے کر قسم اُٹھائی کہ میں اپنی بیوہ بھاوج سے نکاح نہ کروں گا۔ اب میں سوچتا ہوں میری یہ احمقانہ حرکت تھی۔ بیوہ بھاوج اور دو سالہ یتیم بچی کا کوئی سہارا نہیں۔ سب رشتہ دار اور خاندان والے مجبور کرتے ہیں کہ تم نکاح کرو۔ جب میں نے انہیں یہ ماجرا سنایا تو انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ تم تمام ماجرا حضرت سائیں صاحب کی خدمت میں عرض کرو۔ جس طرح وہ فرمائیں اُس پر عمل کرو۔ حضرت صاحب نے فرمایا مولوی بیشک اُلٹ پُلٹ دیں۔ ورنہ قسم پر قائم رہنا چاہیئے۔

بھائی محمد سلیم نے آج کے خط پڑھ کر سنائے۔ بھائی محمد اعظم رزاقی ساکن لالہ موسیٰ حال ملازم ہالینڈ یورپ سے خط آیا جس میں تحریر تھا۔ حضور میں یہاں سے خواجہ صاحبؒ کے مزار شریف کوٹ عبدالخالق (جہاں خیلاں) ضلع ہوشیار پور انڈیا جاؤں گا۔ مجھے اجازت بخشیں کہ میں یہاں سے کیا لے جاؤں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اپنا دل لے جا اور اللہ اللہ کرتا چلا جا۔ بھائی محمد سلیم نے عرض کیا حضور چادر لکھ دوں تاکہ مزار شریف کے لئے چادرے جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہیں کوئی ضرورت نہیں۔

۱۷۔ اکتوبر بروز بدھ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

بوقت عصر دوران گفتگو جادو کا ذکر آنے پر ارشاد فرمایا۔ دو جہاں کے سردار پر بھی جادو کیا گیا تھا۔ جب یہ دونوں سورتیں الفلق اور الناس اتری تھیں۔ تو ہماری تمہاری کیسا ڈکیا ہے۔

۱۸۔ اکتوبر بروز جمعرات لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت عشاء حضرت صاحب مسجد کے برآمدہ میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالشکور رزاقی گوجرانوالہ شہر حاضر ہوئے۔ عبدالشکور نے عرض کیا حضور مجھ پر کرم فرماویں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دنیا کمین ہے۔ اور دنیا جال بھی ہے۔ امتحان اور آزمائش کی جگہ ہے۔ یہاں کوئی رہا ہے نہ رہیگا۔

۲۱-اکتوبر بروز اتوار گجرانوالہ شہر۔

حضرت صاحب کی خدمت میں محمد اکرم گوجرانوالہ شہر حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور میں گیارہ ماہ سے بیمار ہوں دوائیاں اثر نہیں کرتیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ کا حکم ہو تو دوائیاں اثر کریں۔ دوائیوں میں قطعی شفا ہو تو حکیم ڈاکٹر نہ مریں۔ لیکن سب مرجاتے ہیں۔ مریض نے عرض کیا حضور کھایا بھی نہیں جاتا۔ دعا فرمائیں کہ جتنے دن میں زندہ ہوں کھانا کھاتا رہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ بغیر خوراک بھی زندہ رکھ سکتا۔ اسکی مرضی۔

۲۳-اکتوبر بروز منگل دیپالپور شریف۔

دیوان محمد اسحاق رزانی ساکن دیپال پور شریف خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے تنویر حسین جو کہ وکیل کا منشی تھا۔ خبر نہیں اسے کیا ہوا۔ وہ سب کو مارتا ہے۔ اس کے تین بچے اور بیوی بھی ہے۔ چار ماہ سے ملازمت سے بھی الگ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا دونوں وقت ختم شریف کے موقع پر پانی دم کرکے پلائیں۔ اور حقیر سے فرمایا اس کو تعویذ وغیرہ بھی دے دینا۔ اسی اثناء میں ڈاکیہ نے ڈاک لا کر دی۔ اس میں تین اشتہار انجمن خانقیہ سرگودھا کی طرف سے خواجہ صاحب علیہ رحمت کے عرس مبارک کے بارے میں تھے۔ آپ نے تمام اشتہار پڑھوا کر سنے خلیفہ محمد شریف دیپالپوری سے فرمایا شاہ جی انہیں دیواروں پر چسپاں کر دو کیونکہ ان پر خواجہ صاحب علیہ رحمت کا نام لکھا ہے (کہ کہیں بے ادبی نہ ہو)

۲۵ اکتوبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ عشاء سے پہلے حضرت صاحب مسجد میں چہل قدمی فرما رہے تھے۔ بھائی کرم الہی رزانی لاہوری سے دریافت فرمایا کیا کرنل مشتاق احمد جمعہ پڑھنے کے لئے یہاں آئیں گے؟ کرم الہی رزاقی نے جواباً عرض کیا حضور مجھے تو خبر نہیں آئیں گے یا نہیں۔ بعد از فراغ عشاء کرنل مشتاق احمد خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں تمہیں ابھی پوچھ

Marfat.com

رہا تھا۔ کرنل مشتاق کے بارے میں فرمایا جن دنوں یہ مسجد زیرِ تعمیر تھی۔ یہ بچپن میں یہاں آیا کرتے تھے۔ اس کا والد گوجرانوالہ میں لائن افیسر تھا۔ یہ تو اصلی کرنل ہے۔ کرنل کون اللہ اللہ کرتے آیا کرتے ہیں۔ حضرت صاحب نے کرنل مشتاق احمد سے دریافت فرمایا کیا نماز پڑھ چکے ہو۔ کرنل مذکور نے اثبات میں جواب دیا کہ لاری میں پڑھ لی تھی۔ حضرت صاحب نے فرمایا عشاء کا وقت بہت بڑا ہوتا ہے۔ یہاں پہنچ کر آرام سے نماز ادا کر سکتے تھے۔ وقت تھوڑا ہو اور یہ خوف ہو نماز قضا ہو جائے گی تو لاری میں پڑھ سکتے ہیں۔

۳۱۔ اکتوبر بروز بدھ دیپالپور شریف۔

صبح کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں احمد شاہ نامی ساکن سبحان شاہ حاضر ہوا اور ایک مسئلہ دریافت کیا کہ میرے والد صاحب مجھ سے علیحدہ ہیں۔ اور میری والدہ وفات پا چکی ہیں میں اپنی والدہ کے نام کی قربانی کرنا چاہتا ہوں۔ کیا یہ جائز ہے۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا تمہاری اماں کو اس کا ثواب پہنچ جائے گا۔ بعدازاں حضرت صاحب نے بھائی محمد سلیم لاہوری کو بلایا۔ حضرت صاحب سے عرض کیا گیا کہ وہ اپنی حجامت بنا رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا چاند دیکھنے کے بعد سے لیکر قربانی کرنے تک حجامت نہیں کرانی چاہیئے۔ یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ صاحبزادہ فقیر احمد حضرت صاحب کی بلا اجازت اسلام آباد سے بھارت جانے کے لئے اپنا اور حضرت صاحب کا ہندوستان کا ویزا لے آئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا صلاح مشورہ کرنا چاہیئے۔ صحت بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اس عمر میں میرا سفر کرنا بہت مشکل ہے۔

یکم نومبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

صبح کے وقت حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا نماز عیدالاضحیٰ کی جگہ ادا ہوئی۔ اللہ کے بندے بہت کم ہیں۔ دنیا کے بندے زیادہ ہیں۔ اللہ کے بندے دنیا والوں سے کنارہ ہی کرتے ہیں۔ اسی اثناء میں کرم الٰہی رزاقی لاہوری بالائی منزل سے نئی کتاب لینے گئے۔ حقیر نے عرض کیا حضور عرصہ گذرا

ب "کلیات امدادیہ" کتاب پڑھوائی تھی۔ وہ لے آدیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اپنے بہنوا
شریعت طریقت کا راستہ ہی کافی ہے۔ فرمایا محبت پیر کی پارس بنا دے کے سب اشعار پڑھ
کر فرمایا محبت ایمان کا نام ہے۔ عشق و محبت سے سینہ گلزار ہوتا ہے۔ کتابوں اور زبانوں پر نہیں
اللہ تعالیٰ نے سینوں میں رکھا ہے۔

راؤ محمد سلطان کلانوری ساکن امل موتی دیپالپور شریف خدمت میں حاضر [illegible] عرض کیا حضور
سنا ہے کہ قربانی کے تین دن مقرر ہیں۔ یعنی دسویں، گیارویں، بارویں تاریخ [illegible] اگر کوئی بعد
تاریخ کو قربانی کرے تو زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ گیارویں کو کم اور بارہویں کو [illegible] ہوتا ہے
حضرت صاحب نے فرمایا شریعت کا مسئلہ ہے۔ قربانی کے تین دن مقرر ہیں [illegible]

۲ نومبر بروز جمعۃ المبارک دیپالپور شریف۔

بوقت تہجد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اوّل آخر ظاہر باطن اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور
اس کے سوا کوئی نہیں۔ دنیا ناپائیدار ہے۔ اس کے چاہنے والے سب فنا ہو [illegible] اولیاء اللہ
مرتے نہیں وصال ہوتا ہے۔ حلقہ ذکر کے بعد حضرت صاحب نے شیخ محمد [illegible] کو بلایا
اور ارشاد فرمایا کہ ذکر کے فوراً بعد باہر مت جایا کرو [illegible] جسم [illegible] سرد ہو جانے
سے بیمار ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے)

۵ نومبر بروز پیر دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت [illegible]
بمع مستورات ساکن فیصل آباد حاضر ہوئے۔ یاد رہے ڈاکٹر مذکور فیصل آباد سے [illegible] پڑھنے اور
حضرت صاحب کے ٹیکہ لگانے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور چند دنوں سے [illegible] دو دفعہ ٹیکہ لگنے
کے لئے آتا ہے۔ بوقت رخصت ڈاکٹر نصر اللہ نے عرض کیا کہ ہم حضور کو کب لینے کے لئے آئیں ۔
حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اب سفر کرنے کی عمر نہیں رہی۔ سو سال کے قریب ہے۔ دفعہ

کرتے وقت انشاءاللہ کہنا چاہیئے۔ اگر اُس کی مرضی ہو تو وعدہ پورا ہو جائے ورنہ انسان گناہ
نہیں ہوتا۔

۷ نومبر بروز بدھ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالحمید ساکن ڈونگہ بونگہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ عرصہ تین ماہ ہوئے میرے والد صاحب وفات پا گئے۔ ہم تین بھائی ہیں۔ سب سے بڑے ۵۴ سال، میری ۴۳ سال اور چھوٹے کی ۳۶ سال عمر ہے۔ شادی بدقسمتی سے کسی کی بھی نہیں ہوئی۔ والدہ ضعیفہ ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہیں میرا رشتہ ہو جائے حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا حال ہی میں تمہارے والد کی وفات ہوئی ہے۔ اتنے عرصے سے تمہاری کسی کی شادی نہیں ہوئی کیا سبب ہے۔ آخر کار کنبے قبیلے رشتہ داریاں بھی ہیں۔ اور ڈونگہ بونگہ کے گرد و نواح میں بہت سے راجپوتوں کے گاؤں ہیں۔ عبدالحمید مذکور نے بار بار شادی کی درخواست کی۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اللہ اللہ کرو اگر نصیب میں ہوئی تو ہو جائے گی شہوت ایک آگ ہے اس کو روکنے سے کمال حاصل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ کامل کی صحبت نصیب ہو۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا ساڑھے تین کروڑ مسام ہیں۔ ایک سانس آوے جاوے سات کروڑ دفعہ اللہ کہتا ہے۔ یہ عام کو حاصل نہیں اللہ کے خاص بندے ہیں جن کو یہ حاصل ہے فرمایا اللہ کے بندے حلال روزی کماتے ہیں اور اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اسی اثناء میں محمد ابراہیم وکیل کا حیدرآباد سے خط آیا۔ جس میں تحریر تھا۔ کہ خواب میں میں اپنے بچے محمد معصوم کو ذبح کر رہا ہوں۔ براہ کرم اس خواب کی تعبیر لکھیں۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا اللہ اللہ کرو۔

۸ نومبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے صبح کے وقت راؤ جمیل احمد اُن کے والد اور بیٹے دعا کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راؤ جمیل احمد نے عرض کیا حضور میں تو پہلی مرتبہ آپ کی خدمت میں دعا کے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ شہ رگ سے بھی بہت زیادہ

قریب ہے۔ اللہ ہر وقت سنتا ہے۔ اللہ کے بندے شاکر و صابر ہیں۔ اللہ صابروں کے ساتھ ہے اللہ کو نہ بھولو۔ دکھ سکھ ہر حال میں اُسے یاد کرو۔ اُس کے والد نے حضرت صاحب سے عرض کیا حضور اللہ والوں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

زیرِ تعمیر یتیم خانہ کی عمارت میں سب درویش دن بھر کام کبھی کرتے رہتے اور اللہ اللہ بھی کرتے رہے۔ اِن سب میں پیش پیش فتح محمد رزانی تھے۔ حضرت صاحب نے حضرت ارشاد فرمایا بابو یہ سب خواجہ صاحبؒ کا فیض ہے۔ بوقت عشاء فتح محمد رزانی کو بلایا اور فرمایا اس پر کے نام کا اثر ہے۔

۱۱۔ نومبر بروز اتوار لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت خواجہ شمس الکونینؒ بواسیر کے مرض کے لئے فجر کی سنتوں میں ہمیشہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد الم نشرح وَالکافرون اور دوسری رکعت میں الم ترکیف و سورہ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اور دانتوں کی مرض کے لئے نماز وتر میں پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ والتین دوسری میں الکافرون اور تیسری میں سورہ الاخلاص تلاوت کرتے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے جو شخص اس کا عامل رہے گا۔ وہ کبھی دانتوں کے مرض میں گرفتار نہ ہوگا۔ حقیر نے مذکورہ بالا خواجہ صاحبؒ کا عمل مدِنظر رکھتے ہوئے حضرت صاحب سے ان سورتوں کی انہی نمازوں میں پڑھنے کی اجازت چاہی حضرت صاحب نے اِن کی اجازت بخشی اور فرمایا یہ قرآنی سورتیں ہیں۔

۱۲ نومبر بروز منگل لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب درس گاہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حلقہ ذکر کے بعد نور محمد رزانی ساکن لالہ موسیٰ حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے اُس کے منہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کہ بوڑھا آدمی اگر داڑھی نہ رکھے تو اس کا منہ بندر جیسا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بندر انسانوں جیسے ہوتے ہیں۔ اب تمہیں داڑھی رکھنی چاہیئے خدا بخش ساکن لالہ موسیٰ جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ شرمسار ہو رہا تھا کیونکہ اُس نے بھی داڑھی منڈوائی ہوئی تھی۔

۱۴ نومبر بروز بدھ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ عصر کے بعد دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا کہ اللہ کا فضل ہو۔ اور اللہ کے بندے کا ہاتھ ساتھ ہو جب ہی بیڑا پار ہوتا ہے۔ پہلے بندے کا بندہ بنے پھر اللہ کا بندہ بنے۔ اللہ مسبب الاسباب ہے۔ اپنے ملنے کا بھی سبب بنا دے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ یہ اللہ کا بندہ بتاوے شہ رگ سے کیسے قریب ہے۔ اللہ والوں کی ایک گھڑی کی محبت صد سالہ طاعت بے ریا سے بہتر ہے۔ پھر حقیر سے فرمایا اب بڑھاپا ہے بڑھاپے سے آگے کیا ہے۔ موت ہی ہے۔ ایک سانس کی بھی خبر نہیں اللہ اپنی رضا اور خوشنودی میں لے چلے۔

۱۷ نومبر بروز ہفتہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب نے محمد اعظم سے دوران گفتگو دریافت فرمایا کیا تم ذکر کیا کرتے ہو۔ محمد اعظم نے جواباً عرض کیا کہ حضور سورج نکلنے تک مراقبہ کرتا ہوں۔ اور بعد ازاں دلائل الخیرات شریف کا وظیفہ کرتا ہوں جس میں دو گھنٹے لگتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا دلائل الخیرات شریف حزب البحر سب عملیات ہیں۔ حضرت صاحب نے حقیر سے فرمایا کہ مراقبہ محاسبہ اور رابطہ اِن سے اللہ مقصود ہے۔ حضرت صاحب کتاب لمعات کمالات قادریہ سیرتِ خانقیہ سن رہے تھے۔ مرشد کے باب میں علم کی اہمیت کا ذکر تھا۔ اِس پر حضرت صاحب نے حقیر سے فرمایا کہ حضرت سائیں توکل شاہ صاحبؒ انبالوی عالم نہیں تھے۔ لیکن اُن کے بڑے بڑے مولوی مرید تھے۔ یہ ظاہر کا علم تھوڑا ہی ہے۔ اندر کا علم ہے۔

یکم دسمبر بروز ہفتہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور کتاب انوار الاصفیاء سن رہے تھے۔ بابا حضرت

Marfat.com

شیخ فریدالدین مسعود گنج شکرؒ اجودھنی کے ذکر میں ٹھیکری کا نقش آیا۔ جو درج ذیل ہے۔ بعض پرانی کتابوں میں یہ لکھا ہے۔ آپ زمانہ سیاحت میں جنگل میں جا رہے تھے۔ اور سواری ایک گدھا تھا۔ یکایک بارش ہونے لگی۔ قریب ہی کمہاروں کا ایک مکان دکھائی دیا۔ حضرت صاحب وہاں تشریف لے گئے۔ اور کمہاروں سے گھر کے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے کہا ایک عورت کے بچہ ہونے والا ہے۔ کئی دن سے درد ہے۔ بچہ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں تمہیں جگہ کہاں دیں۔ حضرت صاحبؒ نے جواب دیا مجھے جگہ دے دو بچہ ابھی پیدا ہو جائے گا۔ کمہاروں نے جگہ دے دی۔ حضرت صاحبؒ نے فرمایا میرے گدھے کو بھی جگہ دو کمہاروں نے کہا یہاں آدمیوں کے لئے تو جگہ ہے نہیں گدھے کو کہاں سے جگہ دیں۔ حضرت نے فرمایا جب تک میرے گدھے کو جگہ نہ دو گے میں بھی اندر نہ آؤں گا۔ آخر مجبوراً انہوں نے گدھے کو بھی جگہ دے دی تب۔ حضرت نے کمہاروں کے آوے سے ایک ٹھکرا اٹھایا اور کوئلے سے اس پر یہ شعر لکھا:

مرا جا شد خرم را نیز جا شد   زنِ دہقان بزاید یا نزاید

ترجمہ:۔ مجھے جگہ مل گئی اور میرے گدھے کو بھی جگہ مل گئی۔ اب اس عورت کے بچہ ہو یا نہ ہو۔ اس کے بعد حضرت نے وہ ٹھیکری کمہاروں کو دی کہ عورت کے پیٹ پر رکھ دو۔ ٹھیکری پیٹ پر رکھنے ہی بچہ پیدا ہوگیا۔ اس وقت سے لیکر آج تک کئی لوگوں نے ٹھیکری کا یہ شعر آزمایا ہے اور اس کی تاثیر کا عجیب تماشا دیکھا ہے۔ اسی دوران ایک شخص حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور روپے پیش کئے کہ میرے لئے دعا کردو۔ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس سب کچھ ہے۔ پہلے یہ شخص پاک پتن شریف جایا کرتا تھا۔ اب یہاں آستانہ پر اکثر آتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا روپے دے کر دعا کراتے ہو۔ یہ فرما کر حضور مسکرائے اور فرمایا کہ یہ دو روپے بابو کو دے۔ یہ دو روپے لیکر دعا کر دیں گے۔

۴۔ دسمبر بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حقیر نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ مدت گذری جب قاری احمد حسن خانقی روہتگی نے حضور سے عرض کیا تھا کہ پاکستان میں نقشبندی سلسلے

Marfat.com

کے سب سے بڑے بزرگ حضرت طاہر بندگیؒ لاہوری ہیں، اور قادریہ سلسلہ کے سب سے بڑے بزرگ شاہ ابوالمعالیؒ لاہور ہیں اور چشتیہ سلسلہ کے سب سے بڑے بزرگ حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ پاک پتن شریف اور سہروردیہ سلسلہ کے سب سے بڑے بزرگ حضرت بہاؤالدین ذکریاؒ ملتانی ہیں۔ ٹھٹھہ شریف میں حضرت عبداللہؒ ملقب صحابی پیران پیر دستگیر کے ہوتے ہیں۔ قادریہ سلسلہ میں یہ بڑے ہیں۔ یا شاہ ابوالمعالی بڑے ہیں۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کتابوں میں بہت مبالغے ہیں۔ اللہ کا نام بڑا ہے۔

حضرت صاحب کی خدمت میں محمد تقی حلوائی گجر خاں ضلع راولپنڈی حاضر ہوئے اُس نے عرض کیا میں اپنی حیثیت کے مطابق روزانہ اپنی آمدنی میں سے کچھ روپے نکال لیتا ہوں۔ اور یہ رقم ہر مہینے گیارھویں شریف ختم دلاتے پر خرچ کرتا ہوں۔ کیا یہ درست ہے؟ حضرت صاحب نے فرمایا یہ رقم یتیم خانہ میں بھیج دیا کرو۔ یتیموں کی پرورش کا بہت ثواب ہے۔

۱۲۔ دسمبر بروز بدھ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالمجید اپنے عزیز مظفر عالم ایم۔ اے۔ فارسی لیکچرار اسلامیہ کالج ہارون آباد کو لیکر حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب سے عرض کیا گیا۔ کہ اتنی تعلیم کے باوجود انہیں عبادت کا بہت شوق ہے۔ یہ ہر وقت ورد وظائف کرتے رہتے ہیں۔ تین چار دن سے اِن کی حالت ایسی ہوئی ہے ہم نے رات بیٹھ کر گذاری ہے۔ اِسی دوران اِس کی پیشانی پر چوٹیں لگی ہیں۔ ہم نے ڈاکٹروں حکیموں سے عاجز آکر حضور کی طرف رجوع کیا ہے۔ آپ اللہ کے کامل اولیاءاللہ ہیں۔ اِس پر کرم فرمائیں۔ دورانِ گفتگو حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کیا یہ کسی سے بیعت بھی ہیں۔ عبدالمجید نے جواباً عرض کیا یہ سب مولوی مجیدالدین نارا شگھ کے مرید ہیں۔ اِن کے والد نے اِن سب کو مرید کرا دیا تھا۔ اُس وقت اِس کی عمر تین چار سال تھی۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا تین چار سال کی عمر میں بیعت صرف تبرکاً کر لیے جاتے ہیں۔ ورنہ سنِ بلوغت پر بیعت فرض ہے۔

Marfat.com

۱۵ دسمبر بروز ہفتہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں محمد طاہر ایم۔اے ایل۔ ایل۔ بی۔ ساکن فیروز والا سردار خاں رزاقی درویش کی رفاقت میں حاضر ہوا۔ محمد طاہر مذکور نے عرض کیا کہ کل میں نے نماز جمعہ آپ کی مسجد میں ادا کی تھی۔ میں اور میرے ساتھی تبلیغی جماعت میں ہیں۔ اور رائے ونڈ سے یہاں آئے ہیں۔ محمد طاہر نے رخصت کی اجازت چاہی اور چلے گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا تبلیغ وہی کر سکتا ہے جس کی پہلے تبلیغ ہو چکی ہو۔ بعضے ان میں اچھے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ چیز تو حاصل نہیں ہوتی۔

۱۶۔ دسمبر بروز اتوار دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ فقیری کی نعمت کف یا نسل پر نہیں ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد - ہر کہ خود را دید او محروم شد -

خادم کو مخدومیت کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ مخلوق مخدوم بنالیتی ہے۔ خواجہ صاحب علیہ رحمت کی مثال دی۔ اور فرمایا اُن کے بڑے صاحبزادے عبدالعزیز گدی نشین بھی تھے۔ اور اپنے ہریانہ کے علاقہ میں ہزاروں مرید بھی تھے۔ لیکن خواجہ صاحبؒ نے انہیں عاق کر دیا تھا۔ وہ اپنے سسرال میں بڑی بسی میں رہا کرتے تھے۔ جو جہاں جیلاں شریف کے قریب ہی واقع تھی۔ جب صاحبزادہ مذکور کی وفات ہوئی اور اُن کے جنازے کو کوٹ شریف میں لاکر دفن کرنا چاہا۔ تو اتنی زبردست آندھی اور بارش شروع ہوئی کہ وہ میت کو نہ لا سکے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ انہیں یہاں مت لاؤ۔ صاحبزادہ عبدالعزیز کی اولاد اب گوجرہ ضلع فیصل آباد میں آباد ہے۔ اور اُن کے پوتے اعجاز خالق اور محبوب خالق یہاں آیا کرتے ہیں۔

۱۷۔ دسمبر بروز پیر دیپالپور شریف۔

Marfat.com

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور کتاب گلزارِ وحدت سن رہے تھے مرشد کے ذکر میں علم پر بحث تھی۔ اس پر ارشاد فرمایا کامل پیشوا کی صحبت سب سے بڑا علم ہے۔

۱۹ دسمبر بروز بدھ دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے بھائی محمدؐ سلیم لاہوری سے سردی کے موسم میں پاجامہ پہننے کو بہتر فرمایا۔ مزید فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ کھدر کا دہرا پاجاما سردی میں پہنا کرتے تھے۔

راؤ مراتب علی ساکن ڈھونگہ بونگہ اور اس کے بھائی راؤ محبت علی خاں میونسپل کمیٹی ڈھونگہ بونگہ کے انتخاب میں حصہ لے رہے تھے۔ انہوں نے وہاں کی چیئرمین کی اسامی کے لئے دعا کی التجا کی۔ بھائی محمدؐ سلیم لاہوری کے ذریعے کہلوایا کہ چیئرمینی کی تو کوئی بات نہیں صرف عزت کا سوال ہے۔ لوگ حضور کو برا بھلا کہیں گے۔ ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہنے دو۔ اللہ اور اس کے پیغمبروں کو لوگ کہتے آئے ہیں تم اللہ اللہ کیا کرو۔ خبر نہیں اس میں کیا بہتری ہے۔ رخصت کے وقت راؤ مراتب علی خاں نے اپنے بھائی کی صحت کی دعا کی التجاء کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا دوا استعمال کریں۔

۲۰ دسمبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں رانا محمدؐ اقبال وکیل اور ایک مقامی ٹھیکیدار حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا حضور آج یہاں انتخاب ہو رہا ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ محمدؐ عمر بودلہ کو کامیابی ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ سے ہر وقت فضل مانگنا چاہیئے۔ یوں نہیں کہنا چاہیئے کہ یوں کر دے۔ خبر نہیں کس طرح بہتری ہے

محمدؐ ذوالفقار ایم۔اے ساکن $\frac{55}{E\cdot B}$ عارف والا ہیوال ملازمت انسپکٹر شماریات زراعت بورے والا کتاب پڑھنے سے فراغت کے بعد باہر جا رہے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا

چادر اونچی کرلیں ٹخنے کھلے رہنے چاہیں۔ حقیر سے ارشاد فرمایا اللہ کا حکم اللہ کے بندے مانتے ہیں۔ دنیادار تھوڑا ہی مانتے ہیں۔ حقیر سے محمد ذوالفقار کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ نیک ہے۔ اور اسے اپنی تعلیم کی کوئی نکبرّی نہیں۔

۲۵ دسمبر بروز منگل دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا پیشوا کے وسیلہ ذریعہ اور قدموں کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔ کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ پیشوا کی توجہ برکت سے حاصل ہوتا ہے۔

۲۷ دسمبر بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں مستری محمد یونس دیپالپوری قطب نما لینے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے مسجد کی بنیاد درست کرنی تھی۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا یہاں راجوں کا محلہ ہے۔ یہ مسجد مستری محمد علی جو کہ بوڑھا تھا۔ اور مستری محمد اسحاق نے بنائی تھی۔ مستری عبدالعزیز چھوٹا سا تھا۔ یہ بھی اُن کے ساتھ کام کیا کرتا تھا۔ مستری محمد علی نے بغیر ڈھولے کے اس مسجد کے گنبد بنا دیئے تھے۔ مستری محمد یونس سے حضرت صاحب نے دریافت فرمایا مسجد کہاں بنا رہے ہو۔ مستری محمد یونس نے جواباً عرض کیا کہ حضرت بابا عیسے لنگاہؒ بصیر پور والی سڑک کے قریب ہے۔ اب یہاں نئی آبادی ہوچکی ہے۔ وہاں مسجد بنا رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا مسجد کی بنیادیں قطب نما سے بھی ٹھیک ہوسکتی ہیں۔ لیکن اصل طریقہ رات کے وقت چراغ جلا کر قطبی تارے سے رکھنی چاہیں۔ مزید فرمایا کہ بحری جہاز بھی پہلے زمانے میں قطبی تارے کی مدد سے چلا کرتے تھے۔ اور قافلے بھی اسی تارے کی مدد سے رات کو سفر کیا کرتے تھے۔

اسی اثناء میں راؤ خلیل الرحمن حال مقیم نواب شاہ شہر ملازمت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ

Marfat.com

پولیس حیدرآباد خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ میں رات کے گیارہ بجے یہاں پہنچ تھا۔ مسجد کا دروازہ بند تھا۔ کئی آوازیں دیں لیکن کوئی نہ بولا۔ اس لئے واپس اوکاڑہ چلا گیا اب اوکاڑہ سے آرہا ہوں۔ راؤ خلیل الرحمٰن نے حضرت صاحب سے دعا کے لئے التجا کی۔ کہ میرے اباجی تقریباً پانچ ماہ کا عرصہ ہوا وفات پا گئے ہیں۔ میرے حالات کچھ ایسے ہی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا وہ تو شہہ رگ سے بھی قریب ہے۔ ہر وقت سنتا ہے۔ ہاتھ اُٹھانے سے کیا ہے۔ نفل پڑھا کرو۔ اللہ اللہ کیا کرو۔ اب تم پولیس کپتان ہو مخلوق کی خدمت کیا کرو۔ غریبوں حاجتمندوں کی امداد کیا کرو۔ یہ محکمہ جائز ہے۔ بڑے خواجہ صاحب اس محکمہ میں انسپکٹر پولیس تھے۔ حقیر نے راؤ خلیل الرحمٰن سے خواجہ صاحبؒ کی کئی کرامات بیان کیں۔

۳۰ دسمبر بروز اتوار دیپالپور شریف۔

صبح کے وقت حضرت صاحب مسجد کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالرحیم کلانوری اور دوسرے درویش موجود تھے۔ عبدالرحیم نے عرض کیا آج سوا چار بجے تک مسجد میں نفلوں کی ادائیگی کے لئے کوئی نہیں آیا۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا

صحبتِ طالح ترا طالح کند۔ صحبتِ صالح ترا صالح کند۔

حضرت صاحب نے حقیر سے دریافت فرمایا کیا عبدالرحیم درویش ہے؟ حقیر خاموش ہی تھا اسی اثناء میں حضرت صاحب نے فرمایا اگر عبدالرحیم میں غصہ نہ ہو تو درویش بن جائے۔

فرمایا عبدالرحیم خودی کو ختم کرو۔ عبدالرحیم نے جواباً عرض کیا جی خودی نے کیسے ختم کردوں۔

بوقت عصر راؤ محمدؐ فرمان ساکن اُملی موتی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے دوران گفتگو حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کیا نماز پڑھتے ہو؟ محمدؐ فرمان نے جواباً عرض کیا جی کبھی کبھار پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کھا بھی کبھی کبھار لیا کرو۔ قرآن شریف میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے میں نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا۔

Marfat.com

سنہ ۱۹۸۰ء

یکم جنوری بروز منگل دیپالپور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ظہر کے وقت ایک بوڑھا نمازی نماز کے لئے مسجد میں آیا۔ اور اُس نے اپنی لاٹھی مسجد میں رکھ دی۔ حضرت صاحب نے لاٹھی کی آواز سن کر فرمایا سڑکوں اور گلیوں میں کیچڑ ہے اس لاٹھی کو دھو کر مسجد میں رکھنا چاہیئے تھا۔ مسجد میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ کوئی ناپاک چیز مسجد کے اندر نہیں لانی چاہیئے۔

حضرت صاحب نے دوران گفتگو فرمایا رہبر بغیر راستہ نہیں ملتا۔ مولوی یا عالم بننے سے خودی نہیں نکلتی۔ کامل درویش کی صحبت سے خودی نکلتی ہے۔

۴ جنوری بروز جمعہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں رسالدار نور محمد چک نمبر ۴/۲ ۔ ۱۔۴ اوکاڑہ نے حاضری دی۔ اور عرض کیا حضور اخبار میں مطالعہ کیا ہے کہ روسی فوجوں نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا پہلے زمانے میں ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں نے کابل قندھار غزنی سے حملے کئے تھے۔ اور اس مُلک کو فتح کیا تھا۔ اب بداعمالی کی وجہ سے یہ حالت ہو رہی ہے

۷۔ جنوری بروز پیر آستانہ عالیہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ محمد اشرف ساکن ۳۵/۲-ایل تحصیل اوکاڑہ کتاب انوار الاصفیا پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پیشوا کی محبت اور یاد میں خاتمہ ہو۔ پیشوا سے اللہ مقصود ہے۔ بوقت عصر جعفر سے ارشاد فرمایا کہ شبیر احمد رزاقی لائبریری مسجد میں نماز باجماعت نہیں پڑھتا ہے۔ تم اُسے کہنا کہ اللہ کے واسطے کام کرتے ہو۔ اور اللہ کی نمازیں چھوڑتے ہو۔ سینکڑوں مہمان مسافروں کی خدمت کرتے ہو۔ اذان ہونے پر فوراً مسجد میں نماز باجماعت

ادا کرنی چاہیئے۔

۹ جنوری بروز بدھ دیپالپور شریف

بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں محمد عباس ساکن جھکڑ ضلع فیصل آباد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور میری بیعت صاحبزادہ عبدالسلام حصاری رینالہ خورد سے تھی۔ پچھلے دنوں میں حضور کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے آیا تھا۔ حضور نے مجھے فرمایا تھا۔ کہ اس طرح طریقت میں بیعت ہونا حرام ہے۔ تم صاحبزادہ عبدالسلام سے اجازت لے آؤ۔ کہ میں وہاں بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ پھر بیعت کر لیں گے۔ چنانچہ آج صاحبزادہ مذکور نے خوشی سے یہاں بیعت ہونے کی اجازت دی ہے۔ لہذا مجھے بیعت کر لیں۔ بعد فراغت بیعت محمد عباس نے گھر جانے کی اجازت چاہی حضرت صاحب نے فرمایا۔ پنجابی میں مثل مشہور ہے "پیر پھڑ چھڈیا" وُہ مت کر دینا صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت صاحب کتاب "انوارالاصفیا" سُن رہے تھے۔ لفظ خرقہ خلافت کسی بزرگ کے ذکر میں آیا۔ حقیر نے حضور سے اس کے معنی دریافت کئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ دستار خلافت پگڑی۔

۱۰ جنوری بروز جمعرات دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں عبداللطیف نومسلم ساکن سمبڑیال بغرض بیعت حاضر ہوا۔ بعد فراغت بیعت شجرہ شریف حاصل کیا۔ ارشاد فرمایا کہ روزانہ شجرہ شریف پڑھنا۔ اور ادب سے رکھنا۔ بھائی محمد سلیم لاہوری محمد اعظم حال ساکن ہالینڈ کا خط لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا محمد اعظم نے لکھا ہے۔ کہ حضور مجھے تصور شیخ نہیں ہوتا۔ کرم فرمائیں یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ لگے رہو۔ مت ہٹو۔

اسی دوران ہمایوں لیکچرار گورنمنٹ کالج دیپالپور شریف حاضر ہوئے۔ کہ دُعا فرمائیں۔ اللہ صبر دے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اللہ کی یاد سے صبر ملتا ہے۔ نماز پڑھو۔ اللہ اللہ کرو۔ اللہ فضل کرے گا۔

حضرت صاحب کی خدمت میں دلاور علی ساکن رسول پور ضلع سیالکوٹ
بہت دیر تک بیٹھے رہے - اور عرض کیا حضور آپکا ایک مرید بابو عبدالمجید ہمارے نزدیک
بند پر لگا ہوا ہے - وہ بہت نیک ہے - حضور کی نظر کرم ہے - وہ ذکر کرتا ہوا بے ہوش ہو جاتا
ہے - دلاور علی نے عرض کیا - حضور مسجد بہت خوبصورت ہے - حضرت صاحب نے فرمایا - اندرون
مسجد جاکر دیکھو انھوں نے حکم کی تعمیل کی - حضرت صاحب نے فرمایا - یتیم خانہ کی عمارت بھی
دیکھ آؤ - وہ عمارت دیکھنے کے بعد عرض کرنے لگے - حضور عمارت ماشاء اللہ بہت پائیدار ہے -
بڑے بڑے وسیع کمرے ہیں - اُس نے حضور کو نذرانہ بھی پیش کیا - دوران گفتگو حضرت صاحب
نے ارشاد فرمایا - اللہ کے بندے کی صحبت سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے -

۱۱ - جنوری بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف -

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے - آپکی خدمت میں حاجی محمد شریف ساکن مہار

والی سردی کے لئے موٹا گیروا کپڑا لے کر حاضر ہوئے - صاحبزادہ فقیر احمد نے عرض کیا - اسکا پاجامہ
بنوائیں - اور کُرتہ بھی اس موسم میں ٹھیک رہے گا - یہ سُن کر حضرت صاحب نے فرمایا
کرتے پاجامے کیا کریں گے - اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے - مزید فرمایا - بیماری نہیں عمر کا تقاضا
ہے معدہ کوئی چیز قبول نہیں کرتا - کسی کو بھی اپنے سانسوں کی خبر نہیں ہے - جتنے سانس لکھے ہوئے
ہیں - اُن سے کم زیادہ نہیں ہو سکتے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وقت قریب آگیا ہے -
طفیل میراثی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے نعت پڑھنے کی اجازت
دیں - حضرت صاحب نے فرمایا کوئی میراثی ہوگا - طفیل نے اثبات میں جواب دیا - فرمایا یہاں تو ہر
وقت اللہ اللہ کا ذکر ہے - میراثی گانے بجانے کا کام کرتے ہیں - طفیل نے عرض کیا پچیس روپے
کا قرضدار ہوں یہ حل جائیں - اس لئے حاضر ہوا ہوں -

Marfat.com

۱۲- جنوری بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ پیشوا کی صحبت میں ایسا رہنا چاہیئے۔ جیسے شیر کے سامنے بکری بندھی ہوئی ہو۔ اور یہ خوف رہے کہ کبھی جھٹکا مار کر گردن نہ توڑ دے اور اگر بے ادب ہو کر رہے تو خدا کی لعنت پڑتی ہے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں دونا بینا حفاظ کلانوری ساکن $\frac{51}{2-L}$ اوکاڑہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب سے عرض کیا۔ کہ آپ ہماری آنکھوں کے لئے دُعا کر دیں۔ تاکہ نظر آنے لگے یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ اللہ والے تو یہ آنکھیں بند کرتے ہیں اور دل کی آنکھیں کھولتے ہیں۔ جن سے عرش فرش سب نظر آتے ہیں۔ تم اپنی دل کی آنکھیں کھولو۔ بعدازاں حضرت صاحب نے بھائی محمدؐ سلیم لاہوری سے فرمایا۔ ان کو تبرک لا کر دے دو۔

۱۳ جنوری بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ کامل کی صحبت میں ظاہر شریعت اور باطن طریقت کا علم حاصل ہوتا ہے۔ مزید فرمایا۔ بھائی بندوں سے زیادہ تعلق پیشوا کے ساتھ رکھے تو دل پر اثر ہوتا ہے۔ اور پھر کمال حاصل ہوتا ہے

۱۴ جنوری بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں ایک ملنگ کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا اور حضرت صاحب کے دریافت کرنے پر عرض کیا۔ کہ میں حجرہ شاہ مقیم میں رہتا ہوں اور اس وقت سیہون شریف سے آیا ہوں۔ جہاں شہباز قلندرؒ کا مزار ہے یہ سن کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ جب ہم سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں رہا کرتے تھے۔ وہاں سے سیہون شریف گئے تھے۔ اور شاید رمضان المبارک کے قریب عُرس ہوتا ہے اسی اثنا میں حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالرشید ساکن $\frac{43}{4-R}$ ہارون آباد خدمت میں حاضر

Marfat.com

ہوئے اور بیان کیا کہ میں داتا صاحبؒ کے عُرس مبارک سے آیا ہوں۔ اور پہلے ہی وقتاً فوقتاً حاضری دیتا رہتا ہوں۔ ذکر خفی در خفی کے بارے میں مجھے سمجھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا انسان کے جسم میں ایڑی سے چوٹی تک ساڑھے تین کروڑ مسام ہیں۔ اگر اندر اللہ کا نام پک جائے تو ایک سانس آوے جاوے تو انسان سات کروڑ دفعہ اللہ اللہ کہتا ہے۔ اسے قرآن شریف میں ذکراً کثیراً کہا ہے۔ یا در ہے عبدالرشید مذکور کسی اور بزرگ سے بیعت ہیں۔ انہوں نے عبدالرشید مذکور کو ہدایت کی ہوئی ہے۔ کہ تم وقتاً فوقتاً جب بھی وقت ملے۔ قبلہ حضرت سائیں صاحب کی خدمت میں حاضری دیا کریں۔ کیونکہ یہ وقت کے قطب عالم ہیں۔

۱۷ جنوری بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت حلقہ ذکر کے بعد ارشاد فرمایا دنیا ناپائیدار ہے۔ دنیا فنا ہے۔ ذات سے بقا حاصل ہوتا ہے۔ اسی اثنا میں صاحبزادہ فقیر احمد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس سے ارشاد فرمایا۔ آج تم حلقہ ذکر میں شامل نہیں تھے۔ اگر تم آج شامل ہوتے۔ تو تمہاری جان دنیا کے عذاب سے چھوٹتی۔

۱۸ جنوری بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالستار ساکن غلہ منڈی ملتان مسلسل کئی گھنٹوں سے اللہ اللہ کر رہا تھا۔ ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ اللہ کا دل پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ جان کی بھی پروا نہیں رہتی۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا ملتان بہت پرانا شہر ہے۔ لیکن دیپالپور ملتان سے بھی بہت پرانا شہر ہے۔ ملتان کی چار چیزیں مشہور ہیں گرد و گرما۔ گدا و گورستان

۱۹ جنوری بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں لیاقت علی ساکن

Marfat.com

بہاول نگر نے حاضری دی اور رخصت کی اجازت چاہی عرض کیا حضور ہم تین بھائی ہیں اور ایک دکان ہے۔ کرم فرمائیں ۔ حضرت صاحب نے فرمایا اور بنا لو ۔ لیکن اتفاق میں برکت ہے۔ جعفر کے دل میں گھر جانے کا خیال تھا۔ لیاقت علی کو فرمایا ۔ بابو کو بھی ساتھ لے جاؤ۔

۳۱ جنوری بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف ۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ حافظ محمد صادق رزاقی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ حضور عید میلاد النبی کا جلوس آ رہا ہے۔ اور انہوں نے خوشی سے مسلسل گولے چھوڑے ۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ فضول خرچی ہے ۔ اس موقعہ پر غریبوں مسکینوں۔ یتیموں اور بھوکوں کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ اور اللہ کی عبادت کرنی چاہیئے ۔ ٹیپ ریکارڈ سے بلند آواز سے گانے کی آوازیں آ رہی تھیں ۔ فرمایا ۔ یہ سب شریعت کے خلاف ہے۔ اور مولویوں نے جائز کر رکھا ہے۔

۲ فروری بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف ۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ محمد اعظم رزاقی ساکن لالہ موسیٰ حال ملازمت ہالینڈ نے یورپ سے حضرت صاحب کی خدمت میں دو عدد کمبل ایک بستر کی چادر ایک تولیہ دو جوڑے جوتا ایک چھتری بذریعہ وی۔ پی۔ بھیجی تھی۔ چھتری دیکھ کر حضرت صاحب نے فرمایا ۔ بہت ہلکی ہے۔ سفر میں کام آ جائے گی۔ مزید فرمایا۔ دنیا کے سفر تو ختم ہو چکے ہیں ۔ عاقبت کا سفر باقی ہے ۔ اللہ تعالیٰ پیشوا کی محبت میں ایمان کے ساتھ خاتمہ کرے۔ ہر نماز میں نیک اولاد والدین کی مغفرت کی دُعا کرتی ہے۔ جعفر نے حضور سے عرض کیا۔ حضور ہر نماز میں نیک اولاد والدین کی مغفرت مانگتی ہے ۔ کیا اس کا ثواب بھی والدین کو پہنچتا ہے ۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہاں پہنچتا ہے۔

Marfat.com

۱۳ فروری بروز بدھ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت ارشاد فرمایا۔ اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہیں یہ سب کٹھ پتلیاں ہیں۔ دنیا فانی ہے۔ اللہ کی ذات باقی ہے۔ حلقہ ذکر کے بعد ارشاد فرمایا۔ محمد احمد شہید جو بادیا اظہر خان شاہی قطعہ لاہور ذکر میں بے ہوش ہو گئے تھے۔ جسم پسینہ سے شرابور ہو رہا تھا۔ اُسکی شکل بھی تبدیل ہو گئی تھی۔ مزید ارشاد فرمایا۔ اللہ کے نام کا دل پر مکمل اثر ہونے پر زن و فرزند مال و متاع کوئی نقصان نہیں دیتا۔

۳ مارچ بروز پیر سونڈھا ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ تہجد کے وقت وضو فرمانے لگے تو نذیر احمد نمبردار ساکن ملکوال حال ملازمت جڑانوالہ نے حضور کے پاؤں مبارک پکڑ لیئے اور رونے لگ گیا۔ اور بتایا کہ مجھ پر دس روپے رشوت کا کیس بن گیا ہے۔ اور ایس پی نے معطل کر دیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ جس وقت رشوت لی تھی۔ اُس وقت نہیں رویا۔ اب رو رہا ہے۔ اللہ کے آگے رو۔ اللہ معاف کرے۔

۹ مارچ بروز اتوار چشتیاں شریف ضلع بہاول نگر۔

حضرت صاحب محمد صدیق ساکن چشتیاں دھان صاف کرنے کے کارخانے میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ کے بندوں سے اللہ اپنے مقبول و محبوب و عاشق بندے بناتا ہے۔ اللہ کے بندے سے بندہ بنتا ہے۔ خود بخود نہیں بنتا۔ بعد ازاں حضرت صاحب درویشوں کے ہمراہ کاروں میں مزارات پر تشریف لے گئے پہلے تاج الدین سرورؒ کے مزار پہ حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ بعد ازاں حضرت صاحب خواجہ نور محمد صاحب مہارویؒ کے مزار شریف پر تشریف لے گئے۔ وہاں بہت دیر تک مراقبہ فرمایا۔ فراغت کے بعد راؤ مراتب علی سابق ایم۔ پی۔ اے بہاول نگر سے مخاطب ہوئے۔ ارشاد

فرمایا۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اولیاء اللہ کو ابدی زندگی ملتی ہے۔ یہاں سے حضرت صاحب مسجد کے صحن میں تشریف لے گئے وہاں جاکر حافظ شاہ محمدؐ ساکن لالہ موسیٰ کو بلایا۔ وہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ حافظ جی قبلہ عالم خواجہ نور محمدؐ صاحب مہارویؒ حضرت شاہ سلیمان تونسویؒ کے پیشوا ہیں۔ جن دنوں ڈاکٹر عبدالحمید حیوانات ہسپتال میں تعینات تھے۔ اُن دنوں یہاں ٹھہرے تھے۔ یہاں بہت بڑا عُرس ہوتا ہے۔ مسجد سے ملحق ایک بہت بڑے احاطہ میں قبلہ عالم کے خاندان کی قبریں ہیں۔ حضرت صاحب وہاں بھی تشریف لے گئے اور ثواب پہنچایا۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے فرمایا۔ اللہ کے بندوں کی جگہ پر ہر وقت رحمت و فیض کی بارش ہوتی

۱۸۔ مارچ بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپکی خدمت میں امانت علی ساکن $\frac{56}{DB}$ ضلع میانوالی نے حاضری دی اور بوقت رخصت ایمان کے لئے دعا کی التجا کی۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا۔ ہر وقت اللہ رب العزت سے فضل مانگنا چاہیئے۔ ایمان کامل۔ کامل کی صحبت اور تابعداری سے حاصل ہوتا ہے۔ سب سے مشکل فنافی الوجود یعنی وجود کی خواہشات کو چھوڑنا ہے۔ باقی منزلیں یعنی فنافی الشیخ۔ فنافی الرسول۔ فنافی اللہ اور بقا باللہ خود بخود طے ہوتی جاتی ہیں دوران گفتگو فرمایا۔ جنگل سے شہر اور شہر سے جنگل بنائے۔ مزید فرمایا۔ دائمون قائمون حافظون اللہ کے بندے تو کھڑے بیٹھے۔ لیٹے کسی حال میں غافل نہیں ہوتے۔

۲۰ مارچ بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں مولوی شرف الدین (مست) ساکن تحصیل سمندری حاضر ہوئے۔ اور فارسی کلام سنایا۔ یہ تقریباً تین چار سال سے حضور کی خدمت میں حاضری دیتے رہتے ہیں۔ حضور نے حقیر سے فرمایا اس سے پوچھو تمہارے پیشوا کا کیا نام ہے۔ اور کہاں رہتے ہیں۔ اور کس سلسلہ میں بیعت کرتے ہیں۔ یہ سن

کر مست نے جواب دیا۔ میرے پیشوا خواجہ محمدؒ نواز شاہ میرے گاؤں میں ہی رہتے ہیں۔ اور انہیں چاروں سلسلوں میں بیعت کی اجازت ہے۔ اور میں تقریباً ۱۲-۱۲ سال سے اُن کے سامنے نہیں جا سکتا۔ حضور نے فرمایا۔ پیشوا کے سامنے تو ہر وقت رہنا چاہیے۔ مست نے جواب دیا کہ حضرت اُویس قرنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو جان بحق ہو جاتے۔ اور حضرت بلال رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُوری برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضور نے مست کی عمر کا پوچھا۔ مست نے ۶۵ سال بتائی مست کے سر اُور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضور کی فرمائش پر مست فارسی نعتیں پڑھتا رہا۔ اور روتا رہا۔

۲۸ مارچ بروز جمعہ لاہور۔

بوقت شام حضرت صاحب کرنل مشتاق احمد رزاقی کے بنگلہ نمبر ۴ ہربنس پورہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حاجی محمدؐ شریف ساکن مہار والی نے حاضری دی دوران گفتگو حضرت صاحب نے پوچھا۔ تم نے کتنے حج کئے ہیں۔ حاجی مذکور نے عرض کیا۔ میں تو ہر جمعہ حج کرتا ہوں۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا اصل حج تو یہی ہے۔ مزید فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان میں محبت کا مادہ رکھا ہے۔ اور مخلوق میں نہیں ہے

۱۹-اپریل بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ڈاکٹر نصر اللہ ساکن فیصل آباد حاضر تھے اُنہوں نے عرض کیا۔ حضور نیند کیسے کم ہوتی ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ صاحب اور دل کی تڑپ سے کم ہوتی ہے۔ ویسے نیند اللہ ہی کم کرتا ہے۔

۳۰-اپریل بروز بدھ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں عبدالسلام ساکن آستانہ قادریہ ڈیرہ غازی خان دُعا کے لیے حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا ڈیرہ غازیخان شہر میں عرصہ گزرا جب حضور

کے بارے میں کسی سے سنا تھا کہ ایک بزرگ دیپال پور شریف میں بھی رہتے ہیں۔ مجھے اُس وقت سے ہی حضور کی زیارت کا شوق تھا۔ لیکن یہاں نہ آ سکا۔ اب میں اپنے ذاتی کام لاہور گیا تھا۔ واپسی پر آپکی خدمت میں حاضر ہونے کا موقع غنیمت سمجھا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم کسی سے بیعت ہو۔ عبدالسلام نے جواباً عرض کیا۔ میری بیعت سید علی احمد شاہ صاحب سے تھی۔ جن کا وصال ۱۹۶۲ء میں ہوا تھا۔ اور وہ شاہ کمال کیتھلی کی اولاد میں سے تھے۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے۔ کہ میں نے جن اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جنوں میں بھی اولیا اللہ ہیں۔ اللہ کے بندوں۔ غوثِ اعظم قطب اقطاب اور مجدّد وقت کے وجود سے تمام کائنات کا انتظام ہے دوران گفتگو ارشاد فرمایا یہ سب کٹھ پتلیاں ہیں۔ کنجی ڈوری اُسی کے ہاتھ میں ہے۔

۲ مئی بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ راؤ عاشق علی خان کلانوری ساکن اوکاڑہ نے عرض کیا۔ حضور میرے ہم زلف نے اوکاڑہ چھاؤنی میں ایک دینی سکول جاری کیا ہے وہاں عیسائیوں کی آبادی بھی ہے عیسائی اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کے لئے سکول میں داخلہ کے خواہش مند ہیں۔ مولوی نے کہا ہمیں ان عیسائی بچوں کو دینی سکول میں داخل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ تعلیم حاصل کر کے یہ بچے بڑے ہو کر مسلمانوں سے مناظرہ کریں گے۔ آپ نے فرمایا۔ مولویوں کی تو خود ایسی ہی حالت ہے۔ انھیں داخل کر لو۔ جو نصیب میں ہوا تو مسلمان ہو جائیں گے۔ عاشق علی نے پھر عرض کیا۔ کہ عیسائی تو کہتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے بچوں کو ابھی مسلمان نہ بنا لیں۔

۴ مئی بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ اننا اللہ اللہ کرو کہ تم نہ رہو۔ اللہ ہی رہے۔ انسان پانی کا بلبلہ ہے۔ اُس کا فضل ہی ہے۔ بوقت عصر حضرت صاحب کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا۔ کہ میں

Marfat.com

حافظ غلام نبی خلیفہ مجاز صوفی بدرالدین صاحب گوجرانوالہ کا مُرید ہوں ۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ۔ کہ نام کے مرید تو بہت ہیں ۔ کام کے ہوں ۔ محبت ذوق و شوق ہو تو دل روشن ہوتا ہے ۔

۵ مئی بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ بعد دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالستار ساکن ۳۲/۴-L اوکاڑہ خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور حضرت صاحب سے عرض کیا ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ۷۲ فرقے ہیں ۔ ان میں جنتی کونسا ہوگا ۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا پیشوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماننے والا گروہ جنتی ہوگا ۔ اور قرآن شریف میں بھی یہی ارشاد ہے ۔ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۔

۸ مئی بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف ۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ حقیر جب بیرون مسجد سے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صاحب نے فرمایا صاحبزادے آئے ہوئے ہیں ان سے مل لو ۔ حقیر نے قریب جاکر مصافحہ کیا ۔ حضرت صاحب نے فرمایا ۔ پہچانتے ہو کون ہے ۔ حقیر کے صاحبزادہ صاحب سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ صاحبزادہ محبوب خالق گوجرہ تھے ۔ حضرت صاحب نے فرمایا ۔ کیا ان کی تعلیم بی ۔ اے ۔ ہے صاحبزادہ مذکور نے عرض کیا ۔ امسال بی ۔ اے کا امتحان دیتا ہے ۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا خواجہ صاحب علیہ رحمت نے جو مجھے علم باطن پڑھایا وہ پڑھیں ۔

۱۰ ۔ مئی بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف ۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے ۔ صبح کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں حافظ فیض احمد ساکن ۶۵/۱۵-L وہاڑی آئے اور عرض کیا ۔ حضور آپ نے مجھے پہچانا نہیں ۔ جب حضور

Marfat.com

نے خواجہ صاحبؒ کا پہلا عرس کیا تھا۔ اُس موقع پر میں نے قرآن شریف کی تلاوت کی تھی مجھے حضور سے ملنے کا بہت شوق تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اللہ سے بھی ملے یا نہیں۔ مزید فرمایا۔ اللہ کے بندوں کے ملنے سے اللہ مل جاتا ہے۔ بعد دوپہر خورشید علی سکنہ گوجرانوالہ حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ میرا نماز پڑھنے کو جی نہیں کرتا نہ ہی نماز میں دل لگتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ پیشوا کے بتائے ہوئے پر چلے۔ پھر انسان کو حاصل ہو۔

۱۱ مئی بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں بھائی محمد سلیم صاحبزادہ اعجاز خالق حال مقیم ہالینڈ کا خط لائے اور عرض کیا حضور کیا جواب دوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ سب خطوط کے جواب تم ہی دیتے ہو یا میں دیتا ہوں۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا۔ اگر اللہ اللہ کرو تو دنیا پاؤں میں رُلے۔ لیکن تم دنیا کے پیچھے بھاگتے ہو اور وہ آگے بھاگتی ہے بھائی محمد سلیم نے عرض کیا۔ کہ صاجزادہ مارکور نے لکھا ہے۔ کہ حضرت صاحب کے دستخط خط پر کروا کر بھیجیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ۹۶، ۹۷ سال عمر ہے۔ سارے وجود نے جواب دے دیا ہے اللہ اللہ کرو۔ اللہ صورت کو نہیں دیکھتا۔ سیرت کو دیکھتا ہے۔ اللہ کی دلوں پر نظر ہے۔ محمد رمضان سبز پوش ساکن گوجرہ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کیا میری بیعت براہ راست حضرت۔ سلطان باھوؒ سے ہے حقیر نے اُسی سے پوچھا یہ کیسے۔ محمد رمضان نے جواب دیا ۵ ماہ تک آستانہ میں رہنا پڑتا ہے۔ بعدازاں حضرت سلطان باھوؒ خواب میں بشارت دیتے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ خواب میں تو شیطان بھی نظر آجاتا ہے۔ قدرت نے یہ طریقہ رکھا ہوا ہے۔ بعدازاں صاجزادہ نثار احمد پینے کے لئے فریج سے پانی لائے تھے۔ حضرت صاحب نے پانی پی کر فرمایا۔ یہ بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تم پی لو ٹھنڈے ہو جاؤ گے۔ حضرت صاحب نے حقیر سے دریافت فرمایا۔ کہ تمہیں ان آنکھوں سے تھوڑا بہت نظر آتا ہے یا نہیں۔ حقیر نے عرض کیا۔ حضور جیسے شیشے پر گیلا کپڑا پھیر دیں تو دھندلا نظر آتا ہے ایسی حالت ہے۔ بعض اوقات تیز دھوپ میں ہلکا پن ہوتا ہے۔ اس سے کچھ نظر کی جھلک پڑتی

Marfat.com

ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اللہ والے تو ظاہری آنکھیں بند کرتے ہیں اور دل کی آنکھیں روشن کرتے ہیں۔

۱۲ مئی بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں محمد عمر ساکن کراچی آیا۔ حضرت صاحب نے پوچھا تم یہاں کس لئے آئے ہو۔ محمد عمر نے جواباً عرض کیا زیارت کے لئے آیا ہوں۔ گذشتہ ایک سال سے دوبئی گیا ہوا تھا۔ اور کسی ہوٹل پر ۲۰۰۰/ روپے ماہوار تنخواہ پر ملازم تھا۔ ایک دفعہ میں ہوٹل پر جل گیا تھا۔ میں نے منت مانی تھی کہ صحت یاب ہونے پر یہاں سے پاکستان جاکر حضرت صاحب کی زیارت کرونگا۔ اس لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کیا نماز پڑھتے ہو یا نہیں؟ محمد عمر نے جواباً عرض کیا۔ نماز کبھی کبھار پڑھ لیتا ہوں۔ روزانہ نہیں پڑھتا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہاں اتنی دور سفر کرکے کوئی اللہ کا بندہ آتا تو فائدہ حاصل کرتا۔ تم تو سیر کرنے کے لئے آئے حقیر سے فرمایا۔ اس کے چہرے پر ہاتھ لگا کر دیکھو۔ داڑھی مونچھیں بالکل صاف ہیں۔ حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا۔ خواجہ صاحب علیہ رحمت کے قدموں کے صدقے سے اُن کے خادم غوث اور قطب تک ہوئے ہیں۔ انسان کے دشمن نفس اور شیطان ہیں۔ اللہ کا فضل شامل حال ہو اور اللہ کے بندے کا ہاتھ اور ساتھ رحمت ہو پھر بندے سے بندہ بنتا ہے۔ بوقت دوپہر نور محمد رزاقی ساکن ۴۳/D دیپال پور زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ میں سائیکل پر سے گر گیا تھا۔ اور اتنی چوٹ لگی کہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا تھا۔ مجھے اب چارپائی پر نماز پڑھنے کی اجازت بخشیں حضرت صاحب نے فرمایا۔ مجبوری میں چارپائی پر پڑھ سکتے ہو کیونکہ پانچ وقت نماز فرض ہے۔ ویسے اللہ کے بندے تو آٹھوں پہر نماز میں رہتے ہیں۔ کیونکہ اُس کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔

۲۰ مئی بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں نذیر احمد رزاقی سا
ملکوال حاضر ہوئے یہ محکمہ پولیس میں اے۔ ایس۔ آئی تھے۔ اور اپنے محکمہ سے برخاست ہو
تھے۔ حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق اپیل کردی تھی۔ دُعا کے لئے آئے تھے۔ حضرت صا
کی خدمت میں مبلغ -/۷۵۰۱ روپے زکوٰۃ کے پیش کئے۔ حضرت صاحب نے یہ رقم یتیم خانہ
مد میں جمع کرادی۔ ارشاد فرمایا۔ اللہ کو یاد کرو۔ اللہ ان عذابوں سے نجات دے۔ نذیر اح
رونے لگا۔ عبدالغنی درویش نے بار بار دُعا کے لئے عرض کیا۔ کہ حضور تھانیدار کے حق میں دُعا
کرو۔ آخر کار حضرت صاحب نے فرمایا۔ یتیموں کی امداد کی ہے۔ اللہ اپنا فضل کرے گا۔ مزید
فرمایا سود کا روپیہ بھی یتیم خانہ میں دے دینا۔

۲۵ مئی بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک میں استراحت فرما رہے تھے۔ حضرت صاحب نے نذیر احمد
تھانیدار سے فرمایا۔ اللہ اندر پکا ہیں۔ تھانیداری تیرے پاؤں میں رُلے۔ بوقت غروب
آفتاب فتح محمدؐ رزاقی ساکن لالہ موسیٰ سے پوچھا۔ آج تم نے کیا کام کیا تھا۔ فتح محمدؐ نے جوابا
عرض کیا۔ حضور آج کچھ کام نہیں کیا حضرت صاحب نے فرمایا۔ کچھ نہ کچھ کرنا چاہیئے۔ بیکار رہنا
اچھا نہیں۔ خواجہ صاحب علیہ رحمت کسی کو بیکار نہیں رہنے دیتے تھے۔ سب سے کام کرایا کرتے تھے
بوقت شب حضرت صاحب نے بھائی محمدؐ سلیم سے دریافت فرمایا۔ سلیم کے کیا معنی ہیں۔ یہ
سُن کر وہ خاموش رہے۔ کوئی جواب نہ دیا۔ حقیر سے دریافت فرمایا۔ حقیر نے عرض کیا۔ حضور عقل
سلیم کہا کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اس کے مقابل میں عقل شریر یعنی شر سے بھری ہوئی عقل۔
مزید ارشاد فرمایا۔ سلیم کے معنی سلامتی والا۔

۲۸ مئی بروز بدھ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالرشید

Marfat.com

اسٹر) ساکن ۱۱۳/۲ او کاڑہ نے کتاب پڑھ کر سنائی۔ارشاد فرمایا۔ یہ صاف صاف پڑھنے
یں۔حضرت صاحب کے دریافت کرنے پر عرض کیا۔ کہ حضور سے چار پانچ ماہ سے بیعت ہوں
حضرت صاحب نے فرمایا۔ نام بیوا ہو۔ محبت سے حاصل ہوتا ہے۔

یکم جون بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں حکیم محمد الدین ساکن منڈی بہاوالدین حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب بہت دیر تک اُن سے باتیں کرتے رہے۔حکیم جی نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھے "یا مغنی" اور اللہ الصمد کا ورد کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ذرا صبر کریں۔ بوقت شب حقیر نے حکیم مذکور سے دریافت کیا۔ کہ آپ کو حضرت صاحب کا کیسے علم ہوا۔ حکیم مذکور نے مجھے بتایا کہ میں اپنے کسی کام لاہور آیا تھا۔ رات کو رام نگر میں قیام کیا۔ صبح کی نماز رام نگر (اسلام پورہ) کی مسجد میں ادا کی۔ یہاں ایک سو سالہ بوڑھا حسن دین نامی سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگو میں نے اُس سے پوچھا آپ کی نگاہ میں اس زمانہ میں کوئی کامل ہے؟ بڑے میاں نے جواب دیا۔ کہ گزشتہ سال میں دیپال پور شریف حضرت سائیں عبدالرزاق صاحب نقشبندی مجددی خالقی کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ وہ بلاشبہ وقت کے قطب ہیں۔ جب میں دیپال پور شریف پہنچا۔ وہاں پر مجھے دسترخوان پر ایک بزرگ کتا کی شکل میں نظر آئے اور مجھے روٹی لاکر دی۔ انہوں نے بھی میرے قریب ہی بیٹھ کر روٹی کھائی۔ وہ دوسروں کو دکھائی نہیں دیتے تھے۔ صرف مجھے ہی کتا نظر آتے تھے۔ اُس کے بعد حاضر نہ ہو سکا۔ حکیم مذکور نے مجھے بتایا۔ کہ میرے دل میں بہت شوق پیدا ہوا۔ اور اُسی وقت لاری میں سوار ہوکر بوقت دوپہر خدمت میں حاضری دی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جس مدعا کے لئے میں حاضر ہوا تھا۔ آپ نے جانچ لیا تھا۔ ویسے میں نے بہت درود وظائف کئے ہیں۔ اور بہت سے بزرگوں کی خدمت میں حاضری دی ہے وہ مجھے مطمئن نہیں کر سکے۔ حقیر نے یہ واقعہ بھائی حق نواز حال ساکن آستانہ عالیہ کو سنایا تو

انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ جب میں گوجرانوالہ پولیس لائن میں بطور سپاہی ملازم تھا۔ اس وقت بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ جوکہ درج ذیل ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب گوجرانوالہ پولیس لائن میں میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ نو بجے شب ایک آدمی سفید ریش بذریعہ تانگہ آیا۔ اُس اجنبی نے مجھے آواز دے کر بلایا۔ حالانکہ میں اُسکا واقف نہیں تھا۔ یہ سُن کر میں پریشان ہوا کہ یہ میرا نام کیسے جانتا ہے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ میں لاہور سے آیا ہوں اور مجھے حضرت سائیں صاحب سے ملنا ہے۔ جو آپ کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے تانگہ میں سے اتاریں کیونکہ میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہوں۔ میں نے سوچا کہ اب کیا کروں۔ اسی اثنا میں حضرت صاحب نے آواز دی اور ارشاد فرمایا کہ اسے تانگہ میں سے اتار لو ہم دو آدمیوں نے اُسے تانگہ میں سے پکڑ کر اتار لیا۔ اُس کے ہاتھ اور پاؤں مڑے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کہ تم اس کی خوب خدمت کرو۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق میں نے تین دن تک اُسکی خوب خدمت کی یہاں تک کہ اُسکا پیشاب اور پاخانہ تک اٹھایا۔ تیسرے دن اُس اجنبی نے مجھ سے کہا۔ کہ آپ مجھے حضرت سائیں صاحب سے معافی لے دیں۔ میں نے پوچھا۔ کس چیز کی معافی چاہتے ہو۔ اُس نے کہا میں عرصہ دراز سے دربار داتا صاحب میں لاہور رہتا تھا۔ اور کالے علم میں کمال حاصل کر رکھا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ میں حضرت سائیں صاحب پر کالا علم چلاؤں۔ تاکہ اُن کے تمام مریدین میرے معتقد ہو جائیں پھر میں دیال پور شریف پہنچا۔ حضرت صاحب سے بڑے ادب سے ملا۔ اور وہیں آستانہ پر رہنے لگا۔ ایک ماہ تک میں نے کالے علم کا عمل کیا لیکن حضرت سائیں صاحب پر اُس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ تو میں ناکام واپس لاہور آیا۔ لاہور آتے ہی کالے علم کے عمل کا اثر مجھ پر پڑ گیا۔ اور میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہو گیا۔ اگر حضرت سائیں صاحب مجھے معاف فرما دیں تو میں تندرست ہو سکتا ہوں۔ یہ سُن کر مجھے بہت افسوس ہوا۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا۔ کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ درویش کو اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ درویش مذکور حضرت صاحب کی خدمت میں رونے لگا۔ اور عرض کیا کہ میں ظالم ہوں۔ مجھے معاف فرمائیں

حضرت صاحب نے فرمایا۔ میں نے ہر طرح سے تمہاری خدمت کرائی مجھے یہ تو خبر نہیں تھی
کہ تم مجھ پر ہی کالے علم کا عمل کرو گے۔ میں کالے علم کا عامل نہیں ہوں۔ کسی عامل کے
پاس جائیں۔ اور وہاں اسکا اُتار کروائیں۔ درویش نے عرض کیا بغیر آپ کی معافی کے
مجھے صحت نہیں ہو سکتی۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ آئیندہ کسی اور کو تو تکلیف نہیں
دو گے۔ اُس نے حلفیہ عرض کیا۔ کہ آئیندہ ایسا نہیں کرونگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ حق نواز
اسے تعویذ دے دو۔ میں ناخواندہ صاحب علم نہیں تھا۔ کیا تعویذ دیتا۔ حضرت صاحب نے
فرمایا۔ اسکی داڑھی بہت لمبی ہے۔ آدھی داڑھی کاٹ کر تعویذ بنا کر گلے میں ڈال دو۔ میں نے
ایسا ہی کیا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا کہ تم ناک سے زمین پر سات لکیریں لگاؤ آخری لکیر
لگاتے پر اُس کے ہاتھ پاؤں حرکت کرنے لگے۔ اور صحت یاب ہو گیا۔ اور اجازت لیکر لاہور
چلا گیا۔

۴ جون بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حکیم محمد دین
بھی حاضر تھے اسی اثنا میں حضرت صاحب کے گھٹنوں میں درد شروع ہوا۔ حکیم صاحب نے عرض
کیا۔ آپ مجھے اللہ کا نام بتادیں۔ انشاء اللہ آپکا یہ درد کافور ہو جائے گا۔ حضرت صاحب
نے فرمایا۔ درد بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ بعد ازاں حضرت صاحب نے حکیم کو اُن کی فرمائش
پر اللہ الصمد پڑھنے کی اجازت فرمائی۔

۸۔ جون بروز اتوار گوجرہ ضلع فیصل آباد۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں بابو محمد شریف ہیڈ
کلرک انجمن خالقیہ سرگودھا حاضر ہوئے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ
اور بھی تمہارے ساتھ دو چار کوئی آدمی ہے۔ بابو مذکور نے بیان کیا۔ کہ سید دین علی شاہ صاحب رح
امرتسری کے داماد محمد شفیع صاحب ہیں۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے سید دین علی شاہ صاحب رح
کے بارے میں فرمایا۔ وہ بے نفس تھے انہوں نے اپنا نفس مارا ہوا تھا۔

Marfat.com

مجھے بتا دیں۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہاں سلطان لاؤ کار کی آواز بہت زور سے آ رہی ہے یہ جگہوں کا اثر ہوتا ہے۔ اتنی زور کی آواز کہیں نہیں سُنی۔

۲۹ جون بروز اتوار چک دھمنی راولہ کوٹ آزاد کشمیر۔

صبح کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں رانا ارشاد علی ساکن مونگ رسول ضلع گجرات حاضر ہوئے۔ یہ پہلے نیشنل بنک دیپال پور شریف میں ملازم تھے۔ بروز جمعرات راولہ کوٹ میں گیروے رنگ میں ملبوس درویشوں کو دیکھ کر انہیں احساس ہوا کہ یہ تو ہمارے پیر بھائی ہیں۔ انھیں اپنے مکان پر لے جا کر کھانا کھلایا اور حضور کے بارے میں دریافت کیا۔ دوران گفتگو رانا ارشاد علی نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ بعض دنوں میں تہجد کے نوافل قرآن شریف پنجگانہ نماز کو پابندی سے ادا کرتا ہوں۔ لیکن کئی مہینے بعد سب کچھ بھول جاتا ہوں۔ کیا بات ہے؟ یہ سُن کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ نفس اور شیطان کراوے ہے۔

یکم جولائی بروز منگل منگلا بند ضلع جہلم۔

حضرت صاحب کرنل مشتاق کے بنگلہ میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ ماہ رمضان کے تھوڑے دن باقی ہیں۔ اس عمر میں روزے رکھنا مشکل ہیں فدیہ دے دیں گے۔ حقیر نے عرض کیا۔ حضور کا چوبیس گھنٹے لنگر جاری رہتا ہے۔ مہمان۔ مسافر غریب۔ مسکین سب کھانا کھاتے ہیں۔ فدیہ کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ شریعت کا قانون ہے۔ یتیم خانہ میں فدیہ دے دیں گے۔ ویسے اللہ کی راہ میں چاہیں تو سب کچھ لٹا دیں۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا کہ کرنل مشتاق احمد بچہ سا تھا۔ اُس وقت سے میرے پاس آیا کرتا تھا بہت کم بولتا ہے۔ سادہ لباس پہنتا ہے۔ تکبر اور مغرور نہیں۔ لباس دیکھ کر یہ کوئی نہیں خیال کر سکتا۔ کہ یہ کرنل ہے۔

Marfat.com

۷- جولائی بروز پیر لالہ موسیٰ ضلع گجرات -

حضرت صاحب غوثیہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ عبدالغفور جو آج ہی حضرت صاحب سے بیعت ہوئے تھے۔ اُن سے حضور نے فرمایا۔ تم اپنے سر کے بال جو بہت لمبے تھے۔ چھوٹے کرالو۔ کیونکہ گرمی کا موسم ہے۔ اُسی وقت فرمایا کہ اُس علاقے میں تو سردی ہے۔ گرمی نہیں ہے۔ بال اور لمبے کر لو۔ اور سر کے بال چھت سے باندھ کر عبادت کیا کرو۔ تاکہ نیند نہ آئے پچھلے لوگ بہت محنت مجاہدے کیا کرتے تھے۔ اب اگر تھوڑا بھی کریں تو بہت حاصل ہو۔ اُسی وقت مبارک علی سبزی فروش حضرت صاحب کے قدموں میں گر گیا۔ حضور نے فرمایا۔ اٹھانا اسے یہ کون ہے حوالدار محمد بشیر نے عرض کیا۔ حضور اسکا بے گناہ لڑکا قتل کے کیس میں پھنسا ہوا ہے۔ دُعا فرمائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اچھا اللہ بہتری کرے گا۔ بوقت شب دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ کھڑی شریف سے دو زائرین کی لاریاں حادثے کا شکار ہوئیں۔ اور نہر اپر جہلم میں گر گئیں۔ جس میں تقریباً ۱۱۰ زائرین سوار تھے۔ جو ڈوب گئے صرف چند ایک کی جانیں بچیں۔ بہتوں کی لاش بھی نہیں ملی۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ایمان ہو تو شہادت بھی مل جاتی ہے۔

۱۴ جولائی بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف -

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں عثمان علی ساکن $\frac{155-A}{6-R}$ ہڑپہ خدمت میں آیا۔ یہ حضور کے ماموں جان کا پوتا تھا۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ ان کے خاندان کے پچاس ساٹھ آدمی اکٹھے رہتے ہیں۔ اور کھانا بھی اکٹھا ہی کھاتے ہیں یہ بہت بڑی بات ہے اتفاق میں لذت اور برکت ہے۔ اسی اثنا میں بوقت چار بجے ایک مسافر مسجد میں آیا۔ اور گھڑی میں وقت دیکھا۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ کس وقت کی نماز پڑھو گے۔ مسافر نے عرض کیا۔ نماز ظہر تو ادا کر چکا ہوں۔ اب سفر کرو ں گا۔ اس لیئے چاہتا ہوں کہ عصر کی نماز پڑھ کر سفر کر لوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا

Marfat.com

ابھی عصر کا وقت نہیں ہوا۔ مسافر نے عرض کیا۔ میں نے سنا ہے کہ دو وقت ظہر۔عصر۔مغرب عشاء سفر میں وقت سے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ وقت کا ہونا ضروری ہے۔ اُس نے نماز کی نیت کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ بے وقوف ہے۔ نمازی حضرات دیر تک نماز پڑھتے تھے۔ دیکھ کر فرمایا۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْن۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب ہے۔

۱۵ جولائی بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں حق نواز رزاقی جو کہ یتیموں کی خدمت پر مامور ہیں۔ آئے حضرت صاحب نے اُن کی صحت کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انہوں نے جوڑوں کے درد کا عارضہ بتایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ دوا کریں مزید فرمایا۔ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا کھلانا۔ پلانا۔سب کار ثواب ہیں۔

حقیر سے ارشاد فرمایا۔ یتیموں کو اپنے بچوں سے زیادہ عزیز رکھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حقیر نے حضرت صاحب سے دریافت کیا۔ . . . . . . کہ حضور میت کے کفن کو آب زم زم سے دھونا اور میت پر چھڑکنا کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔ ختم خواجگان شریعت کا دم کیا ہوا پانی میت کے کفن پر چھڑک سکتے ہیں؟ حضرت صاحب نے فرمایا۔ آب زم زم کی دوسری صورت ہے۔ اور ختم شریف کے پانی پر کلام الٰہی کا دم ہے۔ اِس لئے اسے چھڑکنا بے ادبی ہے۔

۱۷۔ جولائی بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر دل صاف ہے تو ہر چیز سے اللہ کی آواز آتی ہے۔ موت کو یاد کرنا بھی نعمت ہے۔ خلیفہ محمد شریف وکیل سے ارشاد فرمایا کہ فدیہ کے بارے کئی جگہوں سے دریافت کر لینا۔ جو حساب ہو

ــس حساب سے یتیم خانہ میں فدیہ دے دینا۔ ہر سال روزے رکھا کرتے تھے۔ لیکن امسال ہی قضا ہوئے ہیں۔ بیماری کی وجہ ہے عمر ہی بیماری ہے۔ سو سال کے قریب ہے۔ صرف تین چار سال کم ہوں گے۔ رمضان شریف کے روزوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ کہ بیماروں اور بوڑھوں کے لئے رعایت ہے۔ اللہ اللہ بس اور باقی ہوس۔ حقیر سے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ سوتے میں بھی اللہ اللہ کیا کرو۔

۱۹ جولائی بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت بھائی کرم الٰہی لاہوری سے ارشاد فرمایا کہ بالائی منزل سے اور کتاب لے آؤ۔ تاکہ پڑھ سکو۔ فرمان کے مطابق بھائی کرم الٰہی لاہوری سیرت خالقیہ لے آئے حقیر کے دل میں خیال گزرا۔ کہ کوئی اور کتاب لے آتے۔ میرے خیال سے آگاہ ہو کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ دوسری کتابوں میں بہت مبالغے ہیں۔ سیرت خالقیہ منشی عاشق علی خان ناطق گلاؤٹھی سے میں نے خود لکھوائی تھی۔ اس میں پیشواؤں کے حالات ہیں۔ ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے۔

۲۲ جولائی بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک میں استراحت فرما رہے تھے۔ اُس وقت آپکی مجلس میں حقیر کے علاوہ صاحبزادہ نفیر احمد۔ بھائی محمد سلیم لاہوری اور مست محمد اقبال موجود تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا گذشتہ شب ایک منٹ بھی آنکھ نہیں لگی۔ ۱۱۔ ۱۲ ۔۔۔ وقت پوچھتا رہا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ بے شمار مخلوق گڈوں میں انقلاب کی طرح دھکی جا رہی ہے۔ یہ سن کر حقیر نے عرض کیا۔ حضور انقلاب ۱۹۴۷ کی طرح واپس تو نہیں جا رہے۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ سارے ہی ملکوں میں انقلاب آ رہے ہیں۔ اس کے بعد آرام فرمانے لگے۔

Marfat.com

یکم اگست بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح حلقہ ذکر کے بعد حضرت صاحب یہ ارشاد فرمایا۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

دوران گفتگو عبدالصمد ولد عبدالغنی گارڈ ساکن ملتان سے دریافت فرمایا۔ کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے اُس نے نفی میں جواب عرض کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کتنی عمر ہے جواباً ۲۸ سال عرض کی۔ قریب ہی اُسکا والد بیٹھا تھا۔ اُس نے کہا۔ جہاں یہ چاہتا ہے۔ وہاں لڑکی والے نہیں مانتے جہاں میں کرتا ہوں۔ وہاں یہ نہ مانے یہ سُن کر حضرت صاحب حقیر سے مخاطب ہوئے۔ ارشاد فرمایا۔ نفس کا کہا نہ مانو۔ اسے اپنے ماں باپ کا کہا ماننا چاہیے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ذکر کے بارے میں ارشاد فرمایا ذکر سب کے ساتھ مل کر کرنا چاہیے ذکر سے دل پاک صاف ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے کوٹ شریف جانے کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ رمضان شریف کے بعد چلیں گے۔ پھر فرمایا۔ عُرس مبارک خواجہ صاحبؒ کے بعد جائیں گے۔ ویسے خواجہ صاحب رحمت اللہ علیہ روز ہی پاس رہیں ہیں۔

۲ اگست بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حقیر سے ارشاد فرمایا۔ ہر وقت اللہ اللہ کیا کرو۔ ایک سانس بھی نہ بھولو۔ صرف اللہ کی یاد سے دل کو اطمینان ہوتا ہے

۷۔ اگست بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح حلقہ ذکر کے بعد مولوی فضل الرّحمٰن ساکن پرویکیاں والا ضلع فیصل آباد سے فرمایا۔ تم کس سے بیعت ہوئے تھے؟ فضل الرّحمان نے جواباً عرض کیا۔ کہ میں حضرت خواجہ صاحب علیہ رحمت سے بیعت ہوا تھا۔ حضرت صاحب

فرمایا کہ تم بتاتے تھے، کہ میں نے خواجہ صاحبؒ کو دیکھا تھا۔ اُس وقت میری عمر دس بارہ سال تھی۔ بلوغت پر بیعت ہونا فرض ہے مولوی فضل الرحمان نے عرض کیا کہ میرے والد محمد صدیق کے عرض کرنے پر خواجہ صاحبؒ نے مجھے بیعت کیا تھا۔ مولوی فضل الرحمان کے ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ تسبیح پر کیا کرتے ہو۔ مولوی مذکور نے عرض کیا۔ اسم ذات کرتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ مَن کا منکا پھیرو بابا۔ مَن کا منکا پھیرو۔ ظاہر کا منکا چھوڑو بابا۔ ظاہر کا منکا چھوڑو۔ مزید ارشاد فرمایا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ خواجہ صاحبؒ آنول ضلع رہتک میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ایک بڑھا بیعت ہونے کے لئے خدمت میں آیا۔ جس کے گلے میں تسبیح تھی۔ خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔ کہ تسبیح کو چھوڑ دو۔ جب بیعت کرونگا۔ یہ تو روکاوٹ ہے۔ انسان خیال کرتا ہے۔ کہ میں اتنی تسبیح پڑھ چکا ہوں۔

۱۴ اگست بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا وہی اوّل ہے۔ وہی آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے۔ وہی باطن ہے۔ اُس کے سوا کون ہے۔ اُسکا ہر جا پر تو ہے۔ بوقت عشاء حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ غروب آفتاب سے پہلے حلقہ ذکر میں بہت فیضان تھا۔ سب بے ہوش ہوگئے تھے۔ مست محمد احمد ڈرائیور غلام مصطفیٰ رزاقی لالہ موسیٰ کے دل پر سب سے زیادہ اثر ہوا۔ اُسے کوئی ہوش نہیں تھا۔

۱۸۔ اگست بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ جیتے جی اس نفس کافر کو مارے۔ جب زندگی کا پتہ چلے۔ کہ یہ زندگی ہے۔ نفسانی خواہشات کے خلاف کرے نفس کو پہچاننا اللہ کو پہچاننا ہے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب حجرہ مبارک کے برآمدہ میں استراحت فرما رہے تھے۔ خفیہ سے ارشاد فرمایا اب وقت قریب ہی ہے۔ سب نے جانا ہے

Marfat.com

جہان دنیا میں کسی نے نہیں رہنا ہے۔ اللہ اپنے فضل سے پیشوا کی خوشنودی اور محبت میں خ

۱۹ اگست بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر اہلیہ محمدؐ انتظار ساکن پاکپتن شریف اپنے لڑکے کو لے کر دُعا کے لئے حاضر ہوئی اور ایک مسئلہ بھی دریافت کیا۔ کہ ایک نابالغ لڑکا بچپن میں سُنار کی دوکان پر کام کیا کرتا تھا۔ اور وہاں سے غلط طریقے سے رقم بٹور کرتا تھا۔ بعدازاں اُسی نے اپنی حلال کمائی سے روپیہ کمایا۔ وُہ سب سرمایہ اکٹھا تھا۔ میں نے اُسے زکوٰۃ دینے پر مجبور کیا۔ مولویوں سے مسئلہ دریافت کیا۔ انہوں نے کہا ایسے مال کی زکوٰۃ دینے سے اُس پر دوگنا عذاب ہوگا۔ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ مولوی جو ہوئے مزید فرمایا ایسا مال یتیموں کے لئے جائز ہے خواجہ صاحبؒ نے فرمایا تھا۔ کہ جسے کئی وقت کا فاقہ ہو اُسے حرام چیز بھی حلال ہوتی ہے۔

۲۰۔اگست بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں آرام فرما رہے تھے۔ حضور شب ½۱ بجے بیدار ہوئے۔ حضرت صاحب کی طبیعت بہت ناساز تھی۔ ارشاد فرمایا کہ مجھے مصری دم کر کے دو۔ قریب ہی حقیر بھی بیٹھا ہوا تھا۔ صاحبزادہ فقیر احمد نے مجھے آواز دے کر اٹھایا۔ اور فرمایا۔ مصری دم کر دو۔ میں نے فوراً اٹھ کر وضو کیا۔ اور بھائی محمدؐ سلیم سے مصری لے کر دم کی۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ رات کو سوتے وقت ہاتھ مختلف جگہوں پر لگ جاتے ہیں۔ اس لئے دھو لینے چاہیں۔ حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا تم اب الحمد شریف اور تین قل شریف پڑھ کر مجھ پہ دم کرو۔ ہم نے فرمان کے مطابق عمل کیا۔

۳۱۔اگست بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت غلام خالق ولد عبدالرزاق کلانوری

Marfat.com

اور اُن کے بھتیجے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے - دوران گفتگو غلام خالق نے حضرت صاحب سے عرض کیا حضور آپ نے ہمیں دعاؤں میں یاد کرنا چھوڑ دیا ہے - یہ سُن کر حضرت صاحب نے فرمایا - کہ میں اللہ کو یاد کروں یا دنیا کو یاد کروں - مجھے اللہ کے سوا کچھ بھی یاد نہیں اور نہ رہے - دنیا سے سب نے چلے جانا ہے - یہاں کسی نے نہیں رہنا ہے -

۱۹ ستمبر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف -

حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا کہ اب میری عمر سو سال کے قریب ہے - زندگی کا خاتمہ ہی ہے حنیف سے ارشاد فرمایا - حافظ جی کو دوہے سنا دو -

چکی کے پاٹن دیکھ کے دیا کبیرا رو — جو پاٹن میں آگیا سو اُن میں بچا نہیں کو

چکی چکی سب کہیں اور کیلی کہے نہ کو — جو کیلی سے لگا اُسکا بال نہ بیکا ھو -

کیلی سے لگا کا سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا - جن لوگوں کا لگاؤ اولیا اللہ سے ہے —

اللہ تعالیٰ انہیں نجات دیتا ہے -

مکھی بیٹھی شہد پہ پنکھ گئے لپٹا ئے - ہاتھ مَلے سر دُھنے لالچ بُری بلا ئے -

یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا - یہ دنیا کی مثال ہے - کہ دنیا کے جال میں پھنسنے سے آخر کار انسان پچھتا تا ہے -

؎ مَن میلا تن اُجلا تیرا بگلہ کا سا بھیک - تُوں سے تو کا گا بھلا جو باہر بیتر ایک -

؎ یہ کتا در در پھرے اور در در دُر دُر ہو جے ایک ہی در کا ہو رہے تو دُر دُر کرے نہ کو

یہ دوہے سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا - ان دوہوں کو کہنے والے ظاہر میں ہندو بھگت تھے - لیکن اُن کا اندر کا معاملہ ایک ہی تھا -

؎ چوبیس ہزار کا خرچ ہمیشہ پیدا کچھ نہ ہووے - جس کے اتنا گھاٹا ہو بھلا کیو یاری ہووے

یہ سُن کر حضرت صاحب نے فرمایا - کہ انسان کو دن رات میں چوبیس ہزار سانس آتے ہیں - اگر سب کے سب غفلت میں گزریں تو انسان گھاٹے میں رہتا ہے -

Marfat.com

۲۱ ستمبر بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک کے برآمدہ میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت خلیفہ محمد شریف وکیل نے کتاب فتح ربانی پڑھنی شروع کی۔ کتاب سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ وکیل کی طرح کتاب کوئی نہیں پڑھتا۔ زبان اور دل کا اثر بھی ہے۔ کتاب اس لئے پڑھائی جاتی ہے۔ کہ جس کے ایمان ہو۔ اُسکا دل کھینچے۔ مزید ارشاد فرمایا۔ ہر وقت اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کی یاد سے دل مطمئن ہوتا ہے۔

۲۶ ستمبر بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت سہ پہر حاجی عبدالقیوم ساکن ہارون آباد نے حضور سے دریافت فرمایا کہ حضور دل کا پھیرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے؟ یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ بندہ اپنے اوپر لے اور کہے کہ میرا قصور ہے۔ کرے تو بھی ڈرے نہ کرے تو بھی ڈرے

۵۔ اکتوبر بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت غروب آفتاب حضرت صاحب نے علالت کے سبب تیمم فرمایا۔ نذیر احمد ساکن ملکوال نے مجھ سے پوچھا تیمم کی نیت مجھے بتلائیں۔ حضرت صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کیا کہتا ہے۔ حقیر نے عرض کیا یہ مجھ سے تیمم کی نیت پوچھتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا "نیت کرتا ہوں تیمم کی۔ دور ہووے ناپاکی درست ہووے نماز"

۱۶۔ اکتوبر بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب تیمم خانہ کی عمارت کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ محمد سلیم لاہوری حضرت صاحب کی حجامت بنا رہے تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے بھائی محمد سلیم لاہوری سے ارشاد فرمایا

Marfat.com

اللہ اللہ زیادہ کیا کرو۔ پھر میرے سے محبت ہو جائے گی۔ محمد سلیم نے جواباً عرض کیا۔ میرے کیا بس کی بات ہے۔ یہ سن کر حضور مسکرائے۔ حضرت صاحب نے مزید فرمایا۔ بندے کو انعام پر شاکر اور مصیبت پر صابر رہنا چاہیئے۔ دُکھ۔ سکھ۔ شادی غمی۔ ہر حال میں اُسے یاد رکھنا چاہیئے۔

۱۸۔ اکتوبر بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ کہ مسجد میں رات کو نہیں سونا چاہیئے۔ اللہ کے گھر کا ادب احترام کرنا چاہیئے۔ بعضوں کو نہانے کی حاجت ہو جاتی ہے۔ جس سے فرش بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ ساٹھ ستر سال کی عمر تک بچے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ۸۰ (اسی) نوّے سال کی عمر میں نہانے کی حاجت نہیں ہوتی۔

۲۰۔ اکتوبر بروز پیر (عید الضحیٰ) آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ خاص رحمت کا وقت ہے۔ دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ گناہ معاف ہوتے ہیں۔ رحمت نازل ہوتی ہے اللہ اکبر کہہ کر قربانی کرتے ہیں۔ اللہ کے نام سے پاک ہوتی ہے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا قربانی کا گوشت کھانے سے ثواب ہوتا ہے۔

۲۴ اکتوبر بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کی آذان کے وقت ارشاد فرمایا۔ اذان دینے سے پہلے صبح صادق دیکھنا چاہیئے۔ گھڑیوں میں فرق ہوتا ہے۔ دو چار منٹ بعد میں اذان دینے کا کوئی حرج نہیں۔ پہلے اذان نہیں دینی چاہیئے۔

۳۱۔ اکتوبر بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

Marfat.com

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو دُکھ بھی سُکھ ہو جاتے ہیں۔ اسی دوران حضرت صاحب نے حقیر سے ارشاد فرمایا۔ بابو دو دوہڑے سنا دو۔ حقیر نے ارشاد کے بموجب دو دوہڑے سنائے ؎

کاگا تن من کھائیو اور چُن چُن کھائیو ماس
دو نیناں مت چھیڑیو موہے پیا ملن کی آس

یہ سُن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ دو آنکھوں سے ظاہری آنکھیں مراد نہیں ہیں۔ دل اور روح کی آنکھیں ہیں۔ جن سے بندہ فرش سے عرش پر جاتا ہے۔

۳- نومبر بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ دوران گفتگو ارشاد فرمایا۔ اللہ کے بندے اشاروں کناروں سے سمجھاتے ہیں۔ باطن باطن ہی ہے۔ بوقت عشاء حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ مجذوب بھی اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ حقیر نے عرض کیا۔ کیا مراثیوں میں بھی اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ حضور کچھ دیر خاموش رہ کر فرمانے لگے۔ ہندوؤں میں بھی مست ہوتے ہیں۔

۹ نومبر بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے حلقہ ذکر کے بعد ارشاد فرمایا کہ حلقہ ذکر کے اندر قلب اور قالب ایک ہونا چاہیئے۔ اندر باہر زمین آسمان سے سلطان الاذکار کی آواز آرہی ہے۔ اُسی آواز میں مسجد بھی گونج رہی ہے۔

۱۴ نومبر بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر عبدالوکیل ساکن $\frac{55}{E\text{-}B}$ عارف والا نے خدمت میں حاضری دی۔ اور عرض کیا کہ میں فوج میں ملازم تھا۔ اور اب میری پنشن ہوگئی ہے۔ اب میں کیا کروں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اب اللہ اللہ کرو۔ روزی کا تو وہ خود ذمہ دار ہے۔ نماز تہجد پڑھا کرو۔ اسم ذات کیا کرو۔ خوب اللہ اللہ کرو۔ بندے کو اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ حضرت صاحب کا پیر کے روز پاکپتن جانے کا پروگرام تھا۔ بھائی محمد سلیم نے عرض کیا۔ حضور اجازت دو تو ٹیلی فون کر دیں۔ کہ صحت ٹھیک نہیں ہے۔ لینے کے لئے نہ آئیں حضرت صاحب نے فرمایا۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ سفر ہو یا نہ ہو ہر جگہ آکر رہے گی۔ سانس لکھے ہوئے ہیں۔ کوئی کم زیادہ نہیں کر سکتا۔ مزید ارشاد فرمایا۔ دنیا ناپائیدار ہے۔ دنیا میں یہ رگڑے جھگڑے یونہی چلتے رہیں گے۔ اُسکو ہر وقت یاد کیا کرو۔

۱۶ نومبر بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں عبدالمالک ساکن اوکاڑہ حاضر ہوا اور عرض کیا۔ مجھے میرا ایک دوست خلیج فارس کی بندرگاہ مسقط و عمان لے گیا تھا۔ صرف سات ماہ مدت گزری تھی۔ اُس نے آنکھیں بدل لیں۔ مجھے یہاں آنا پڑا۔ ویسے میرا ایک سال کا ویزا باقی ہے۔ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے قرض سے خلاصی دے دے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نہیں کرتے۔ ڈرتے ہیں۔ لرزتے ہیں۔ جو اُسکو یاد کرتے ہیں مایہ اُن کے پاؤں میں رُلتی ہے۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ حضرت بابا صاحب پاکپتن شریف چلے جاؤ۔ عبدالمالک نے جواباً عرض کیا۔ وہاں دو دن رہ کر آیا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ پھر تجھے کیا فکر ہے۔ وہ آپ دُعا کریں گے۔

۱۹۔ نومبر بروز بدھ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا اللہ کے بندے کی تابعداری سے اللہ کا بندہ بنتا ہے۔ نفس امّارہ۔ لوامہ مطمئنہ سے خدا کا بندہ بنتا ہے۔ حضرت صاحب سے محمد یاسین ساکن خان گڑھی نے عرض کیا۔ حضور بابا فریدالدین گنجشکر ؒ کیے دھاگے سے کنویں میں کیسے لٹکے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ باطن ہے۔ تم نہیں سمجھ سکتے اللہ والے یہاں فرش پر بھی بیٹھے ہیں اور عرش پر بھی ہوتے ہیں۔ دل کی آنکھوں سے سب کچھ دیکھتے ہیں۔ اگر باطن ظاہر کر دیا جائے تو باطن نہیں رہتا۔

Marfat.com

٢٠ دسمبر بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضور کی خدمت میں دیوان
والد گلزار مالک اڈا ٹرک بیٹھا ہوا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ یہ کون ہے، دیوان مذکور
نے عرض کیا۔ میں یہاں شہر میں رہتا ہوں۔ اور آستانہ عالیہ پر روزانہ سلام کرنے آجاتا ہوں۔ یہ
سن کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
پیشوا پہلی پوڑی ہے جتنے اللہ کے بندے آئے ہیں۔ یہی راستہ ہے۔ مزید فرمایا۔ پیشوا کی
محبت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور خدا کی محبت تین نہیں ایک ہی محبت ہے
بھائی محمد سلیم لاہوری سے ارشاد فرمایا۔ نفس کی غذا۔ شہوت۔ تکبر۔ غصہ۔ لالچ۔

٢٩ دسمبر بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت حلقہ ذکر کے بعد ارشاد فرمایا۔ دنیا فانی
ہے۔ اس کے چاہنے والے مُردار ہیں۔ زندہ کے نام سے اثر ہوتا ہے۔ نفس امّارہ کافر ہے
جب تک امّارگی نہیں جاتی مطمئنہ نہیں ہوتا۔ جنوں انسانوں میں شیطان بھی ہیں اور اللہ
کے مقبول بندے۔ پیارے عاشق محبوب بھی ہیں۔ اللہ فرماتا ہے۔ میں نور رحمٰن اور رحیم ہوں
تم برے فعل کر کے اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہو۔ اٹھارہ ہزار مخلوق اُسی کی بنائی ہوئی ہے، وہ تو شہ
رگ سے بھی قریب ہے۔ اپنے سانسوں کی قدر کرو۔ ایک سانس بھی غفلت میں نہ نکالو۔ یہ سانس
ہیرے جواہرات ہیں۔ سارے جہان کی قیمت بھی دو گے تو بھی ایک سانس واپس نہیں ملے گا

٣١ دسمبر بروز بدھ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں محمد انور ساکن
بیل گنج دیپال پور نے حاضری دی اور عرض کیا۔ حضور مجھے پانچ وقتہ نماز کے بعد کوئی وظیفہ بتائیں
جو میں کر سکوں حضرت صاحب نے فرمایا۔ پانچوں نمازوں کے بعد اللہ اللہ کیا کرو۔ یہ سب سے

Marfat.com

را وظیفہ ہے۔

سنہ ۱۹۸۱ء

یکم جنوری بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

صبح کے وقت حضرت صاحب مسجد میں ٹہل رہے تھے۔ قمریوں کے ذکر کی آواز سُن کر فقیر سے ارشاد فرمایا۔ کہ تو بھی ان قمریوں کا ذکر سنے گا۔ جو کچھ بھی ہے اسی ذکر میں ہے۔

۲ جنوری بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر آپ کی خدمت میں ایک بوڑھا افغانی آیا۔ اور رو کر عرض کرنے لگا۔ حضور دُعا فرمائیں۔ کہ افغانستان سے روسی فوجیں نکل جائیں۔ کابل کے بادشاہوں نے ہندوستان فتح کیا تھا۔ اسی اثنا میں محمد رمضان آڑھتی ساہیوال خدمت میں آیا اور عرض کیا میرا چھوٹا بیٹا سعودی عرب چلا گیا ہے۔ اُس نے میرے لئے وہاں سے ٹکٹ بھیجا ہے۔ تاکہ میں وہاں جا کر حج کر سکوں۔ حضور مجھے وہاں جانے کی اجازت بخشیں تاکہ میں حج کر سکوں حضرت صاحب نے فرمایا۔ بعضوں کو وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ اور بعضے وہاں جا کر بے ادبی کرتے ہیں۔ اور بےفکر ہو جاتے ہیں۔

۴ جنوری بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں منظور حسین ساکن اسلاللہ پور نزد دیپال پور حاضر ہوا اور عرض کیا۔ کہ میں چار پانچ برس سے حضور کا مرید ہوں میرا ارادہ ہے کہ اپنی بیوی کو بھی حضور کی مرید کراؤں۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ پردہ فرض ہے۔ پردہ کر دینا۔ پردے میں بیعت ہو جائے گی۔ منظور حسین نے مزید عرض کیا کہ میں نے سنا ہے۔ کہ اس طرح سے ایک مرشد کے دونوں میاں بیوی مُرید ہوتے سے پیر بہن بھائی ہو جائیں گے۔ اور خاوند بیوی کا ناطہ نہیں رہتا۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ یہ کسی نے

Marfat.com

غلط کہا ہے۔

۱۳ جنوری بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر حضرت صاحب کی خدمت میں نور علی ساکن مہار والی ضلع بہاول نگر آیا اور عرض کیا۔ مجھے فوجی مربع زمین ملی تھی۔ اُس کے قریب ہی ایک مربع قیمتی بیس ہزار روپیہ خریدا ہے۔ دُعا فرمائیں پانی منظور ہو جائے۔ مکان پختہ بنوا لیا ہے۔ فیٹ ٹریکٹر قیمتی ۷۸ ہزار روپے لاہور سے لینے جا رہا ہوں۔ یہ سب باتیں سن کر حضرت صاحب نے فرمایا۔ جو مقدر میں ہے۔ مل کر رہے گا۔ اللہ کو ہر وقت یاد کریں۔ اُس کو نہ بھولیں۔

۱۷ جنوری بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے صبح کے وقت محمدؐ رمضان ساکن مظفر آباد اپنے پسر کی اہلیہ کو سلسلہ میں داخل کرانے کیلئے حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے خلیفہ محمدؐ شریف شاہ کو داخل سلسلہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ مزید ارشاد فرمایا۔ کہ بالائی منزل پر لے جائیں۔ دونوں ستونوں سے رسی باندھ کر پردہ ڈالیں۔ بعد ازاں بیعت کریں۔ شاہ جی مذکور نے عرض کیا۔ حضور اگر عورت برقع میں ہو تو بھی پردہ کی ضرورت ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ بیشک برقع ہو۔ پردہ لازمی ہے بھائی کرم الٰہی سیرت عالیہ پڑھ رہے تھے۔ یہ شعر۔

دھن رے دُھنیا اپنی دُھن   پرائی دُھن کا پاپ نہ پُن!
روئی کو دُھن کر ایسی کرے۔   سگری تانت کرے تن تُن۔

فرمایا۔ ریزہ ریزہ سے اللہ اللہ کی آواز نکلے۔

دوران گفتگو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ سر پر ہاتھ پھیرنا۔ پیار کرنا۔ یتیموں کی خدمت کرنا بہت درجہ ہے۔

Marfat.com

۱۹- جنوری بروز پیر آستانہ عالیہ دیپال پور شریف -

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے- آپ نے ارشاد فرمایا- اولیا اللہ مرتے نہیں وصال ہوتا ہے- تبدیل کر دیئے جاتے ہیں- قبروں میں زندہ ہیں- مزید فرمایا سالک کے لئے طلب شرط ہے- جس ڈھونڈا اُس پایا- صرف باتوں سے تھوڑا حاصل ہوتا ہے-

حضرت سائیں صاحب نے فرمایا- کہ مومن کا درجہ بہت بلند ہے- وہ راضی بہ رضا ہوتا ہے — رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْعَنْہُ- اور مسلمان صرف کلمہ پڑھنے سے ہی ہو جاتا ہے-

مَن نہ گنجم در زمین و آسمان - بل بگنجم در قلوب مومناں

۲۳- جنوری بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے، آپ نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا- بندگان دین کا ذکر کرنا یا حالات پڑھنا عبادت ہے- غلام جیلانی ساکن ملتان بعد نماز جمعہ خدمت میں آیا- ارشاد فرمایا- اوّل تو جمعرات کو آنا چاہیے- یا جمعہ کی صبح کو آنا چاہیئے- بوقت عشاء دہلی کے ذکر آنے پر فرمایا- محدثوں کا گھیر (احاطہ) ہے جہاں اُن کی قبریں ہیں- اور اُن کے نام لکھے ہیں کسی حالت میں ہوں اللہ کو نہ بھولیں-

۲۷- جنوری بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف -

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے- بوقت دوپہر حضرت صاحب محی الدین عبدالقادر جیلانی پیران پیر دستگیر رحمت اللہ علیہ کے مواعظ (فتح الربانی) سُن رہے تھے- حقیر سے ارشاد فرمایا- تم بغداد شریف بھی گئے تھے- حقیر نے اثبات میں جواب عرض کیا حضرت صاحب نے فرمایا وہ تو زندہ ہیں- دنیا دار کتنے مرتے ہیں؟

Marfat.com

۱۷- فروری بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب نے کتاب فتح الربانی سنتے ہوئے فرمایا۔ اسی کتاب کے پڑھنے والے سننے والے کو ثواب ہوتا ہے۔ اور پھر عمل کریں۔ دنیا کھیل ہے۔

۲۲- مئی بروز جمعۃ المبارک آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ محمد یٰسین نائب صوبیدار ساکن سمڑیال ضلع سیالکوٹ حال ملازمت طائف شریف کے ارسال کردہ عریضہ میں تحریر تھا۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر جاکر کیا کروں۔ مجھے کچھ نہیں آتا۔ یہ سن کر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا۔ وہاں جاکر بیٹھو اور ان کا تصور کر کے مراقبہ کریں۔

۴ جون بروز جمعرات گوجرہ ضلع فیصل آباد

(عرس مبارک حضرت شمس الکونین خواجہ عبدالخالقؒ)

بوقت عشاء صاحبزادہ محبوب خالق نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ کہ نماز عشاء کے بعد ایک مولوی صاحب حضرت خواجہ عبدالخالقؒ کے حالاتِ زندگی بیان کرنا چاہتے ہیں۔ حضور اسے اجازت بخشیں تاکہ وہ نماز عشاء کے بعد اپنی تقریر کرے۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا آجکل چھوٹی راتیں ہیں۔ تہجد کے وقت اٹھنا ضروری ہے۔ مولوی صاحب سے کہہ دو کہ کل جمعہ کے بعد تقریر کریں۔

۲۳- جولائی بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک کے برآمدہ میں تشریف فرما تھے۔ حقیر نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ کہ عشاء کے آخیر دو نفل بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر پڑھنے چاہئیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ دونوں طرح سے جائز ہیں اور اکثر لوگ انہیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

یکم اگست بروز ہفتہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب نے رانا احمد خاں ساکن عارف والا سے فرمایا۔ اللہ کے بندے کی محبت کمال تک پہنچاتی ہے۔

دو اگست بروز اتوار آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ نماز ظہر اور عصر کے بعد صاحبزادہ فقیر احمد صاحب نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ گھر تشریف لے چلیں۔ بچے سلام کر لیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ یہ اللہ کا گھر ہے۔ وُہ دنیا کا گھر ہے۔

۶ اگست بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر حضرت صاحب نے صاحبزادہ فقیر احمد صاحب کو دُعا دی۔ اللہ فقیرے کو فقیر کرے۔ اللہ رسول ہینوا کے ذکر سے فیض ملتا ہے کسی حالت میں ہو ہر وقت اللہ کو یاد کریں۔

۲۵۔ اگست بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت تہجد حضرت صاحب نے شجرہ شریف مکمل پڑھا۔ اور آخیر میں حاضرین سے فرمایا۔ یہ سب دُعا ہے۔ بوقت دوپہر دوران گفتگو فرمایا گذشتہ دنوں خواجہ صاحبؒ خود ہمیں کوٹ شریف لے گئے تھے۔

۲۔ ستمبر بروز بدھ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بوقت دوپہر محمدؐ سلیم لاہوری کو دُعائیں دیں۔ اور فرمایا اللہ تجھے اپنا بندہ بنالے ہ

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد ۔ ہر کہ خود را دید او محروم شد ۔
جس نے خدمت کی وُہ مخدوم بنا اور جو مخدوم بنا وُہ محروم رہا۔ بھائی محمدؐ سلیم نے عرض کیا حضور میں کیسے بنوں۔ اگر میرے اختیار میں ہو تو میں ابھی بن جاؤں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ سب خدا کی طرف سے ہے۔ لیکن بندہ اپنے اوپر سے یہ ادب احترام ہے۔ نفس ظالم ہے۔ نفس کافر ہے یہ اللہ کی طرف نہیں آنے دیتا۔ کہتا ہے کہ میری خواہشات پوری کر۔ کھانا۔ پینا۔ غصہ۔ شہوت یہ سب نفس کی خواہشات ہیں زبانی۔ کلامی حاصل نہیں ہوتا۔ مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ اولیا اللہ کو آخری دم تک مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔

۲۴ ستمبر بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے صبح کے وقت حقیر نے شجرہ شریف شروع کیا۔ جب اس شعر پہ آیا ۔

گو بُرا ہوں پر تیرا ہوں اے میرے عزّوجل تیری رحمت چاہیئے مجھ بے نوا کے واسطے

حضرت صاحب نے حقیر سے ارشاد فرمایا۔ دُعا مانگ کوکیو نکہ فیصل آباد عُرس مبارک حضرت شمس الکونین خواجہ عبدالغنیؒ میں شامل ہونا ہے۔ بعد ازاں حضرت صاحب فیصل آباد تشریف لے گئے۔ برمکان صاحبزادہ نور احمد خاں صاحب فیصل آباد شہر۔ حضرت صاحب نے بوقت مغرب ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ صاحب علیہ رحمت مغرب کے بعد پانچ دفعہ قصیدہ شریف اور تین دفعہ سورۃ مزمل پڑھا کرتے تھے۔ اور مراقب ہوا کرتے تھے۔ پھر نماز عشاء پڑھتے تھے۔ حضرت صاحب نے مزید ارشاد فرمایا۔ اللہ کے نام سے دل زندہ ہوتا ہے۔

۳۰ ستمبر بروز بدھ سول ہسپتال فیصل آباد۔

حضرت صاحب سول ہسپتال کے پرائیویٹ کمرہ نمبر ۲ میں تشریف فرما تھے۔ سفر مقدس کی گفتگو کے دوران ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے نام میں برکت رکھی ہے۔

Marfat.com

۴ اکتوبر بروز جمعرات سول ہسپتال فیصل آباد

حضرت صاحب نے حلقہ ذکر کا ارشاد فرمایا۔ درویشوں نے ذکر شروع کر دیا۔ اسی دوران ایم۔ ایس (میڈیکل سپرنٹنڈنٹ) اِدھر آنکلا اور کہنے لگا۔ کہ یہاں دل کے مریض بھی داخل ہیں اتنی زور کی آواز سے وہ مر سکتے ہیں۔ اسی قسم کے لفظ کہے۔ حضرت صاحب سے کسی نے عرض کیا کہ حضور ایم۔ ایس۔ اس طرح کہہ رہا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ اُن کو خبر نہیں۔ اللہ کے نام سے تو دل زندہ ہوتا ہے۔

ہمیں یہاں کیوں رکھا ہوا ہے۔ ہمیں اجازت دیں ہم تو ابھی چلے جائیں۔

۱۹۸۲ء

۱۵ جنوری بروز جمعہ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں رانا علی شبیر ساکن چونیاں نے حاضری دی۔ اور دُعا کی التجا کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ کس چیز کی دُعا کراتے ہو۔ علی شبیر مذکور نے عرض کیا۔ سب کچھ دے دیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ اللہ اپنا فضل کرے فضل ہی بڑا ہے۔

۱۹۔ جنوری بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ محمد عبادت ساکن ہیگ (ہالینڈ) نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ محمد عبادت نے مجھے بتایا کہ میں ایک دن ہیگ کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے گیا۔ وہاں محمد اعظم رزاقی ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات حال ملازمت ہالینڈ ایک گوری نسل کے مسلمان سے بتا رہا تھا۔ کہ حضرت سائیں عبد الرزاق صاحب نقشبندی

دیپالپور شریف پاکستان ایسے بزرگ ہیں۔ کہ جب وہ باتیں کرتے ہیں۔ تو مُنہ سے خوشبو آتی ہے۔ خیال آیا یہ جھوٹ بولتا ہے۔ بعدازاں انہی دنوں میری دوکان پر محمد مشتاق رزاقی پاکستانی آئے انہوں نے بھی مجھ سے ایسے ہی بتایا۔ مجھے خیال آیا۔ کہ یہ اُن کی سوچی سمجھی سکیم ہے۔ اسی اثنا میں میرے مکان پر محمد الدین آئے جو کہ میرے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ میں نے اُن سے سارا ماجرا بتایا محمد الدین نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ یا باری تعالیٰ اگر یہ سچ ہے۔ تو مجھے اپنے بندے کی زیارت کرا دے۔ اسی رات خواب میں حضرت صاحب کی زیارت نصیب ہوئی۔ صبح کے وقت محمد الدین نے مجھے بتایا۔ کہ گذشتہ رات مجھے حضرت صاحب کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ بعدازاں ہم محمد اعظم کے مکان پر گئے۔ اور اس سلسلہ میں مزید معلومات حاصل کیں۔ گذشتہ سال میں حج بیت اللہ شریف گیا۔ وہاں بھی حضرت صاحب کی زیارت نصیب ہوئی۔ بعدازاں ہم نے حضرت صاحب کی خدمت میں عریضہ تحریر کیا۔ اور خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ حضرت صاحب نے اجازت بخشی اور ہم یہاں آ گئے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک ولندیزی نرس کی بلی گم ہوگئی۔ پولیس کی تلاش کے باوجود پانچ دن تک نہ ملی۔ اُس نے محمد اعظم سے کہا کہ آپ ہر وقت اپنے استاد کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ کیا آپکا استاد میری بلی کی تلاش میں میری امداد کریگا۔ محمد اعظم نے اثبات میں جواب دیا۔ اور ہدایت کی کہ نہا کر صاف کپڑے پہنئے۔ اور ہمارے حضرت صاحب کو یاد کر کے سو جائیے۔ کہ ہماری مدد فرمائیں۔ اس دوران میں خاوند کے بستر پر مت جانا۔ نرس نے ہدایت کے مطابق عمل کیا حضرت صاحب اُسے خواب میں ملے۔ اور ولندیزی زبان میں فرمایا۔ بی بی کیا بات ہے۔ نرس نے جواب میں عرض کیا۔ کہ حضور میری بلی گم ہوگئی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ بس یہی اور کوئی ضرورت نہیں۔ نرس نے عرض کیا۔ نہیں۔ صرف بلی چاہیے۔ حضرت صاحب نے فرمایا صبح مل جائیگی۔ صبح کے وقت جب نرس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو بلی سامنے موجود تھی۔ نرس یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور محمد اعظم سے سارا ماجرا کہہ سنایا اور پوچھا کیا سائیں صاحب ڈچ بھی جانتے ہیں۔ محمد اعظم نے بتایا۔ کہ سائیں صاحب سب زبانیں جانتے ہیں۔ اُس نے مزید دریافت کیا۔ کہ میں تمہارے

ستاد کی کیا خدمت کروں۔ اُن کے لئے کچھ نقدی بھیج دوں۔ اعظم نے کہا۔ انھیں نقدی کی ضرورت ہیں۔ بعد ازاں نرس نے انگریزی زبان میں شکریے کا خط تحریر کیا۔

۔ فروری بروز بدھ آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب حجرہ شریف میں تشریف فرما تھے۔ حقیر سے ارشاد فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پیشوا وسیلہ ہیں۔ بہت فیض دیتے ہیں۔

۹ فروری بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

حضرت صاحب مسجد میں تشریف فرما تھے۔ بعد دوپہر دیوان خان ساکن مہار والی ضلع بہاول نگر اپنی دختر مریضہ اور داماد کو چک بیدی تحصیل پاکپتن شریف سے لے کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو رو کر عرض کرنے لگا۔ حضور یہ عرصہ سے بیمار ہے۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ کیا بیماری ہے۔ اُس نے دل کی بیماری بتائی۔ اور عرض کیا۔ گذشتہ شب بڑی تکلیف رہی اور رات جاگ کر گزاری۔ میں نے انہیں مشورہ دیا کہ میرے پیر کے پاس لے چلو حضور نے فرمایا۔ وہ کہاں ہے۔ دیوان خان نے اُسے پیش کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا نماز پڑھا کر ٹھیک ہو جائیگی۔ مکرر فرمایا اللہ نے چاہا ٹھیک ہو جائیگی۔

۲۲ فروری بروز پیر آستانہ عالیہ دیپالپور شریف۔

حضرت صاحب علالت کی وجہ سے حجرہ مبارک میں استراحت فرما رہے تھے۔ حقیر سے ارشاد فرمایا۔ خودی مار رہے ہے۔ خودی نکلے تو بندہ بنے۔ حقیر سے دریافت فرمایا۔ تمہارے کتنے بیٹے ہیں حقیر نے جواباً عرض کیا۔ حضور صرف تین بیٹیاں ہیں۔ بیٹے نہیں ہیں۔ حضور نے یہ سُن کر ارشاد فرمایا حکمت سے خالی نہیں۔ قریب ہی اللہ بیلی کلانوری ساکن ۴۴ G.D براستہ اوکاڑہ موجود تھا حضرت صاحب نے اللہ بیلی سے دریافت فرمایا۔ تمہارے کتنے بیٹے ہیں۔ اللہ بیلی نے جواب عرض کیا۔ حضور دو بیٹے

Marfat.com

سات پوتے اور پانچ پوتیاں ہیں۔ حضرت صاحب نے حقیر سے ارشاد فرمایا یہ دنیا ہے خوشنودی اللہ کی طرف آنے میں ہے۔ بندے کو ایک قطرے سے بنایا ہے۔

۲۸ مارچ بروز اتوار لاہور شہر

حضرت صاحب کنعان ٹرسٹ ہسپتال کے کمرہ نمبر ۱ میں استراحت فرما رہے تھے بوقت دوپہر حضرت صاحب نے بھائی محمدؐ سلیم لاہوری سے ارشاد فرمایا۔ چلو! محمدؐ سلیم نے عرض کیا حضور کہاں چلوگے۔ آپ نے فرمایا۔ آسمان پر۔

حضرت سائیں صاحب اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل تھے۔ فرمایا کہ گائے کا دودھ شفا ہے اور گوشت مرض ہے۔ حضرت شمس الکونین خواجہ عبدالخالقؒ گائے کا گوشت قطعاً نہیں کھاتے تھے۔ آپ بکرے یا کٹڑے کا گوشت کھاتے تھے۔

حضرت سائیں صاحب نے ارشاد فرمایا۔ کہ کفن پر دعائیں لکھنا بے ادبی ہے۔ بعض لوگ قبر میں عہد نامہ رکھتے ہیں۔ یہ بھی بے ادبی ہے۔ اگر مولا کریم نے نجات دینی ہو تو ویسے ہی قبر میں دروازے کھل جاتے ہیں۔ حضرت صاحب نے دوران گفتگو ارشاد فرمایا کہ خواجہ صاحبؒ کی اولاد اگر اس طرف آتی تو دنیا ان کے لئے کیا چیز تھی۔ اس میں نسل کا کوئی دخل نہیں۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد   ہر کہ خود را دید او محروم شد۔

۳۱ مارچ بروز بدھ لاہور شہر۔ (۴ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ ۱۸ چیت ۲۰۳۹ بکرمی)

شام ۴ بجکر ۵ منٹ پر حضور قبلہ عالمؒ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کنعان ٹرسٹ ہسپتال نزد شملہ پہاڑی سے بذریعہ ایمبولینس حضورؒ کے جسد مبارک کو دیپال پور شریف لے جایا گیا۔ ۹ بجے شب ایمبولینس دیپال پور شریف پہنچی۔ حضرت صاحبؒ کا جسد مبارک چارپائی پر مسجد میں رکھ دیا گیا۔ اور مخلوق زیارت کرتی رہی۔

یکم اپریل بروز جمعرات آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

صبح کے وقت حضرت صاحبؒ کے جسدِ مبارک کو غسل دیا گیا۔ اور آپکی وصیت کے مطابق اُس چادر میں لپیٹا۔ جو حضرت شمس الکونین خواجہ عبدالخالقؒ کے جسم مبارک پر اُن کی شہادت کے وقت تھی۔ اور حضور خواجہ صاحبؒ کے موئے مبارک بھی آپکے کفن مبارک کے اندر رکھے گئے۔ غسل کے بعد جسدِ مبارک حجرہ مبارک متصل مسجد میں رکھ دیا گیا۔ دن بھر مخلوق دور دراز مقامات سے آکر زیارت کرتی رہی۔ چونکہ لوگ کثیر تعداد میں دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ اس لئے نماز جنازہ نماز ظہر کے بعد یتیم خانہ کی عمارت کے جانبِ غرب میدان میں پڑھائی گئی۔

۲۔ اپریل بروز جمعۃ المبارک آستانہ عالیہ دیپال پور شریف۔

صبح سے نماز جمعہ کے وقت تک مخلوق جسدِ مبارک کی زیارت کرتی رہی۔ جن میں کراچی اور راولپنڈی تک کے لوگ بھی شامل تھے۔ نماز جمعہ کے بعد دو دفعہ نماز جنازہ مسجد رزاقیہ میں پڑھائی گئی۔ اس طرح حضرت صاحبؒ کی نماز جنازہ تین دفعہ پڑھی گئی۔ لوگوں کا اسقدر اجتماع تھا۔ کہ بیرون مسجد سڑکوں اور ہمسایوں کے مکانوں کی چھتوں پر بھی لوگ نماز جنازہ ادا کر رہے تھے۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ حضرت صاحبؒ کی چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے گئے تھے۔ حضورؒ کی وصیت کے مطابق حضرت صاحبؒ کو اُس قطعہ اراضی میں دفن کیا گیا۔ جو اس مقصد کے لئے خریدا گیا تھا۔ آپ کے جسد مبارک کو لکڑی کے ایک صندوق تابوت میں رکھا گیا۔ جو آپکی وصیت کے مطابق پہلے ہی تیار کروایا گیا تھا۔ صندوق کو آہنی زنجیروں سے گارڈر کے ساتھ قبر مبارک کے اندر معلق کر دیا گیا۔

Marfat.com

۶ اپریل بروز منگل آستانہ عالیہ دیپال پور شریف

حضرت صاحبؒ کے وصال کے بعد سکھر سے محمدؐ اشفاق رزاقی کا خط حضرت صاحب کے نام موصول ہوا۔ جس کا نفس مضمون درج ذیل ہے۔

"آقا غلام قدم بوسی کی اجازت چاہتا ہے۔ آقا ۱۵/۳/۸۲ کو بروز جمعرات تقریباً ۲ بجے حکم ہوا کہ تم سکھر چلے جاؤ۔ یہ حکم نامہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ پریشانی کے عالم میں ہی رہا۔ تقریباً ۱۹/۳/۸۲ کو رات کے وقت پھر حکم ملا۔ کہ پانی کے کنارے چلے جاؤ۔ ساتھ ہی کافی پانی بھی دکھا دیا گیا۔ میں سمجھا کہ شاید کراچی کی طرف اشارہ ہے۔ حضور میں کراچی چلا گیا۔ اور ۲۶/۳/۸۲ جمعہ کے دن کراچی میں پھر حکم ملا کہ تم کو تو سکھر کہا گیا تھا۔ پھر اشارہ سکھر کا ہوا اور ساتھ ہی پل وغیرہ نظر آ گیا۔ حضور میں سکھر آ گیا ہوں۔ سکھر آ کر ۲۸/۳/۸۲ کو ایسا محسوس ہوا کہ آپ کو نورانی لوگ ملنے آئے ہیں۔ اور آپکو ساتھ لے کر چلے گئے ہیں۔ اور بہت سارے لوگ۔ آپ کو جاتا دیکھ رہے ہیں میں نے ساتھ جانے کی کوشش کی۔ مگر خواجہ نور احمد صاحب نے مجھے پکڑ لیا۔ تو حضور باقی وقت بہت بے چینی سے گزرا۔ خیر میں نے سکھر کی خوب سیر کر لی ہے۔ ہر چیز کو غور سے دیکھا ہے۔ عرض کرتا ہوں کہ حضور جس طرح آپ کی طرف سے نظارے آتے تھے۔ وہ کچھ کم ہو گئے ہیں۔ حضور بندہ تو گنہگار ہے۔ کوئی غلطی ہو تو معاف کرنا۔ حضور آپ کو کون لوگ لے گئے تھے۔ اور مجھے کیوں روک لیا گیا۔ براہ کرم اپنی نظر کرم سے توجہ فرمائیں۔ اور اپنی صحت کے بارے میں بھی لکھ دیں اور میری واپسی اب ساہیوال کر دیں۔ آپکی مہربانی ہو گی۔ سب پیر بھائیوں کو سلام عرض ہو۔ فقط آپکا غلام"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ عرفانیہ خالقیہ رزاقیہ

شجرہ شریف

دستگیری کر محمد مصطفےٰؐ کے واسطے
آلؓ اور اصحابؓ جملہ انبیاءؑ کے واسطے

یا الٰہی درد اپنا کر میرے دل میں نصیب
ابو بکر صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے

عشق میں اپنے خداوندا بنا میرے کباب
صاحبِ سلمانؓ فارس باحیا کے واسطے

ماسوا اللہ دل سے ہوویں دور سب میرے خیال
آں امامِ قاسمؒ پیرِ ہدیٰ کے واسطے

نفسِ کافر کے شر سے یا الٰہی لے بچا
جعفرِ صادقؓ امامِ اتقیاء کے واسطے

یا الٰہی مکرِ شیطاں سے مجھے آگاہ کر
صاحبِ آں بایزیدؒ رہنما کے واسطے

کوئی دم غافل نہ ہونے پاؤں تیری یاد سے
خواجہ ابوالحسنؒ تاج الاولیاء کے واسطے

کر مجھے یارب تو اپنی ذاتِ مطلق میں فنا
اس شہہ ابوالقاسمؒ صاحب لوا کے واسطے

اے میرے رب عینِ مطلق ذات سے مت غیر کر
بو علیؒ پیر و مرشد باوفا کے واسطے

خیریت کر غیر دل سے دے حضوری مدام
خواجہ یوسفؒ شاہ مقبول الدعا کے واسطے

روح میری نقل سے ہو وصل میں یارب شمول
عبد خالقؒ غجدواں شافع خطا کے واسطے

معرفت دے نفس کی تا اصل کو پہچان لوں
آں محمد عارفؒ نورِ خدا کے واسطے

مشتعل کر دائرہ عشاق کا معشوق سے
خواجہ محمودؒ انجیرِ غنا کے واسطے

وصل میں تیرے کرے آرام یہ ہر دم غریب
شاہ عزیزاںؒ علی المرتضیٰ کے واسطے

نظرِ رحمت سے خطائیں جملہ کر میری معاف
خواجہ بابا محمدؒ باادا کے واسطے

یا الٰہی امتِ احمدؐ میں تو کر لے شمار
سید میر کلالؒ بارضا کے واسطے

رکھ شریعت اور طریقت پر مجھے تو مستقیم
شاہ بہاء الدینؒ خواجہ پیشوا کے واسطے

دے دوامی استقامت بر صراطِ مستقیم
شاہ علاء الدینؒ عطار ضیاء کے واسطے

بحر محبت پیر کی مجھ کو خداوندا عطا
خواجہ یعقوبؒ چرخی بے ریا کے واسطے

کر مجھے مقبول یارب نظر پیران اکرام!
آں عبید اللہؒ احرار سخا کے واسطے

Marfat.com

عشق میرے پیر کا دل میں مرے تو دے سما
خواجۂ زاہد محمدؒ مجتبےٰ کے واسطے

پند پیراں پر مرا ہر دم رہے یارب خیال
خواجۂ درویش محمدؒ دل رُبا کے واسطے

دے توکل دل میں میرے اے خداوند کریم!
شاہ محمد خواجگیؒ ذوالعلا کے واسطے

بھیجیو دنیا میں نہ مجھ کو کبھی اندوہ گیں
آں محمدؒ باقیؒ باللہ بالبقا کے واسطے

غیر کا محتاج مت کر اپنے بن میرے الٰہ
آں مجددؒ صاحب بدرُ الدجیٰ کے واسطے

جب نزع کا وقت ہو کلمہ تیرا ہو بر زباں
حضرت معصومؒ خواجہ کبریا کے واسطے

شرِ شیطان سے مجھے اُس وقت میں لینا بچا
شیخ سیف الدینؒ عاشق مصطفےٰ کے واسطے

فضل سے اپنے مجھے سکرات میں کیجیو رہا
آں محمد عابدؒ کہف الوریٰ کے واسطے

فضل سے تیرے الٰہی گور ہو روشن میری
شہ محمد محسنؒ کشف الدجےٰ کے واسطے

ہو نہ سختی گور کی اور نہ فرشتے کا خلل
سید نور محمد خوش لقا کے واسطے

پل صراط اوپر چلوں جس دم گزر آسان ہو
خواجہ مرزا جانؒ جاناں جانِ ما کے واسطے

دے امن جس وقت یارب تیز ہو سورج تیرا
آں غلام شاہ علیؒ شمس الضحےٰ کے واسطے

پلۂ میزان نیکی یا الٰہی ہو گراں!
بوسعیدؒ رہنمائے اصفیا کے واسطے

کچھ خلل اس دم نہ ہووے آفرینندۂ جہاں
آں محمد باشریفؒ جاں فدا کے واسطے

عاشقوں میں ہو گزر میرا خداوند علیم
حاجی محمود حافظ دل کشا کے واسطے

زیر سایہ پیر کے یارب رہوں روز جزا
خواجۂ قادر بخشؒ آں ظل ہما کے واسطے

ہے تپ ہجراں سے دل کو درد کر دیجے دوا
شمس عرفانؒ سوختہ دل کی دوا کے واسطے

وصل جاناں کا رہے ہر دم میسر یارب نصیب
خواجۂ کل خواجگان عالی ثنا کے واسطے

مَیں غریب الحال ہوں کر رحم کی یارب نظر
مرشد محبوب شانِ مصطفےٰؐ کے واسطے

یعنی میرے قبلۂ جاں خواجۂ عالم پناہ
شمس الکونین عبد خالق پیشوا کے واسطے

کون ہے تیرے سوا کس سے درد دل کہوں
ہے تو ہی حاجت روا ہر مدعا کے واسطے

سینکڑوں دشواریوں کا سامنا ہے اے خدا
کر دے آساں اپنی شانِ کبریا کے واسطے

گر بُرا ہوں پر تیرا ہوں اے میرے عز و جل
تیری رحمت چاہیے مجھ بے نوا کے واسطے

یا الٰہی کر میری اولاد کو تو با نصیب
انبیاء و اولیا جود و عطا کے واسطے

دوست و خویش و اقارب کو محبت کر عطا
آل و حرمین نبی مقتدا کے واسطے

یا الٰہی اپنے عبدالرزاق حاجی کی دعا کر لے قبول
آں جنابِ شافع روز جزا کے واسطے

Marfat.com